

انوراگ ساگر بانی
— ستگورو مدھوپرم ہنس جی

© SANT ASHRAM RANJARI (J&K)
ALL RIGHTS RESERVED

First Edition — July, 2014
Copies — 5000

Website Address.

www.sahibbandgi.org
www.sahib-bandgi.org

E-Mail Address.

*satgurusahib@sahibbandgi.org

Editor:

Sahib Bandgi Sant Ashram Ranjri
Post-Raya, Distt.-Samba (J & K)
Ph. (01923_ 242695, 242602.

Printed at: Mukul Graphics Jalandhar Ph: 098142-25906

شری ستگورو وئے نمہ:
انوراگ ساگر بانی

اور پیر سب پیر ہیں !
زندہ پیر کبیر !!

چلو چلو سب کوئی کہے موہے اندیشہ اور !
صاحب سے پر تپے نہیں جائیں گے کس ٹھور !!

جہاں لگ بانی مکھ پرکاشا !
تہاں لگ کال اکال کا باسا !!

ستگورو مدھوپرم ہنس جی

شری ستگورو وئے نمہ
صاحب سنتیہ بندگی

سنت آشرم رانجری، پوسٹ رایا، ضلع سانبہ (جموں کشمیر)

فہرست مضامین

5	—	دولفظ
7	—	ست گورو-وندنا (مُشد کی بندگی)
8	—	کلمہ الہی کے عاشق
11	—	آخری وقت کا دوست
12	—	مر تک ہوئے سوسا دھو (جیتے جی جو مَرے وہ درویش)
18	—	مُشد کی عنایت سے درویش کہلاوے
21	—	کائنات کی تخلیق سے پہلے کا بھید
25	—	سولہ بیٹوں (پُتروں) کی پیدائش
27	—	کال نرنجن کینی تپسیا (کال نرنجن نے عبادت کی)
32	—	نرنجن (آدم) کی پھر عبادت
41	—	تری دیو (تین دیوتاؤں) کی پیدائش
43	—	نرنجن آدم من بکر پوشیدہ ہوا
44	—	تر دیووں (میکائل، جبرائیل، اسرائیل) نے کیا سمندر منتھن
48	—	میکائل کو دیا وید نے بھید
52	—	میکائل گئے آسمان میں
53	—	نہیں پہنچ پائے جبرائیل
55	—	میکائل کو لیکر حوّا بے چین ہوئی
57	—	میکائل کو لینے چلی گائتری
63	—	دعائے بد میں مبتلا ہوئے سب
66	—	حوّا کو بھی ملی بد دعا
67	—	جبرائیل کو ہوئے باپ کے دیدار

68	—	دھرم داس کا شک
71	—	وِشنو (جبرائیل) بنے قابل پرستش
74	—	چوراسی لاکھ جوئیاں بنیں
75	—	چار کھانیوں (مُثلوں) میں عناصر کا بھید
77	—	علم و فہم کے امتیاز کی وجہ
78	—	مختلف جوئیوں سے انسانی جسم میں آئے انسانوں کی پہچان
82	—	چوراسی کا سلسلہ کیوں بنا
84	—	محافظ کا ہنر دکھا کر آخر میں جیوؤں کو کھا جاتا ہے نرنجن (آدم)
86	—	سبھی جیوؤں کو دکھ دیئے آدم نے
87	—	امر لوک (مقام حق) سے صاحب (زندہ پیر) چلے
88	—	نرنجن (آدم) نے صاحب (زندہ پیر) سے بحث کی
97	—	قہر آلود آدم صاحب (گیانی پُرش) پر جھپٹا اور اصلی رُوپ میں آئے صاحب
98	—	آدم محکوم ہوا
101	—	زندہ پیر دُنیا (عالم فانی) میں آئے
103	—	پوشیدہ چیز ہے نام (کلمہ)
104	—	مُشد کی بندگی کی عظمت
106	—	ست یگ (دورِ صداقت) میں آئے زندہ پیر
109	—	رام نام کا بھید
110	—	ست یگ (دورِ صداقت) کے نہس
112	—	تریتا یگ میں زندہ پیر کی آمد
117	—	دوا پر بھی آئے زندہ پیر
131	—	زندہ پیر اور دھرم داس

دولفظ

بھائیو! یہ دُنیا کال پُرش (موت کے فرشتے آدم) کا دلش ہے، من کا دلش ہے صاحب سے پہلے چنے بھی پیر، پیغمبر، اولیا، زاہد، عابد وغیرہ اس دُنیا میں آئے سبھی نے بھول کی وجہ سے کال (موت کا فرشتہ، ملک الموت) کو ہی عدلی عدل مان کر اُس کی عبادت کی۔ اس لئے من کی دُنیا میں ہی رہ گئے۔ آج کے مہاتماؤں (عظیم رُوحوں) کو بھی قادرِ مطلق کی عبادت کا بھید معلوم نہیں ہے۔ اس لئے وہ اپنے ساتھ ساتھ اپنے مریدوں کی کشتی بھی ڈبو رہے ہیں۔ کلام تو سبھی کبیر صاحب (زندہ پیر) کا لے رہے ہیں لیکن کُل ملا کر عبادت کال پُرش (ملک الموت) کی ہی کر رہے ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو بات تو ست لوک (پرَم پُرش کے سچے دلش مقام حق) کی کر رہے ہیں لیکن نہ تو اُن کے پاس سچا نام (کلمہ) ہے اور نہ ہی وہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ وہ بھی من کے ہی غلام ہیں۔ اس لئے آ جا کر سرگن۔ زرگن کی دھارا میں ہی اُٹکے ہوئے ہیں۔ یہ من بڑا ہی ظالم ہے جس نے بڑے بڑے مہاتماؤں کو بھی اپنے جال میں پھنسا رکھا ہے۔ اصل میں یہ اُن کے ذریعہ جیووں (انسانوں) میں شک و شبہات پیدا کر رہا ہے۔ اس لئے سب نقلی نام (کلمہ) کا بیوپار کر رہے ہیں۔

سنتویہ من ہے بڑا ظالم !!

من کارن کی ان کی چھایا تہیہ چھایا میں اُٹکے
زرگن سرگن من کی بازی، کھرے سیانے بھٹکے
من ہی چودہ لوک بنایا، پانچ تھوگن کینے
تین لوک جیون وش کینے، پرے نہ کا ہو چنے
جو کوئی کہے ہم من کو مارا، جا کے روپ نہ ریکھا
چھن چھن میں کتنے رنگ بدلے، جے سنبھوں نہ دیکھا
راساتل اکیس برہمڈا، سب پر عدل چلاوے
شٹ رس میں بھوگی من راجہ، سو کیسے کے پاوے
سب کے اوپر نام زکھر، تہں لے من کو راکھے
تب من کی گتی جانی پرے، یہہ ستیہ کبیر مکھ بھاکھے
ہمارا پنتھ (فرقہ) عبادت کی دُنیا میں سائنسی (سائنٹیفک) طریقے سے انقلاب لایا ہے۔
سب سے پہلے پانچ باتیں پوری دُنیا کو الگ بتا رہے ہیں۔

☆ یہ کال کا دلش ہے۔ یہاں تینوں لوگوں زمین (دھرتی) جت (سورگ) اور دوزخ (پاتال) میں کال زرنجن کی حکومت ہے۔ اسی کو ویدوں (ہندوؤں کے دھرم گرنھوں) نے نراکار (بے جسم) نرنکار (غیر جسم) زرنجن، پار برہم وغیرہ ناموں سے پکارا ہے۔ گن (شوجی یعنی اسرائیل کے مُرید) گندھرو (علم موسیقی کا ماہر) سدھ (خدا رسیدہ) سادھک (دین دار) رشی (زاہد) مُنی (خدا پرست) پیر پیغمبر وغیرہ یہاں تک ہی پہنچ پائے ہیں۔

☆ امر لوک (مکمل نجات دہندہ دلش) میں جانے کیلئے عبادت کی کمائی کچھ نہیں کرنی پڑتی۔ یہ سارا کام کامل مُرشد (ستگورو) کے رحم و کرم سے ہوتا ہے۔

☆ نام (خدا پاک کی سچی عبادت کا کلمہ) 52 لفظوں میں لکھنے، پڑھنے اور سُنے والا نہیں۔ نام ایک فن ہے، ایک ہنر ہے جو کہ کامل مُرشد کے پاس ہے جس سے ستگورو دین دار کے سر پر ہاتھ رکھ کر دین دار کی آتما کو اپنے دھیان کا سپریش (لمس) دیکر روح کو بیدار کر دیتے ہیں اور رُوح، من سے الگ ہو جاتی ہے۔ اسے نام دینا کہتے ہیں۔ نام جسم کو نہیں رُوح کو دیا جاتا ہے۔

☆ اس کے آگے عظیم خلاء ہے۔ یہاں کوئی چیز نہیں ہے۔ اس میں قائم سات علیحدہ علیحدہ آسمانوں (لوگوں) کے نام اچت لوک، سوہنگ لوک، مُول سُر تی لوک، انکر لوک، اچھا لوک، وانی لوک اور سچ لوک ہیں۔ یہ سارے آسمانوں (لوک) عظیم خلاء میں ہیں، سچ لوک کی حد تک جو بھی کائنات ہے یہ فنا پذیر ہے اس کی مکمل تباہی یقینی ہے۔

سچ پُرش تک جیتک بھاکھا، یہ رچنا پرلے تے راکھا!!
آگے اچھے لوک ہے بھائی، آدی پُرش یہاں آپ رہائی!!
☆ اس کے اوپر امر دھام پرَم پُرش کا لوک ہے۔ یہاں کبھی بھی پرلے نہیں ہے۔

جہواں سے ہنسا آیا، امر ہے وہ لوکوا!!
تہاں نہیں پرلے کی چھایا، نہیں تہاں کچھو موہ اور مایا!!
گیان دھیان کو تہاں نہ لیکھا، پاپ پُن تہواں نہیں دیکھا!!
پون نہ پانی پُرش نہ ناری، خدا انحد تہں نا ہیں وچاری!!

یہیں سے صاحب رُوحوں کی نجات کیلئے فانی دُنیا میں آتے ہیں۔

ست گورو-وندنا (مرشد کی بندگی)

پرہم وندو ستگورو چرن، جن اگم گمیہ لکھائیا!
گیان دیپ پرکاش کر، پٹ کھول درش دکھائیا !!
چہے کارنے سدھیا چکے، سوگورو کرپا تے پائیا!!
اکہہ مورت امیہ سرتی، تاہی جائے سمائیا !!

سب سے پہلے اُن گورو جی (مرشد) کے مبارک قدموں کی بندگی کرو، جنہوں نے دشوار گزار راستہ طے کر کے اُس صاحب کے گھر میں جیو کو آسانی سے پہنچا کر صاحب کے دیدار کروا دیئے۔ جس صاحب کو کھوجتے کھوجتے بڑے بڑے خدا رسیدہ مرگئے پر گورو نے علم کا دیار روشن کر کے لاعلمی کے پردے ہٹا دیئے اور ان صاحب کے دیدار کروا دیئے میں (مرشد) کی مہربانی سے صاحب جی کے دیدار پا کر اُس آبِ حیات میں سما گیا ہوں۔

کلمہ الہی کے عاشق

کوئی نبھئی جن جوہری، جو شبد کی پارکھ کرے !
چت لائے سنہیں سکھا ونو، ہت لائیکے ہردے دھرے !!
تم موہ، موسم گیان روی، جب پرگٹ ہو تب سو جھئی !
کہت ہوں میں شبد سانچا، سنت کوئی بو جھئی !!

کوئی جوہری ہی ہے سچ کلمہ الہی مشابہ سونے کی پرکھ کر سکتا ہے صاحب کہہ رہے ہیں کہ جو سمجھا رہا ہوں۔ دھیان سے سمجھو اور سُودمند جان کر دل میں بٹھالو۔ میرے جیسا علم کا سورج جب نمودار ہوتا ہے تبھی علم کے اندھیرے کی سمجھ پڑتی ہے۔ سچا کلمہ الہی کہتا ہوں جسے کوئی سنت (خدا پرست) ہی سمجھ سکتا ہے۔

کوئی اک سنت سُبّان، جو مَم شبد بچاری !
پاوے پد بزوان، بست انوراگ جاس اُر !!

جس کے دل میں محبت ہوگی وہ ہی نجات کا رُتبہ حاصل کرے گا۔ جو میری ان باتوں پر غور کرے ایسا کوئی سمجھدار سنت (خدا پرست) ہی ہوگا۔

دھرم داس پوچھتے ہیں

ہے ستگورو بنوؤں کر جوری ! سنشے پر بھو اک میٹھ موری !!
جا کے چت انوراگ سمانا ! تا کو کہو گون سہدانہ !!
انوراگی کیسے لکھ پئی ! جن انوراگ جیو نہ تری !!
سو انوراگ پر بھو موہے بتاؤ ! دیتی درشانت بھلے سمجھاؤ !!

دھرم داس جی ہاتھ جوڑ کر راتجا کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ آپ مہربانی کر کے میرا ایک شک مٹا دو، اگر سچی محبت کے بغیر انسان نجات حاصل نہیں کر سکتا تو مجھے یہ بتا دو کہ جو سچا عاشق ہوتا ہے، اُس کی پہچان کیا ہے؟۔

صاحب کہتے ہیں

دھرم داس پرکھو چت لائی، انوراگی لچھن سکھائی !!
جیسے مرگ نادسُن دھاوے، مگن ہوئے ویا دھ ڈگ آوے !!
چت کچھو سک نہ آوے تاہی، دیت شیش سو ناہیں ڈراہی !!
سُن سُن ناد شیش تن دینہا، ایسے انوراگی کو چہینا !!

ستگور دین دیال جی، تم لگ میری دوڑ
جیسے کاگ جہاز پر، سو جھت کہتو نہ ٹھور

صاحب کہہ رہے ہیں کہ سچے عاشق کی پہچان بڑے ہی سکھ دینے والی ہے۔ غور سے سمجھو۔ کہہ رہے ہیں کہ سچے عاشق اُس بہن کی طرح ہوتے ہیں جو بانسری کی دھن کے عشق میں مبتلا بانسری کی آواز سن کر دوڑتا ہوا بانسری بجار ہے شکاری کے پاس پہنچ جاتا ہے اور سرمستی کے عالم میں بانسری سننے لگتا ہے۔ تب اُس کے دل میں کسی طرح کے ڈر کا احساس نہیں ہوتا کہ شکاری اُسے پکڑ کر مار دے گا۔ بانسری کی دھن سننے سننے وہ اس قدر بدست اور بے سدھ ہو جاتا ہے کہ شکاری اُسے پکڑ کر اُس کی جان لے لیتا ہے اور وہ اپنے عشق پر قربان ہو جاتا ہے۔ سچے پریمی ایسے ہی ہوتے ہیں۔

جرت ناری جیوں مر ت جتی سدا! تن کو جرت نہ مورت اُنکا !!
تجے سگرہ دھن دھام سہیلی ! پیا برہن اُٹھ چلے اکیلی !!
سُت لے لوگن آگے کینہا ! بہت موہ تا ہے پُنہ دینہا !!
بالک دُر بل تو ہے بن مری ہیں ! دھر بھو سون کا ہے پدی کری ہیں !!
بہو سمپتی تُم رے گھر اہمی ! پلٹ چاہو گھر سب اُس کہی !!
تا کے چت کچھ ویاپے ناہیں ! پر یہ انوراک لے پیا ماہیں !!

سچے عاشقوں کی علامتیں بتاتے ہوئے صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ تو اُس سستی کی طرح ہوتے ہیں جو اپنے مرے ہوئے پتی کے ساتھ زندہ جل مرتی ہے۔ اُسکے جسم میں آگ لگتی ہے، پر وہ وہاں سے ہلتی نہیں ہے۔ وہ گھر، دولت اور سکھی سہیلیوں وغیرہ سب کا پیار محبت ٹھکرا کر اپنے پریم (محبوب) کے ساتھ اکیلی چل پڑتی ہے۔ لوگ اُسے اُس کے چھوٹے سے بیٹے کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ تمہارے نہ رہنے سے وہ اکیلا مر جائے گا۔ پھر کہتے ہیں کہ تیرے پاس کافی دھن دولت، گھر جائیداد ہے۔ اس کا سکھ لینا، اس لئے (خاوند) کے ساتھ زندہ جل کر مرنے کی بجائے زندگی کا سکھ لو اور گھر واپس چلو، لیکن وہ عورت اپنے خاوند (پتی) کی محبت کو اپنے دل میں اس قدر بسائے ہوئے ہوتی ہے کہ اُسے خاوند کے بغیر زندگی کا سکھ بھو گنے کے بارے میں کسی کی بات اچھی نہیں لگتی۔

تیبے بہت سمجھاوتے ، نہں نار سمجھت سو دھنی !
نہہ کام ہے دھن دھام سے ، کچھ موہی تو ایسی بنی !!
جگ جیونا دن چار ہے ! کوئی نہ ساتھی انت کو !!
یہ سمجھ دیکھو سکھی ، تاتے گہو پد کنت کو !!

لوگ اُسے بہت سمجھاتے ہیں لیکن وہ پتی کی محبت میں دیوانی سرکھٹ عورت کسی طرح سے سمجھتی ہی نہیں ہے۔ وہ کہتی ہے کہ خاوند کی مستقل جدائی میں میری ایسی حالت بن گئی ہے کہ دھن دولت سے اب کچھ بھی مطلب نہیں رہا۔ میری زندگی تو کچھ دن کی ہی ہے اور پھر آخری وقت کا یہاں کوئی ساتھی بھی نہیں ہے۔ ایسی حالت کے مد نظر وہ چتا پر رکھے اپنے مُردہ پتی کے پاؤں ہی پکڑے رہتی ہے اور اُس کی جدائی کے غم میں اپنی جان بچا کر دیتی ہے۔

سُن دھرم انوراک کی بانی ، تم ت دیکھ کہے ہت جانی !
ایسے جو نامہیں لو لادے ، گل پر یوار سہیں ہرا وے !!
ناری سُت کا موہ نہ آنے ، جیون جنم سپن کر جانے !!
جگ میں جیون تھور ہے بھائی ، انت سے کوئی ناہیں سہائی !!
بہت پیاری نار جگ ماہیں ، مات پتا جاہی سم ناہیں !!
نچ سوارتھ وہ رُودن کرہیں ، تڑتھی نہر کو چت دھرہی !!
سُت پر بجن دھن سپن سنہی ، ستیہ نام گہو نچ متی ابھی !!
نچ تنو ، سم پر یہ اور نہ آنا ، سو تنو سنگ نہ چلے ہدانا !!

صاحب کہہ رہے ہیں۔ ہے دھرم داس! تمہارے فائدے کیلئے میں نے سچے پیار کی علامتیں تمہیں بتائیں، اب تم ان میں سے سچے پیار کا نچوڑ اور حقیقت کو خود دیکھ لو اور مذہب و خاندان کو بھول کر ایسے نام میں لگن لگائے رکھو۔ یاد رہے، تمہارے دل میں بیٹے اور بیوی کا موہ، پیار نہ آنے پائے، تم دنیاوی زندگی اور جنم کو ایک سپن کے برابر سمجھو، تم اچھی طرح یہ جان لو کہ زندگی بہت تھوڑی ہے اور آخری وقت میں کوئی مددگار نہیں ہوگا جس عورت کو تم نے بہت پیار کیا اور جس کے مقابلے میں باپ کو بھی کمتر سمجھا۔ جس کی وجہ سے جان بھی دے دی، وہ عورت بھی آخری وقت میں مددگار ثابت نہیں ہوتی، اگر جدائی میں روتی بھی ہے تو صرف اپنی مطلب پرستی کی وجہ سے، اور جلدی ہی اُسے اپنے مائیکے کی یاد آ جاتی ہے۔ صاحب دھرم داس سے کہہ رہے ہیں کہ اپنے بیٹے، خاندان کے لوگوں کا پیار اور دھن دولت وغیرہ کو ایک سپن کی طرح سمجھو اور سچے نام کو پکڑے رکھو۔ یہی میری تعلیم ہے۔ کیونکہ جس عورت کے برابر اور کسی کو اپنا محبوب نہیں سمجھا وہ بھی وقت آخر میں ساتھ نہیں چلتی۔



آخری وقت کا دوست

ایسا کوئی نہ دیکھے بھائی ! اُتھو ، یم سو لیے چھڑائی !!
اے ایک سو کہوں بکھائی ! جیسے اُوراگ ہوئے سو مانی !!
ستگورو آہی چھڑاون ہارا ! نچے مانو کہا ہمارا !!
کالہیں جیت ہنس لے جاہیں ! اوچل دیں پُرش جہیں آہیں !!
جہاں جائے سکھ ہوئے آپارا ! بھور نہ آوے یہہ سنسارا !!

اس دنیا میں ایسا کوئی نہیں دکھائی دیتا جو آخری وقت میں جیو کو کال سے بچالے۔ ایک ہے، اور اس کا تفصیل سے بیان کرتا ہوں، اگر اُس سے محبت کر لو تو وہ بچا سکتا ہے، صاحب کہہ رہے ہیں کہ میرا بھروسہ کرنا، ستگورو ہی آخری وقت پر انسان کا سچا دوست بن کر اسے موت کے فرشتے سے چھڑا لیتا ہے، وہ موت کے فرشتے پر فتح پا کر ہنس (روح) کو اپنے ساتھ اُس غیر فانی دیش میں لے جاتا ہے۔ جہاں کبھی نہ مٹنے والا خالق کائنات عدلی عدل رہتا ہے۔ جہاں جا کر ہنس (روح) سچی لاکھ و دسرت حاصل کرتا ہے اور جہاں سے پھر اس دُنیا فانی میں واپس نہیں آتا ہوتا۔

مر تک ہوئے سوسا دھو (جیتے جی جو مرے وہ درویش)

وشواش کر مَم بچن کو ، چڑھ ست کی راہ ہو !
جیوں سُورما رن میں دھسے ، پھر پاتھے چتوت ناہیں ہو !!
ستی سُورا بھاو زرخ کے ، ستیہ کو مگ دھاریے !
مر تک دسا وچار گوروگم کال کشت نورایے !!

صاحب کہہ رہے ہیں کہ میری بات پر یقین کرو اور سچ کی راہ پر ایسے ہی پاؤں رکھو جس طرح کوئی بہادر جنگ کے میدان میں ایک بار گھس جاتا ہے تو پھر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتا۔ سستی اور سُورما (بہادر) کی طرح جب سچ کی راہ پر پورے اعتقاد کے ساتھ مُرشد کی محبت میں جیتے جی مرنے کی کیفیت کو حاصل کر لو گے تو پھر تُم کال (موت) کے دُکھوں سے چھٹکارہ حاصل کر لو گے۔
کوئی سُورا جیو، جو ایسی کرنی کرے
تا ہیں ملیں گے پیو کہیں کبیر وچار کئے
صاحب کہہ رہے ہیں کہ ایسی ثابت قدمی سے مُرشد کی محبت کی راہ پر چلنے والا موت کی پرواہ نہ کرنے والا کوئی بے خوف بہادر ہی ہو سکتا ہے اور ایسے خدا رسیدہ کو یقینی طور پر صاحب رُپی محبوب حاصل ہوگا۔

دھرم داس پوچھتے ہیں

مر تک بھاو پر بھو کہو سمجھائی ، جاتے من کی تپن بُجھائی !!
کیمہ ودھی مر تک ہوئے جیون ، کہو ولوئے ناتھ امرت دھن !!
دھرم داس جی نے پوچھا کہ جیتے جی مرنے کا مطلب کیا ہے، مہربانی کر کے مجھے سمجھائیے جس سے اس بھید کو جاننے کی میری دلی خواہش پوری ہو کہ کیسے یہ انسان جیتے جی مُر کر اُس آبِ حیات کو پا سکتا ہے۔

صاحب کہتے ہیں

دھرم داس یہ کٹھن کہانی ! گورو نام تے کوئی پر لے جانی !!
مر تک ہوئے کے کھو جھو سننا، شبد وچار گہیں مگ اُنتا !!



جیسے بھرنگ کیٹ کے پاسا ، کیٹے گے سرورگی پرکاسا !
 پنکھ گھات کر میں تہی ڈارے ، بھرنگی شبد کیٹ جو دھارے !!
 تب لیکو بھرنگی نج گیہا ، سوانس دیتی کینے نج دیہا !!
 بھرنگی شبد کیٹ جو مانا ، ورن پھیر آپن کر جانا !!
 پرلا کیٹ ہوئے سکھائی ، پرتھم آواز گے چت لائی !!
 کوئی دوجے کوئی تیجے مانے ، تن من رہت شبد ہت مانے !!
 بھرنگی شبد کیٹ نہ گہی ، تو چنی کیٹ اُسارے رہی !
 دھرم داس یہہ کیٹ کو بھیوا ، یہہ متی ششیہ گے گورو دیوا !!

صاحب کہہ رہے ہیں: 'ہے دھرم داس! یہ بڑی ہی مشکل کہانی ہے، گورو کی نگاہ کرم سے گورو محبت سے کچھ اکا دکا لوگوں نے ہی اس بھید کو جانا ہے۔ سوچ و چار کر انہوں نے کلام کے سہارے اندرونی رستے کو پکڑا ہے اور جیتے جی مردہ کی طرح ہو کر اُس سچ کی کھوج کی ہے۔ جیسے بھرنگا کیڑے کو پکڑ کر اپنا کلام سناتا ہے اور اگر وہ کیڑا اُس کا کلام سُن لیتا ہے تو وہ بھی اُسی کی طرح ہو جاتا ہے، اُس میں پنکھ بھی آ جاتے ہیں اور اُس کیڑے میں اڑ سکنے کی قابلیت نہ ہونے کے باوجود اُس میں بھرنگے کی طرح تیز اڑنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح بھرنگا اُسے اپنے برابر کر لیتا ہے۔ اس طرح جو بھی کیڑا بھرنگے کے کلمہ کو مان لیتا ہے، سُن لیتا ہے، وہ اپنا رنگ کھو کر اسی کے رنگ میں رنگ جاتا ہے، بالکل اُسی کی طرح ہو جاتا ہے۔ وہ کوئی اکا دکا ہی مُسرت بخش کیڑا ہوتا ہے۔ جو پہلی آواز میں ہی اُس کلام کو پکڑ لیتا ہے کچھ کرخت دوسری یا تیسری بار میں مانتے ہیں۔ یعنی اُس کا کلام سنتے ہیں۔ لیکن جو کیڑا اُس کا کلام نہیں سُننا وہ کیڑا ہی رہ جاتا ہے بھرنگے کی طرح نہیں ہو پاتا۔ صاحب دھرم داس کو سمجھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایسے ہی گورو (مرشد) بھی اپنے مُرید کو اپنا کلام سُننا کر اُسکی سُر تکی (رُوح) کو اپنی روح جیسا کر لیتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ مُرید اُن کے کلام میں یک جان ہو جائے۔

بھرنگ مت درڑ کئے گے تو ، کرو نج سَم تو ہی ہو!
 دُتیا بھاو نہ چت دیاپے ، سو لہے جو موہیں ہو !!
 گورو شبد نیچے ستیہ مانے ، بھرنگ گتی تب پاوئی !!

تج سکل آسا شبد واسا ، کاگ ہنس کہاوئی !!
 صاحب کہہ رہے ہیں کہ اگر بھرنگے والی بات پر غور کر کے میرے کلام کو پختہ ارادے سے پکڑے رکھو تو تمہیں اپنے جیسا کردوں۔ جو انسان میرے کلمہ کے علاوہ کسی دوسری منشا کو دل میں نہیں لاتا وہ مجھے پالیتا ہے۔ جب انسان مُرشد کے کلام پر یقین کر کے اُسے سچ مانتا ہے تبھی بھرنگے والی بات وجود میں آتی ہے۔ جو انسان ہر طرح کی آرزوؤں سے منہ پھیر کر صرف کلام میں ہی مَور ہتا ہے وہ کوئے سے ہنس ہو جاتا ہے۔

دھرم سُن تم مرتک سُبھاوا ! مرتک ہوئے سنگورو پد پاوا !!

مرتک چھو نہھاو اُردھارے ! چھو نہھاو ہی چو اُبھارے !!

صاحب کہہ رہے ہیں کہ جیتے جی مرنے کے برابر ہونے والا کوئی اکا دکا انسان ہی ہوتا ہے۔ وہی مُرشد کامل کا قریبی درجہ حاصل کرتا ہے۔ جو دل میں پیار بسائے رکھتا ہے اور اُسے اچھی طرح نبھاتا ہے۔ وہ ہی بحرِ عالم سے خود بھی پار ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی نجات دلاتا ہے۔

جس پرتھوی کے گجن ہوئی ! چت انوراگ گہوگن سوئی !!

کوئی چندن کوئی وشٹھا ڈارے ! کوئی کوڑی کرشی اُوسارے !!

گن اُوگن تنہہ سم کر جانا ! مہاں وِرو دھ ادھک سَکھ مانا !!

جیسے زمین (دھرتی) کی دُردشا (حالت بد) ہوتی ہے اُس کی بے قدری بھی ہوتی ہے اور وہ سب کچھ صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کرتی ہے ایسے ہی تم بھی برداشت کرو۔ کوئی تو اس پر چندن پھینکتا ہے۔ کوئی گندگی اور کوئی کوڑی پھینکتا ہے۔ پر زمین (دھرتی) اچھائی اور برائی کو برابری کے جذبہ سے قبول کرتی ہے اور کسی کی بھی مخالفت نہ کرتی ہوئی سَکھ سے رہتی ہے۔

اور مرتک بھاو سُن لہو ، رُخ پدھ گوروگ پگ دیہو !!

جیسے اُوکھ رُسان بناوے ! رتی رتی کئے دیہہ کٹاوے !!

کولہو میں چنی آپ پداوے ! رَس نسرے چن تا ہے پپاوے !!

نج تن داہے گڑ چنی ہوئی ، بہور تاو دے کھاٹد پلوئی !!

تاہو ماہیں تاو چنی دینہا ، چینی تنہی کہاوے لینہا !!

چینی ہوئے بہور تن جارا ، تاتے مصری ہوئے انوسارا !!
مصری سے جب کند کہاوا ، کہے کبیر سبکے من بھاوا !!
یہی ودھی تے جو شش سہی ، گورو کرپا سچے بھو ترئی !!

صاحب کہہ رہے ہیں کہ جیتے جی مرنے کی ایک اور علامت بتاتا ہوں۔ جیسے کسان کھیت میں گٹا بوتا ہے تو فصل تیار ہونے پر وہ پہلے گٹے کو ایک ایک کر کے کاٹتا ہے۔ پھر کولہو میں پیڑا جاتا ہے اور رس نکالا جاتا ہے پھر رس کو کڑا ہی میں پکایا جاتا ہے اور تب جا کر وہ گڑ کی شکل اختیار کرتا ہے پھر آگ پر اُس کی لال کھانڈ بنتی ہے اور پھر آگ پر ہی تپا کر سفید چینی بنتی ہے پھر اس چینی سے مصری بنتی ہے اور پھر کئی بار آگ کی تپش سہنے کے بعد اس کی کوجہ مصری بنتی ہے جو سب کے من کو بھاتی ہے۔ ایسے ہی جو مرید ہر طرح کی مشکلوں سے گزرتا ہوا مضبوط ارادت مندی اور صدقہ دلی سے مُرشد کے بتائے ہوئے راستے پر لگاتار چلتا رہتا ہے۔ وہ مُرشد کے رحم و کرم کی بدولت آسانی سے سحر عالم سے پار ہو جاتا ہے۔

مر تک ہوئے سو سادھو ، سو ستگورو کو پاؤئی !

میٹے سکل اُپادھ، تاسو دیو آسا کریں !!

سچا درویش وہی ہوتا ہے جو جیتے جی مُردہ ہو جائے اسی حالت میں وہ مُرشد نیک کی عنایت حاصل کر سکتا ہے۔ اس کی سبب تشویش دور ہو جاتی ہے اور وہ اُس چوتھا درجہ کی نجات کو حاصل کر لیتا ہے۔ جسکی اُمید دیوتا لوگ بھی کرتے ہیں۔

سادھو مارگ کٹھن دھرم داسا ! رہتی رہے سو سادھو سواسا !!

پانچوں اندری سَم کر راکھے ! نام امیرس نس دن چاکھے !!

صاحب کہہ رہے ہیں۔ ہے دھرم داس! درویش کا راستہ بڑا ہی دُشوار ہے۔ جو مُرشد کامل کی تابع میں رہے، وہ ہی پہنچا ہوا درویش ہے۔ جو حواسِ خمسہ یعنی اندریوں کو ایک ساتھ قابو میں رکھے اور ہر روز کلمہ الہی مشابہ آبِ حیات نوش کرے وہ صحیح معنوں میں درویش ہے۔

پر تھے چکھٹو اندری کہیں سادھے! گورو گم پنٹھ نام اُورادھے !!

سُندر روپ چکھٹو کی پوُجا ! روپ کروپ نہ بھاوے دوجا !

روپ کروپ نہیں سَم کر جانے ! دَرس ودبھی سدا سَکھ مانے !!

راہ درویشی پر چلنے کیلئے دین دار کو حواسِ خمسہ یعنی پانچ اندریوں (دیکھنے، سنے، سونگھنے، چکھنے اور چھونے کی قوت) کو قابو میں رکھنا اشد ضروری ہے۔ سب سے پہلے وہ آنکھ اندری (حواس) کو کنٹرول میں کرے اور مُرشد کامل کی محبت کی راہ پر چلتے ہوئے نامِ خدا میں مُست رہے۔ آنکھیں خوبصورت شکل کی دلدادہ ہیں اور بدصورتی کو دیکھنا پسند نہیں کرتیں لیکن ایک زاہد کو خوبصورتی اور بدصورتی کی طرف یکساں نظریہ رکھتے ہوئے آتما یعنی روح کی طرف ہی توجہ دے کر دلی مسرت حاصل کرنی چاہئے۔

اندری شَرون وِچن شُھ چاہے ، اُتک وِچن سُنِت چِت دا ہے

بول کبول دوو سُم لیکھے ، ہردے شُدھ گورو گیان وِشیکھے

کان اندری (خمسہ) اچھی اچھی باتیں سننا چاہتی ہے۔ تیکھی غصیلی باتیں سنتے ہی دل جلنے لگتا ہے۔ لیکن سادھو (درویش) کو اچھے اور بُرے لفظوں کو یکساں سمجھنا چاہئے۔

ناسکھ اندری سُبھاس ادھینا، یہہ سَم راکھے سُنِت پروینہ

ناک اندری (خمسہ) خوشبو کی غلام رہتی ہے، لیکن ایک ہوشیار زاہد کو اس حالت میں بھی یکسانیت کا نظریہ ہی رکھنا چاہئے اُسے خوشبو کی طرف زیادہ متاثر نہیں ہونا چاہئے۔

جیا اندری چاہے، سَوادو ، کھٹا میٹھا مدھر سوادو

سچ بھاو میں جو کچھو آوے ، رُوکھا پھیکا نہہ بدگاوے

جو کوئی بچِ اُمرت لے آوے ، تاہے دیکھ نہہ ہر ش بڑھاوے

تُجے نہ رُوکھا ساگ الوُنا ، ادھک پریم سول پاوے دونا

زبان حواس (اندری) مختلف قسم کے کھٹے میٹھے ذائقے چاہتی ہے۔ لیکن ایک خدا پرست کو سہل سے جو بھی مل جائے چاہے وہ روکھا۔ سوکھا ہی کیوں نہ ہو، کچھ فرق نہیں پڑنا چاہئے یعنی اُسے زبان حواس (اندری) کے ذائقے کے پیچھے نہیں بھاگنا چاہئے۔ اگر کوئی بچِ اُمرت یعنی پانچ طرح کا لذیذ کھانا لے آئے تو زیادہ خوش نہیں ہونا چاہئے اور اگر کبھی بغیر نمک کے رُوکھا سوکھا ساگ بھی مل جائے تو اسے ترک نہیں کرنا چاہئے بلکہ زیادہ خوشی کے ساتھ کھانا چاہئے۔

اندری دُشٹ مہاں اُپرا دھی ، کٹل کام کوئی وِر لے سادھی

کامنی رُوپ کال کی کھانی ، تچھو تا سو سنگ ہو گورو گیانی

خواہش نفسانی حواس (اندری) تو بڑی ہی نیچ اور گنہگار ہے، جس پر کوئی اکاؤنٹ کا ہی قابو پاسکا ہے، اس لئے جو عورت کی خوبصورت شکل و صورت کو موت کی کھان سمجھ کر اس کا ساتھ ترک کر دیتا ہے وہ دانشمند (گیانی) ہے وہ سادھو ہے۔

جبے کام اُمنگ تَن آوے ، تا ہی سَے جو آپ جُگاوے
شبہ ودیہہ سُرَت لے راکھے ، گہی مَن مَوَن نام رَس چاکھے
جب پیئے تَنو میں جائے سَمائی ، تَنہی کام رہے مَر جھائی

خدا پرست کا تعارف دیتے ہوئے صاحب کہہ رہے ہیں کہ اُسے چاہئے کہ جب خواہش نفسانی پورے جوش کے ساتھ جسم میں اُکساہٹ پیدا کر دے تو حکمت عملی کے ساتھ اپنے آپ کو بچا کر رکھے۔ اُسے روکے رکھے۔ ایسی حالت میں سارِ شبد (مقدم کلام) میں اپنا دھیان لگائے رکھے اور خاموش رہتے ہوئے مَن کو پکڑے رہے اور کلامِ روپی رَس پیتا رہے کیونکہ جب سوچ، توجہ نام (کلمہ) میں جا کر سما جاتی ہے۔ تب نفسانی خواہش اُداس ہو کر پُر سکون (شانت) ہو جاتی ہے۔

کام پَر بل اتی بھینکرُ مہاں دارُون کال ہو!!
سُر نر مُنی ، یگیش گندھرو کَنز ، سہیں کینہے بے حال ہو!!
سہہ لُوٹے پر لے چھوٹے ، گیان گورو جہہ درڑ گہے!!
گورو گیان دیپ سمپ ستگورو بھگتی مارگ تہہ لہے!!

صاحب کہہ رہے ہیں کہ نفسانی خواہش بڑی طاقتور ہے، یہی موت کا رُوپ ہے جس نے دیوتا، انسان، مُنی (زاہد) یکیش ہجوئے سب کو بے حال کیا ہوا ہے۔ نفس کی خواہش نے سب کو لُوٹ لیا ہے۔ اس سے کوئی کوئی ہی چھوٹ سکتا ہے۔ جو انسان مُرشد کے کلمہ کو مستحکم سے پکڑے رہے اور ہر وقت باہوش رہے۔ جہاں مُرشد کے بخشے علم حقیقی کا چراغ روشن ہے۔ وہیں مُرشد (ستگورو) کا قیام ہے۔ ایسی کیفیت میں رہنے والا انسان ہی اس خالق کائنات کی حقیقی عبادت کا راستہ پاسکتا ہے اور اُس پر چل سکتا ہے۔



مُرشد کی عنایت سے درویش کہلاوے

گورو کرپاتے سادھو کہاوے ، اَنل پچھ ہوئے لوک سدھاوے
دھرم داس یہہ پرکھو بانی ، اَنل پچھ گتی کہوں بکھانی
اَنل پچھ جو رہے اکاشا، نشی رہے پَوَن کی آشا
درشی بھاو تَن رتی ودھی ٹھانی، یہی ودھی گر بھ رہے تہی جانی
انڈ پرکاش کینہے پُنی تہواں ، رزا دھار انڈ رہو جہواں
مارگ ماییں پُٹ بھو انڈا، مارگ ماییں بہر بھا کھنڈا
مارگ مایں چکھشو تَن پاوا، مارگ مایں پنکھ پر بھاوا
مہی ڈگ آوا سدھ بھئی تانی، ایہاں مور آشرم نہ آہی
سرت سمہار چلے پُنی تہواں ، مات پتا کو آشرم جہواں
اَنل پچھ تہی لین نہ آوے ، اُلٹ چنہے رُج دھر ہی سدھاوے
بُہو پنچھی جگ مایں رہا وے ، اَنل پچھ سَم ناہیں کہاویں
اَنل پچھ جس پچھن مایں ، اَس پر لے جو نام سماہیں
یہہ ودھی جو جو چیتے بھائی، میٹ کال تلوک سدھائی

مُرشد کے مہر و کرم سے انسان درویش جیسا ہو سکتا ہے اور اَنل پنچھی جیسا ہو کر امر لوک کو جاتا ہے۔ صاحب دھرم داس سے کہہ رہے ہیں کہ اب میں اَنل پنچھی کی حالت کو بیان کرتا ہوں۔ تم میری اس بات کو پرکھ لو۔

اَنل پنچھی دھرتی سے بہت اوپر فلک میں رہتا ہے اور اگر زمین پر آئے گا تو مر جائے گا۔ وہ سوتا بھی ہوا میں ہی ہے۔ اُس کا کوئی گھونسل بھی نہیں ہوتا۔ وہ کسی طرح کا دانہ بھی نہیں چگتا۔ بس ہوا میں ہی اُڑتا رہتا ہے اور ہوا ہی اُس کی خوراک ہے۔ وہ مباشرت بھی نہیں کرتا ہے۔ صرف قوتِ باصرہ یعنی اپنی نگاہ سے ہی اپنی مادہ کو حاملہ کر دیتا ہے۔ مادہ ہوا میں ہی اندادیتی ہے اور اندہ نیچے گرنا

شروع ہو جاتا ہے۔ اتنی اونچائی سے نیچے کی طرف آتا ہے تو آتے آتے راستے میں ہی وہ انڈہ پکتا ہے۔ مرغی تو اپنے انڈے کو اُس پر پیٹھ کر اپنے جسم کی گرمی دے کر پکاتی ہے لیکن وہ انڈہ اپنے آپ ہی پک جاتا ہے اور پھر راستے میں ہی بھوٹ جاتا ہے۔ راستے میں ہی اس کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ زمین پر گرے تو مرجاتا، لیکن زمین پر گرنے سے پہلے ہی اُسے ہوش آ جاتی ہے کہ یہاں اُس کا گھر نہیں ہے اور وہ اپنی یادداشت کو سمجھاتا ہوا باہوش ہو کر خود ہی اپنے گھر کی طرف چل پڑتا ہے۔ اُس کے ماں باپ اُسے لینے نہیں آتے ہیں۔ اس دنیا میں بہت سے پیچھے ہیں۔ لیکن اُلٹ پیچھی جیسا پاک صاف اور شفاف کوئی اور نہیں۔ جیسے اُلٹ پیچھی خود اپنے ماتا پتا کے دلش کی طرف چلتا ہے ایسے ہی کلمہ الحق میں محو و مست رہنے والے اکا دکا انسان ہی موت کو چچاڑ کر تلوک یعنی خدائے پاک کے دربار میں پہنچ جاتے ہیں۔

من بچ کرم گورو دھیان، گورو آ گیا زکھت چلے

دیہہ مُکنتی گورو دان، نام ودیہہ لکھائے کے

جو من (ضمیر) بچن (بات چیت) اور کرم (عمل) سے گورو (مرشد) کا ہی دھیان کرتا رہے

اور زندگی بھر اُن کے حکم میں چلے، مرشد ودیہہ نام (کلمہ الحق) کا علم دیکر اُسے نجات کا نذرانہ عطا کرتے ہیں۔

جب لگ دھیان ودیہہ نہ آوے، تب لگ جو بھو بھنکا کھاوے

دھیان ودیہہ اور نام ودیہہ، دوئی لکھ پاوے مٹے سندیا

چھن اک دھیان ودیہہ سائی، تاکی مہا برنی نہ جائی

کایا نام بے گوہراوے، نام ودیہہ بدلے کوئی پاوے

جو یگ چار رہے کوئی کاسی، سار شبد بن یم پور باسی

نیم کھار بدری پردھانا، گیا دوار کا پراگ آسانا

اڑسٹ تیرتھ بھو پرکیرما، سار شبد بن مٹے نہ بھرما

کس لگ کہوں نام پر بھاؤ، جو سمرے ہم تراس نساؤ

جب تک انسان دھیان، سوچ و توجہ پوری طرح غیر مادی، ترک دنیا اور بے نیازی (ودیہہ) کی کیفیت کو حاصل نہیں کر لیتا، تب تک وہ بھٹکتا ہی رہتا ہے۔ جب غیر مادی (ودیہہ) دھیان اور غیر مادی پاک کلمہ (ودیہہ) نام دونوں کے بھید کا علم ہو جائے تب ہی سارے شک و شبہات دور ہو جاتے ہیں۔ اگر دھیان ایک پل کیلئے بھی غیر دنیاوی، غیر جسمانی کلمہ پاک (ودیہہ) نام میں سما جائے تو پھر اُسکی عظمت کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ جسم سے جو نام (کلمہ) یعنی من سے بول کر عبادت کرنے والا نام تو سبھی جپتے ہیں، لیکن ودیہہ نام کوئی بدلے ہی پاتے ہیں۔ چاہے کوئی مقدس مقامات (تیرتھوں) پر جا کر کتنا بھی نہاتا پھرے چاہے اڑسٹ تیرتھوں (68 مقدس مقامات) کی زیارت کر لے، پورے کرہ ارض (دھرتی) کا چکر بھی لگا لے، تو بھی مقدم کلمہ الحق کے حصول کے بغیر شک و شبہ نہیں مٹ سکتا۔ صاحب کہہ رہے ہیں کہ نام (کلمہ الحق) کے اثر کا کہاں تک بیان کروں، جو اس کی عبادت کرتا ہے اُس کو موت کا بھی ڈر نہیں رہتا۔

سار شبد سو ودیہہ سوروپا، نی اچھر وہ روپ انوپا

تتو پر کرتی پر بھاو سب دیہا، سار شبد نی : تتو ودیہا

سار نام ستگورو سوں پاوے، تب ہنسا امر لوک سدھاوے

دھرم رائے تاکو سرنائوے، جو ہنسا نی: تتو سماوے

افضل کلمہ الحق غیر جسمانی (ودیہہ) کا مجسمہ ہے۔ وہ اکھشر یعنی حروف تہجی سے پرے ہے۔ سب سے زالا ہے یہ جسم پانچ عناصر سے بنا ہے، لیکن افضل کلمہ الحق میں کوئی عنصر نہیں ہے۔ وہ غیر جسمانی (ودیہہ) ہے۔ جب ستگورو سے افضل کلمہ الحق مل جاتا ہے تو انسان اُس نام (کلمہ) کی ڈوری کو پکڑ کر بحر عالم سے پار اپنے دلش امر لوک چلا جاتا ہے اور اُس لافانی عنصر میں سما جاتا ہے، اسے دھرم راج (نیک و بد اعمال کا حساب رکھنے والا) بھی سجدہ کرتا ہے۔



کائنات کی تخلیق سے پہلے کا بھید

دھرم داس پوچھتے ہیں

اب صاحب موہے دیو بتائی، امر لوک سو کہاں رہائی
کون دویپ ہنس کو باسا، کون دویپ پُرش رہ باسا
بھوجن کون ہنس تہس کرتی، او بانی کہیں تہاں اچڑتی
کیسے پُرش لوک رچ رکھا، دوتپہیں کو کیسے ابھیلا کھا
تین لوک اُتپتی بھاگو، ورنہو سکل گوئے جن راکھو
کال نرنجن کس ودھی بھیو، کیسے شوڈش سٹ نرہیو
کیسے چار کھانی وستاری، کیسے جو کال وش ڈاری
کیسے گرم شیش اُپ راجہ، کیسے مین براہ ہیں ساجا
ثریہ دیوا گونے ودھی بھیو، کیسے مہی آکاش زرمیو
چندر سورہ کہو کیسے بھیو، کیسے مہی آکاش زرمیو
چندر سورہ کہو کیسے بھیو، کیسے تاراگن سب ٹھیو
کس ودھی بھی شریہ کی رچنا، بھاشو صاحب اُتپتی پچنا

ہے صاحب! مہربانی کر کے اب مجھے بتاؤ کہ وہ امر لوک کہاں ہے۔ اُس امر لوک میں رُوحیں
کس جگہ پر رہتی ہیں؟ وہاں رُوح کھانا کیا کھاتی ہے اور وہاں زبان کونسی بولی جاتی ہے؟ یہ سارے
سنسار (دُنیا، لوک) کیسے بنے، تین لوک (تین جہان) (سورگ، دھرتی، پاتال) کیسے بنے۔ تین
لوک (تینوں عالم) وجود میں کیسے آئے؟ کال پُرش (موت کا فرشتہ) کیسے ہوا؟

سولہ پُڑوں کی تخلیق کیسے ہوئی؟ یہ پاکیزہ رُوح چار کھانیوں (چوراسی کے قید خانہ) میں کیسے گئی؟
روحیں کال پُرش (موت کے فرشتے) کے چنگل میں کیسے پھنس گئیں؟ تزدیو (تین دیوتا، برہما وشنو، مہیش)
(تین فرشتے میکائل، جبرائیل اور اسرائیل) کیسے بنے؟ زمین اور آسمان کیسے بنے؟ سورج، چاند اور
تارے وغیرہ کیسے بنے؟ ہے ستورو! مہربانی کر کے کائنات کا سارا بھید مجھے اچھی طرح سمجھائیے، جس

سے میرا سب شک و شبہ دُور ہو۔

آد اُتپتی کہو ستورو، کرپا کرو نچ داس کو
بچن سُدھا سُو پرکاش کچھے، ناش ہو نیم تراس کو
ایک ایک ولوئے برہو، داس موہے، نچ جان کئے
ستہ وکتا ستورو تُم، لیو نچے مین مان کئے

دھرم داس جی گزارش کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اپنے داس (غلام) پر مہربانی کر کے
کائنات کا سارا بھید سمجھا کر کہیئے۔ کہہ رہے ہیں کہ ایک ایک بات الگ۔ الگ کر کے سمجھانا: جو
بھی آپ کہیں گے میں اُسے سچ مانوں گا، کیونکہ آپ جھوٹ نہیں بولتے ہیں۔

صاحب کہتے ہیں

دھرم داس ادھیکاری پایا، تاتے مین کہی بھید سُنایا
اب تُم سُنہو آد کی بانی، بھا کھا اُتپتی پرلے نشانی
صاحب کہہ رہے ہیں کہ جب مجھے مُستحق انسان ملتے ہیں تو میں یہ بھید سُناتا ہوں۔

تب کی بات سُنہو دھرم داسا، جب نہہ مہی پاتال آکاشا
جب نہہ گرم براہ اور شیشا، جب نہہ شارد گوری گنیشا
جب نہہ ہتے نرنجن رایا، جن جیون کہہ باندھی جھلایا
تیتیس کوٹی دیوتا ناہیں، اور انیک بتاؤں کاہیں
برہما وشنو مہیش نہ تہیا، شاستر وید پُران نہ کہیا
تب سب رہے پُرش کے ماہیں، جیوں بٹ پرکش مدھیہ رہ چھاہیں

ہے دھرم داس! میں تب کی بات بتا رہا ہوں، جب زمین اور آسمان نہیں تھے۔ جب گرم
شیش، بارہ شارد گوری، گنیش وغیرہ کوئی بھی نہیں تھا۔ جب مخلوق کو دکھ دینے والا نرنجن (آدم) بھی
نہیں تھا۔ جب تیتیس کروڑ دیوتا بھی نہ تھے اور زیادہ کیا بتاؤں! برہما، وشنو، اور مہیش یعنی میکائل،
جبرائیل، اسرائیل بھی نہیں تھے۔ وید، شاستر، پُران وغیرہ بھی نہیں تھے لیکن وہ ایک تھا اور سبھی ہنس

اُس میں رہتے تھے۔ جیسے برگد کے پیڑ کے درمیان اُسکی چھایا رہتی ہے۔

آد اُتہتی سُنہو دھرم، کوئی نہ جانت تاہی ہو
سہیں بھو بستار پاتھے، ساکھ دیو میں کاہی ہو
وید چاروں نہہ جانت، ستیہ پُرش کہانیاں
وید کو تب مَوَل ناہیں، اکٹھ کٹھا بکھانیاں

صاحب نے دھرم داس سے کہا کہ میں تم کو پیدائش مخلوق کی ابتدا کا بھید بتاتا ہوں۔ جسے کوئی نہیں جانتا ہے۔ صاحب جسم، بے جسم، جہان عالم دیگر سب بعد میں بنے، اس لئے گواہی کس کی دوں! چاروں وید بھی عدلی عدل کی کہانیاں نہیں جانتے ہیں اور زراکار یعنی غیر جسم یا بے جسم (کال پُرش) کے قصے ہی کہتے ہیں۔

ستیہ پُرش جب گپت رہائے، کارن کرن نہیں زرمائے
سمپٹ کمل رہ گپت سنیہا، پُہپ ماہیں رہ پُرش ودیہا
اچھا کینے اُنش اُچجائے، ہنس دیکھ ہرش ہو پائے
پر تھے پُرش شبد پرکاشا، دیپ لوک رنج کینے نواسا
چاری کر سنگھاسن کینہا، تا پر پُہپ دیپ کرو چینہا
پُرش کلا دھر بیٹھے جاہیا، پرگٹی اگر واسنا سہیا
سہس اٹھاسی دیپ رچی راکھا، پرش اچھائے سب ابھیلاکھا
سبے دوپ رہو اگر سائی، اگر واسنا بہت سہائی

صاحب کہہ رہے ہیں کہ ابتدا میں عدلی عدل (پرم پُرش) پوشیدہ تھے۔ اُن کا نہ کوئی ساتھی تھا نہ ہمراہی۔ ایک وقت اُنکی مَوج ہوئی اور انہوں نے اُنش پیدا کئے۔ سب سے پہلے انہوں نے ایک کلام پُکارا۔ جس سے ایک تعجب انگیز، انوکھا سفید نور پیدا کیا اور وہ خود اُس نور میں سما گئے۔ وہی امر لوک کہلایا۔ پھر اُنکی خواہش ہوئی اور انہوں نے بے شمار ناپوؤں کی تخلیق کی۔

حقیقت میں یہ بھید چھپایا گیا۔ میں بتاتا ہوں۔ سب سے پہلے عدلی عدل (پرم پُرش) نے ایک

کلام پُکارا۔ جس سے ایک انوکھا سفید رنگی نور پیدا ہوا اور وہ نور لامحدودیت میں پھیل گیا۔ وہ نور دُنیاوی نور کی طرح نہ تھا، وہ اتنا انوکھا تھا کہ جس کا ایک ایک ذرہ کروڑوں آفتابوں کو بھی شرمسار کر دے۔

جب وہ نور لامحدودیت میں پھیل گیا تو پھر عدلی عدل اُسی میں جذب ہو گئے۔ اب وہ نور باہوش ہو گیا، با حیات ہو گیا۔ جس طرح رُوح کے جسم میں داخل ہونے سے جسم باہوش ہو جاتا ہے۔ اُسی طرح وہ نور بھی با حیات ہوا تھا۔ اُس لامثال نور میں آنے سے پہلے وہ عدلی عدل پوشیدہ تھے جبکہ اُس نور میں آ کر ہی وہ عدلی عدل یعنی ست پُرش کہلائے اور وہ انوکھا الہی نور جو خود عدلی عدل ہی تھے امر لوک کہلایا۔

ابھی تک بھی عدلی عدل اکیلے ہی تھے پھر اُن کی مَوج ہوئی اور انہوں نے اُس نور یعنی روشنی آفتاب یعنی اپنے ہی جسم کو اپنے میں سے چھٹک دیا..... بے شمار بوندیں ہوئیں۔ جو واپس اُس انوکھے نور میں آئیں۔ جس طرح سمندر میں سے پانی کوٹھی یا ہاتھوں میں بھر کر اُوپر کی طرف اُچھالیں تو لاتعداد بوندیں بکھر جاتی ہیں ٹھیک اُسی طرح اُس نور سے بھی بے شمار ذرات بکھر گئے۔ مگر جس طرح سمندر کے پانی کی بوندیں سمندر میں گر کر سمندر کا ہی حصہ ہو جاتی ہیں۔ اُسی طرح اُس نورانی، ششی روشنی میں سے بکھرے لاتعداد ذرات واپس اُس انوکھے نور میں آئے، لیکن تعجب کی بات یہ ہوئی کہ جب وہ ذرات واپس اُس ششی نور میں تو آئے لیکن اس نور کا حصہ نہ ہوئے۔ کیونکہ عدلی عدل نے خواہش کی کہ ان کا اپنا الگ وجود بھی رہ جائے وہ ہی رو حیں کہلائیں اور یہ رو حیں اُسی انوکھے نور میں گھومنے لگیں۔

رُوحوں کا اُس پُر نور روشنی میں اپنے الگ وجود کے ساتھ گھومنا بڑی حیرانگی کی بات تھی۔ کیونکہ سمندر کے پانی کو اُوپر پھینکنے سے پیدا ہوئے ذرات کا اپنا الگ وجود نہیں بنتا بلکہ وہ سمندر میں گر کر سمندر کا حصہ ہی ہو جاتے ہیں لیکن یہ رو حیں سمندر کے پانی میں ادھر ادھر گھوم رہی مچھلیوں کی طرح گھومنے لگیں۔

رُوحوں کا اُس نور میں اپنے الگ وجود کے ساتھ گھومنا بڑی حیرانگی کی بات تھی۔ کیونکہ سمندر کے اُچھالے گئے پانی سے بنیں بوندوں کا الگ وجود نہیں ہوتا۔ جس طرح پانی میں مچھلی گھومتی رہتی ہے۔ اُسی طرح سبھی رُوحیں اُس نور میں گھومنے لگیں۔ یہ دیکھ کر ہستی لایاں بہت خوش ہوئے اور ان رُوحوں کو بہت پیار کرنے لگے۔ بہت وقت اسی طرح بیت گیا اور سبھی رُوحیں اُس انوکھے نور میں گھومتے ہوئے بے انتہا مسرت حاصل کر رہی تھیں۔ پھر خالق کائنات (خداوند، عدلی عدل) نے لفظوں سے بیٹے پیدا کئے یعنی وہ جو بول رہے تھے وہ بیٹا بن رہا تھا۔

سولہ بیٹوں (پُتروں) کی پیدائش

دُوجے شبد جو پُرش پر کاسا، نكسے گرم چرن گئے آسا
تجے شبد بھیئے جو پُرش اُچارا، گیان نام سَت اُتجے سارا
ٹیکي چرن سُمکھ ہوئے رہیو، آگیا پُرش دوپ تہے دیو
چوتھے شبد بھئے پنی جہی، وویک نام سَت اُتجے تب ہی
آپ پُرش کئے دوپ نواسا، پنچم شبد سو تیج پرکاسا
پانچو شبد جب پُرش اُچارا، کال نرنجن بھو اوتارا
تیج انگ تے کال ہوہیہ آوا، تاتے جیون کہہ سَنتاوا
چورا اَنش پُرش کا آہیں، آد اَنت کوو جانت ناہیں
چھٹھیں شبد پُرش مکھ بھاشا، پر گئے سچ نام ابھیشا
ستیں شبد بھیو سَنتو، دینہو دیپ پُرش پرتو
اٹھویں شبد پُرش اُچارا، سُرُتی سَہاو دیپ پُٹھارا
نوویں شبد اَنند اپارا، دشیں شبد چھما اووسارا
گیارہیں شبد نام نِشکاما، بارہیں شبد سَت جِرنگی ناما
تیرہیں شبد اُچت سَت جانو، چودہیں شبد سَت پریم بکھانو
پندرہیں شبد سَت دیندایلا، سولہیں شبد بھے دھیریہ رسالا
سترہیں شبد سَت یوگ سَنتان، ایک نال شوڈش سَت پان

جیسے ہی عدلی عدل نے خواہش کر کے دوسرا شبد پُکارا تو اُس سے گرم پیدا ہوا اسی طرح
تیسرے شبد سے گیان (علم) اور چوتھے سے وویک (عقل، تیز) پیدا ہوا۔ یہ سب عدلی عدل نے
اپنی خواہش سے پیدا کئے لیکن رُوح خواہش سے نہیں بنی۔ وہ عدلی عدل (پریم پُرش) کا جڑ ہے۔ پھر
عدلی عدل نے پانچواں شبد تیز عضو (انگ) سے پُکارا۔ جس کے جاہ و جلال سے نرنجن (آدم) پیدا
ہوا۔ چھٹھے شبد سے سچ کی پیدائش ہوئی۔ ساتویں سے سَنتو (قناعت، صبر) آٹھویں سے سُرُتی،

دھیان، مراقبہ اور مزاج، نویں شبد سے آئند مسرت، دسویں شبد سے رحم، عنایت، گیارہویں سے
بے غرضی، بے نیازی، بارہویں سے جِرنگی، تیرہویں سے اُچت بے پرواہ، بے فکر، چودھویں سے
پیار، محبت۔ پندرہویں سے غریب نواز، سولہویں سے سَت اور سترہویں سے یوگ سَنتان ہوئے۔ یہ
سب پریم پُرش کے 16 بیٹے ہوئے جنہیں انہوں نے ہوش مندی کی ایک نال میں پرولیا۔

شبد تے بھیو سَنتن آکارا، شبد تے لوک دیپ وستارا
اگر امی دیئے اَنش اہارا، دیپ دوپ اَنش پُٹھارا
اَنش شوہا کلا انتا، ہوت تہاں سَکھ سدا بسنتا
سب سَت کریں پُرش کو دھیانا، امی اہار سدا سَکھ مانا
شبد (کلمہ الہی) سے ہی عدلی عدل نے بیٹے پیدا کئے اور شبد سے ہی امر لوک کے جزائر کی
تخلیق کی۔ ہر ایک جزیرہ پر جڑ و کو جگہ دی اور سب اُس آبِ حیات (عدلی عدل کے جلوہ) کو نوش
کرنے لگے۔ جزدوں کی رونق سُن کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ وہاں ہمیشہ انتہائی مسرت رہتی ہے۔ سبھی
بیٹے عدلی عدل کا دھیان کرنے لگے اور آبِ حیات نوش کرتے ہوئے سَکھ سے رہنے لگے۔
دیپ کری کو انت سوہا، نہہ برنت سو بے
امیہ کلا اپار ادھت، سَنتن شوہا کو گئے
پُرش کے اُجیار سے سَت، بے دیپ اُجیار ہو
ست پُرش روم پرکاش ایکھی، چندر سور یہ کروڑ ہو
امر لوک کے جزائر اور عدلی عدل کے بیٹوں کی شان و شوکت کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ عدلی عدل
کے نور سے سب جزیرے (لوک، دیش) منور رہتے ہیں اُن کے صرف ایک ایک رُواں کا نور
کروڑوں سورجوں اور چاند کے برابر ہے۔

ست پُور آئند دھام، سوک موہ دُکھ تہیں نہیں
نہن کو ہرام، پُرش دَرس اُنچون سُدھا
ستہی لوک (عالم بالا مقام حق) انتہائی مسرت کا گھر ہے۔ وہاں دُکھ، اُلفتِ دنیا وغیرہ نہیں
ہے۔ وہاں نہں عدلی عدل کا آبِ حیات نوش کرتے ہیں۔



کال نرنجن کینہی تپسیا (کال نرنجن نے (آدم) عبادت کی)

یہی ودھی بہت دوس گئیو بیتی، تا پیچھے ایسی بھی ریتی
دھرم رائے اس کینہہ تماسہ، سو چتر بوجھہو دھرم داسا
یگ ستر سیوا تن کینہا، اک پگ ٹھاڑ پُرش چت دینہا
سیوا کٹھن بھانتی تن کینہا، آد پُرش ہرشت ہوئے چینہا
امر لوک (زندگی موت کے چکر سے نجات پانے والوں کے دلش (مقام حق) میں سب کو مہتر سے
زندگی گزارتے ہوئے بہت وقت گزر گیا۔ تو پانچواں پُرنجن (آدم) پرم پُرش کی عبادت (دھیان) کرنے لگا۔
اُس نے 70 یگ (زمانے) تک ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر یکسوئی قلب کی کیفیت میں عدی عدل (پرم پُرش)
کی پرستش (دھیان) کی۔ جب اُس نے اتنی مُشکل عبادت کی تو عدلی عدل اُس پر خوش ہوئے۔

عدلی عدل نے کہا

پُرش آواز اُٹھی تب بانی، کہا جانی تُم سیوا ٹھانی
عدلی عدل نے پوچھا کہ اتنی سخت اور مُشکل عبادت و خدمت کیوں کر رہے ہو۔

نرنجن نے کہا

کہے دھرم تب سیں نمائی، دیہو ٹھور جہں پٹھوں جائی
نرنجن نے کہا کہ مجھے بھی رہنے کیلئے کہیں خود کی جگہ دے دو۔

عدلی عدل نے کہا

آگیا کئے جاہو سٹ تہواں، مانسروور دیپ ہے جہواں
انہوں نے کہا ہے پُتر! تُم مانسروور جزیرہ میں جا کر رہو۔

چلے دھرم تب مانسروور، بہت پُرش چت کرت کلوہر
مانسروور آئے جہیا، بھئے آمند دھرم پُنی تہیا
بُہور دھیان پُرش کو کینہا، ستر یگ سیوا چت دینہا
یک پگو ٹھاڑے سیوا لائی، پُرش دیال دیا اُر آئی

مانسروور میں آ کر نرنجن بہت خوش ہوا اور بڑی شادمانی سے رہنے لگا۔ وہاں وہ پھر پرم پُرش
(عدلی عدل) کی عبادت کرنے لگا۔ اب کی بار اس نے پھر 70 یگ تک ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر
عبادت کی۔ پرم پُرش کے دل میں رحم آیا۔

وکیو پھپ اُٹھو جب بانی، بولت بجن اُٹھو ادھرائی
جانیو سچ تُم دھرم کے پاسا، اب کس دھیان کینہے پرگاسا
پرم پُرش (عدلی عدل) نے تب سچ کو نرنجن کے پاس بھیجا اور کہا کہ اس سے پوچھو کہ اب کیوں
عبادت کر رہے ہو، کیا چاہتے ہو۔

چلے سچ تب سیں نوائی، دھرم رائے پہں پنچے جائی
کہے سچ سُن بھراتا مورا، سیوا پُرش مان لئی تورا
اب کاماگیو سو کہہ موہی، پُرش آواز دینہ یہہ توہی
عدلی عدل کا حکم بجاتے ہوئے اور انہیں عاجزی سے سلام کر کے سچ نرنجن کے پاس آئے اور کہا
ہے بھائی! عدلی عدل تمہاری خدمت سے خوش ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے تمہارے لئے پیام بھیجا
ہے کہ اب جو تمہاری مانگ ہے اُس کا ذکر مجھ سے کرو۔

نرنجن نے کہا

اہو سچ تم جیٹھے بھائی، کرو پُرش سو بیتی جائی
اتنا ٹھانو نہ موہے سُبائی، اب موہے بخش دیہو ٹھکرائی
مورے چت اُس بھو اُوراگا، دیہو دلش موہے کرہو سہاگا
گئے موہے دیہو لوک ادھیکارا، گئے موہے دیہو دیس یک نیارا
نرنجن نے سچ سے کہا کہ تم میرے چھوٹے بھائی ہو، تم عدلی عدل کے پاس جا کر میری طرف
سے گزارش کرتے ہوئے کہنا کہ میں اتنی تھوڑی جگہ سے خوش نہیں ہوں، اس لئے اب مہربانی کر کے
یا تو امر لوک کا اقتدار ہی مجھے دے دو یا پھر الگ سے علیحدہ مُلک دو جس پر میرا پورا اختیار ہو۔

چلے سچ سُن دھرم کے باتا، جائے پُرش سو کہے وکھیاتا
جو کچھ دھرم رائے ابھیلاشی، تینے سچ سنائے بھاشی

نرنجن کی بات سُن کر سچ واپس عدلی عدل کے پاس آئے اور جو کچھ نرنجن نے کہا تھا وہ انہیں سنا دیا۔

سُنو سچ کے بچن جب ہیں پُرش بین اُچار یو
دھرم سے سٹشٹ ہیں ہم ، بچن مم پیے دھاریو
لوک تینوں تاہی دینہو، شُنہی دیش ، بسا وہو
کرہو رچنا جائے تہواں سچ بچن سنا وہو

عدلی عدل نے سچ کی بات سُن کر کہا کہ میں نرنجن (آدم) سے بہت خوش ہوں۔ اس لئے اُس کے پاس جا کر کہو کہ میں نے اُسے 17 چوکرڑی اسنکھیہ گیگ کی حکومت دے دی ہے وہ خلاء میں اپنا ایک الگ ملک بنا لے۔

آئے سچ تب بچن سناوا، ستیہ پُرش جس کہی سمجھاوا
سُنہیں بچن دھرم ہرشنا، کچھک ہرش کچھو وسے آنا

جب سچ نے نرنجن کو عدلی عدل (پرم پُرش) کا فرمان سنایا تو نرنجن بہت خوش ہوا۔ لیکن اُسے کچھ حیرانگی بھی تھی تو اُس نے کہا۔

کہے دھرم سُنو سچ پیارا، کئے سے رچوں کڑوں وستارا
پُرش دیال دینہے موہے راجو، جانوں نہ بھید کروں کم کاہو
گمیہ اگمیہ موہے ناہیں آئی، کرو دیا سو یکتی بتائی
پنتی کرو پُرش سوں موری، اہو بھرات بلہاری توری
کہی وِھی رچوں نوکھنڈ بنائی، ہے بھراتا سو آگیا پائی
موکھس دیہو ساج پرہو سوئی، جاتے رچنا جگت کی ہوئی

نرنجن نے سچ سے کہا کہ عدلی عدل (پرم پُرش) نے مجھے تین لوک کی حکومت تو دے دی لیکن مجھے تعمیر کا بھید تو معلوم ہی نہیں، تو پھر کیسے تعمیر کروں۔ مجھے وہ ساز و سامان تو دو جس سے میں تخلیق کر سکوں۔

تنبی سچ لوک پگھو دھارا، کینہے دندوت بارمبارا

سچ پھر پرم پُرش کے پاس گیا اور جھک کر آداب عرض کیا۔

اہو سچ گس اہواں آؤ ، سو ہم سوں تم سبد سناؤ
پرم پُرش نے سچ سے پوچھا کہ کس کارن سے آئے ہو، سو مجھے بتاؤ۔

کہو سچ تب دھرم کی باتا، جو کچھ دھرم کہی وکھیاتا
تب سچ نے نرنجن کی گزارش سنا دی۔

آگیا پُرش دینہے تہی بارا، سُنو سچ تم بچن ہمارا
گرم اُدر آہے سب ساجا، سولے دھرم کرے نج کا جا
پنتی کرے گرم سو جائی، مانگ لینی تہیہ ماتھ نوئی

عدلی عدل نے سچ کو ہدایت کی کہ کرم کے پیٹ میں تعمیر کا سارا ساز و سامان موجود ہے۔ تم نرنجن کو کہو کہ گرم کے پاس جا کر گزارش کرے اور اس سے وہ سامان مانگ لے۔

گئے سچ پُنی دھرم کے پاسا، آگیا پرش کینہے پرگاسا
پنتی کرو گرم سے جائی ، مانگ لیہو تہی سیس نوئی
جائے کرم ڈگ سیس نو اوہو، کرہیں کرپا بہت تب پاوہو

سچ نے نرنجن کے پاس جا کر پرم پُرش (عدلی عدل) کا فرمان سنایا اور کہا کہ اپنے بھائی گرم کے پاس جا کر التجا کرنا اور اُس سے تعمیر کا سامان مانگ لینا وہ بخوشی تمہیں دے دیگا۔

چل بھو دھرم ہرش تب باڑو، منہیں کین گُمان آتی گاڑو
جائے گرم کے سَنمکھ بھییو، دنڈ پرنام ایک نہ کیو
آمی سوزوپ گرم سکھائی، تپت نہ تن کو آتی شتائی
کر گُمان دیکھیو جب کالا، گرم دھیر آتی ہے بل والا
بارہ پالنگ گرم شریا، چھے پالنگ دھرم بل ویرا
دھاوے پُھوں دشا رہے رسائی، کیہ وِھی لیجے اُتپتی بھائی
کینہو روش کوپی دھرم دھیرا، جائے گرم کئے سَنمکھ بھیرا
کینہو کال سیس نخ گھاتا، اُدرتے نکسے پون اگھاتا
تین سیس کئے تینہو انشا، برہما وِشنو مہیشور بَشٹا

پانچ تھو دھرتی آکاشا، چندر سوریه اڈگن رہیواسا
نسر یو نیر اگن ششی سورا، نسر یو تھ ڈھاکن مہہ استھولا
چھینا سیس گرم کو جب ہی، چلے پرسو ٹھانو پنی تب ہی
جب ہی پرسو بوند جل دینہا، انچاش کوٹ پرتھوی کو چینہا

نرنجن بڑے ہی غرور کے ساتھ گرم کے پاس پہنچا اور وہاں نہ تو اُن کو آداب عرض کی اور نہ ہی
کسی طرح کی کوئی التجا کی۔ لیکن گرم جی پرسکون تھے۔ انہیں غصہ نہیں آیا نرنجن نے دیکھا کہ گرم تو
بہت طاقتور ہے۔ اُن کا جسم اُس سے دگنا تھا۔ نرنجن طیش میں آکر اُن کے چاروں طرف دوڑنے لگا
اور سوچنے لگا کہ کیسے اُن سے تعمیر کا سامان ہتھیا لوں۔

اُس نے نائنن سے اُن کے سر پر حملہ کیا اور تین سر کاٹ کر کھالے۔ پھر اُن کے پیٹ سے
پانچ عناصر زمین (دھرتی) آسمان (آکاش) سورج، چاند ستارے وغیرہ سب لطیف شکل سے
نکالے۔ سب سامان لے کر نرنجن خلاء میں آیا اور تعمیر کر ڈالی۔ لیکن یہ سب بے جان کائنات تھی۔

گرم نے کہا

آد گرم رہ لوک منجھارا، تن پنی دھیان پُرش انوسارا
نرنکار کینہو بریایا، کال کلا دھر موپہس آیا
اُور پدار کینہہ اُن مورا، آگیا جان کینہہ نہہ تھوڑا
اُدھر گرم جی نے عدلی عدل سے مراقبہ (دھیان) میں کہا کہ نرنکار نرنجن (آدم) نے طاقت کا
استعمال کر کے میرا پیٹ پھاڑا ہے لیکن آپ کی آگیا (حکم) جان کر میں نے اُسے کچھ نہیں کہا۔

عدلی عدل نے کہا

پُرش آواز کینہہ تیبہ بار، چھوٹ وہ آہے تمہارا
آہی یہی بڑن کی ریتی، اوگن ٹھانو کرہیں وہ پریتی
پرُم پُرش (عدلی عدل) نے کہا کہ وہ تمہارا چھوٹا بھائی ہے اور بڑوں کا طور طریقہ یہی ہونا
چاہئے کہ چھوٹے چاہے دنگا فساد بھی کریں، انہیں معاف کر دینا چاہئے، ان سے پریم کرنا چاہئے۔



نرنجن (آدم) کی پھر عبادت

پُرش دھیان پنی کینہہ نرنجن، یگ انیک کئے سنیم
سوارتھ جان سیوا تن لائی، کر رچنا بیٹھے پچھتائی
دھرم رائے تب کینہہ بچارا، کیسے لو ترہ پور وستارا
سورگ مرتیو کینہوں پاتالا، پنا بیج کم کچے خیالا
کون بھانتی کس کرب آپائی، کبھی ودھی رچوں شریر بنائی
کرسیوا مانگوں پنی سوئی، تہوں پُر جیوت میرو ہوئی
ایک پاؤں تب سیوا کیو، چوسٹھ یگ لوں ٹھاڑے رہیو

نرنجن نے تین لوک بنا دیئے، جنت، تحت الشری (دوزخ) اور عالم فانی کی تعمیر تو کر ڈالی لیکن
سوچا کہ تین لوک کا پھیلاؤ کیسے کروں۔ کیونکہ بیج نہیں ہے، اس لئے جسموں کی تخلیق بھی نہیں ہو سکتی
پھر یہ تو قوت حیات کے بغیر بے جان دُنیا ہے، اس میں مخلوق نہیں ہے، جیسے امر لوک میں ہنس ہیں
ویسے اس میں نہیں ہیں۔ یہ سوچکر نرنجن نے پھر ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر خلاء میں 64 گیوں
(زمانوں) تک عدلی عدل (پرُم پُرش) کی یہ سوچ کر پرستش کی کہ جاندار ہو کر یہ تین لوک میرا ہو
جائے یعنی اُس وقت تک تین لوک بے جان و بے حرکت تھا۔

دیاندھی ست پُرش صاحب، بس سسیوا کے بھئے
بہوری بھاشیو سچ سیتی، کہا اب یاچت نئے
جاہو سچ نرنجن پہس، دیو جو کچھ مانگئی
کرے رچنا پُرش بچنا، چھل متا سب تیاگئی

پرُم پُرش (عدلی عدل) نرنجن کی عبادت سے متاثر ہوئے اور سچ کو اُس کے پاس بھیجا کہ جو
کچھ وہ مانگتا ہے اُسے دے دینا اور کہنا کہ وہ مکر فریب کو چھوڑ کر معمول پسندی سے تعمیر کرے۔

چلے سچ سر نائے، کبہیں پُرش آگیا کیو
تہواں پنچے جائے، جہاں نرنجن ٹھاڑ رہو
پرُم پُرش کافر مان پا کر سچ نرنجن کے پاس آئے

دیکھت سَچ دھرم ہر شانہ ، سیوا بس پُرش تب جانا
نرنجن نے جب سَچ کو آتے دیکھا تو جان گیا کہ پرم پُرش سیوا سے خوش ہو گئے ہیں۔

تبے سَچ اُس بھاشے لینہا، سُو دھرم تو ہے پُرش سب دینہا
گرم اُدر سو جو کچھو آوا، سو تو ہے دین پُرش فرماوا
تین لوک راج تو ہے دینہا، رچنا رچھو ہو ہو جن بھینا

کہے سَچ سُنھو دھرم رانیا، کبھی کارن اب سیوا لایا
سَچ نے کہا ہے نرنجن (آدم) تمہیں پرم پُرش نے تین لوک کا راج (حکومت) دیا۔ گرم کے پیٹ سے جو
نکالا، وہ بھی تم نے لے لیا، اب کیوں عبادت کر رہے ہوں؟

تبے نرنجن بنتی لائی، کیسے رچنا رچوں بنائی
پُرشمیں کہو جوری یگ پانی، میں سیوک دُتیا نہہ جانی
پُرش سو بنتی کرو ہمارا، دیجے کھیت بیج نچ سارا
میں سیوک دُتیا نہہ جانو، دھیان پُرش کا نس دن آنو

نرنجن نے کہا کہ بیج ہی نہیں ہے تو کائنات کی تخلیق کیسے کروں۔ اس لئے بیج دواور رُوچیں بھی
دو، جن پر میں حکومت کر سکوں۔

سَچ کہو پنی پُرشمیں جائی ، جس کچھو کہو نرنجن رائی
سَچ نے پرم پُرش (عدل عدل) کے پاس جا کر نرنجن کی گزارش بیان کر دی۔

اچھا کین پُرش تہی بار، اشننگی کنیا اُپچارا
اَشٹ باہو کنیا ہوئے آئی، بائیں انگ سو ٹھاڑ رہائی
ماتھ نائی پُرش سو کہی، اہو پُرش آ گیا کس اہی

عدل عدل نے تب خواہش کر کے ایک ایسی لڑکی حوا (آدِشکتی) کو پیدا کیا جس کے آٹھ بازو تھے۔ آدِشکتی نے
عدل عدل سے پوچھا کہ اُس کو کیوں بنایا گیا ہے۔

تمہیں پُرش بچن پرگاسا، پُتری جاہو دھرم کے پاسا

دیہوں وِست سو لیہو سَمہاری، رُچھو دھرم مل اُتپتی واری
دینہو بیج جیو پُنی سوئی ، نام سوہنگ جیو کر ہوئی
جیو سوہنگم دُسر ناہیں، جیو سو اَنش پُرش کو آہیں

عدل عدل نے اُسے بے شمار روہیں دیتے ہوئے کہا ہے پُتری مانسورور میں نرنجن کے پاس یہ
رُوہیں لے کر جاؤ اور اُس کے ساتھ ملکر سچی کائنات کو وجود میں لاؤ۔ سوہنگ رُوہ کا ہی نام ہے اور
یہ عدل عدل کا ہی جُج ہے۔

پُرش سیوا وِش بھئے تب اشننگیں دینہہ ہو
مانسورور جاہو کہیہا دیہو دھرمیں چنہہ ہو
اشنگی کنیا ہتی جیہیں رُوپ شوہا اتی بنی
جاہو کنیا مانسورور کرہو رچنا اتی گھنی

خدمت سے متاثر ہو کر ہی عدل عدل نے اشننگی (حوا) کو رُوہیں دے کر نرنجن کے پاس مانسورور میں بھیجا۔
چوراسی لاکھ جیو، مُول بیج تہی سنگ دے
رچنا رچھو جیو ، کنیا چلی سر نائے کے
عدل عدل نے حوا کو جیو آتما نہیں دیتے ہوئے کہا کہ سچی کائنات کو وجود میں لانا (یعنی روہوں
کو جسموں میں ڈالنے کی اجازت نہیں دی) آدِشکتی حوا عدل عدل کو آداب عرض کر چل پڑی۔

یہ سب دینہو آدِ گُماری، مانسورور چل بھئی ناری
تت چھن پُرش سَچ ٹیراوا، دھاوت سَچ پُرش پہن آوا
جاہی سَچ دھرم یہہ کہیو، دتہی وِستو جس تُم چہیو
مُول بیج تُم پہن پٹھاوا ، کرہو سرشٹی جس تم من بھاوا
مانسورور جائے رہا ہو ، تاتے ہوئی ہیں سرشٹی اُراہو

جب آدِشکتی مانسورور کو چلی تو پرم پُرش (عدل عدل) نے فوراً سَچ کو بلا کر کہا کہ نرنجن کے پاس جا کر کہو کہ جو چیز
تم نے چاہی تھی، سو تمہیں دے دی ہے۔ مُول بیج تم تک پہنچا دیا ہے اب مانسورور کو جاؤ اور کائنات کو وجود میں لاؤ۔

چلے سَچ تہواں تب آئے ، دھرم دھیر جس ٹھاڑ رہائے
کہو سُو بچن پُرش کو جب ہی ، دھرم رائے سر نائیو تب ہی

پرم پُرش کی ہدایت پاکر سچ زنجن کے پاس آئے اور پرم پُرش (عدلی عدل) کا فرمان سنایا۔

پُرش بچن سُن تب ہی گاجا، مانسروور آن برِاجا
آوت کامنی ویکھو جب ہی، دھرم رائے من ہر شیو تب ہی
کلا انت انت کچھوناہیں، کال مگن ہو زرخ تانہی
زرخ دھرم سُو بھییو اُدھیرا، انگ انگ سب زرخ شریرا
دھرم رائے کنیا کہہ گراسا، کال سبھاؤ سنو دھرم داسا

پرم پُرش کی ہدایت سن کر زنجن مانسروور آ کر بیٹھ گیا۔ جب اُس نے حوالیٰ آدھنتی کو آتے دیکھا تو بڑا خوش ہوا۔ آدھنتی بے شمار فن اور خوبصورتی کا مجسمہ تھی زنجن اُسے دیکھ کر اس پر فدا ہوا اور پُرشہوت ہو گیا۔ اُس نے شکتی کو ایک ہاتھ سے پاؤں اور دوسرے ہاتھ سے سر کی طرف سے پکڑا اور نکل گیا۔ تب سے اُس کا نام کال پُرش یعنی موت کا فرشتہ (کال زنجن) پڑ گیا۔

کیو گراس کال انیائی، تب کنیا چت وسے لائی
تت چھن کنیا کینہہ پُکارا، کال زنجن کینہہ آہارا
جیسے ہی زنجن نے اُسے نکلا، اُس نے عدلی عدل سے پُکار کی اور کہا کہ کال زنجن (فرشتہ قضا) نے مجھے کھالیا ہے۔

تب ہی دھرم سچ لگ آئی، سچ شونیہ تب لینہہ چھڑائی
پھر زنجن سچ کے پاس گیا اور اُسے بھی وہاں سے بھگا دیا۔ کیونکہ گہری عبادت کرنے کی وجہ سے اُس میں بہت طاقت آگئی تھی۔

پُرش دھیان گرم اٹوسارا، مومن کال کینہہ ادھیکارا
تین شیش مُم پھچھن کینہہ، ہو ست پُرش دیا بھل چھینہو
یہی چرت پُرش بھل جانی، دینہو شاپ سو کہوں بکھانی
لُچھ جیو نت گراسن کرہو، سوا لُچھ نت پرتی بسترہو

پرم پُرش کو دھیان آیا کہ اس نے پہلے بھی میری ہدایت کے اُلٹ گرم سے غلط برتاؤ کرتے ہوئے اُس کا پیٹ پھاڑ کر پانچ عناصر کا بیج نکالا تھا اور اب اس نے آدھنتی کو نکل لیا ہے۔ یہ حرکتیں عدلی عدل کو بُری لگیں۔ انہوں نے زنجن کو بددعا دے دی اور کہا کہ تُو ایک لاکھ انسانوں کو روز نکلے گا

تو بھی تیرا پیٹ نہیں بھرے گا اور سوا لاکھ روزانہ پیدا کرے گا۔

پُنی کینہہ پُرش تَوان، تہیہ چھن میٹ ڈارو کال ہو
کٹھن کال کراں جیون، بہت کرائی بے حال ہو
یہہ میٹ سَکھے مٹے ہیں، بچن ڈول اڈولساں

عدلی عدل نے سوچا کہ میں کال پُرش کو مٹا دیتا ہوں کیونکہ یہ تو مخلوق کو بڑا کشت (دُکھ) دے گا۔ لیکن پھر خیال آیا کہ میں نے اسے 17 چوکڑی اسنکھیہ گیوں کی حکومت بخشی ہے، اگر اسے مٹا دیا تو ایک تو میرا قول قرار ٹوٹ جائے گا۔ اس کے علاوہ سبھی 16 پُتروں کو ایک ہی نال میں پرویا ہے۔ اگر ایک کو مٹا لیا تو سبھی مٹ جائیں گے۔

ڈولے بچن ہمار، جو اب میٹا دھرم کو
بچن کرو پرتپال، دلش مور اب نہ لہنیں

زنجن کو دیئے گئے قول کے کٹ جانے کا خیال آتے ہی انہوں نے اُسے مٹانے کا ارادہ ترک کر دیا لیکن اُسے دعائے بددے دی کہ اب تُو میرے دلش نہیں آسکے گا۔ میرا درشن نہیں کر سکے گا۔

جوگ جیت کہیں تہی ہلاوا، دھرم چرت سب کئی سمجھایا
جوگ جیت تُم بیگ سدھارو، دھرم رائے کو مار نکارو
مانسروور رہن نہ پاوے، اب یہہ دیس کال نہہ آوے
دھرم کے اُدر ماہیں ہے ناری، تاسو کہو نج شبد سمہاری
اُدر پھاڑ کے باہر آوے، کرم اُدر ودار پھل پاوے
دھرم رائے سوں کہو دلوئی، وہ نار اب ٹمہری ہوئی
جا کر رہو دھرم وہ دیشا، سورگ مرتیو پاتال زریشا

پرم پُرش عدلی عدل نے جوگ جیت (کبیر صاحب) کو بلایا۔ حقیقت میں پرم پُرش خود ہی جوگ جیت تھے۔ انہوں نے خود کو بلو کر گیانی پُرش (صاحب عقل بشر) کبیر صاحب کو نکالا اور کہا کہ زنجن کو مانسروور سے نکال دو۔ اب وہ میرے مُلک میں کبھی نہیں آئے گا۔ اُسکے پیٹ میں آدھنتی ہے، اُس سے کہنا کہ میرا دھیان کر کے اُسکے پیٹ کو پھاڑ کر باہر آ جائے تاکہ زنجن نے جو گرم کا پیٹ پھاڑا تھا۔ اُسے بھی اُسکا پھل مل جائے اور زنجن سے کہنا کہ وہ عورت اب

تمہاری ہوگئی، تم نے جہاں جت، دوزخ اور عالم فانی کی تعمیر کی ہے وہیں جا کر رہو۔ تب سے ہی نرا کارتین لوک شنیہ وجود میں آیا۔

جوگ جیت چل بھئے سرنائی، مانسروور پہنچے جانی
جوگ جیت کو دیکھا جب ہی، اتی بھو کال بھینکر تب ہی
پوچھا کال کون تُم آہو، کون کالج تم یہاں سدھاہو
پریم پُرش کو آداب عرض کر کے جوگ جیت مانسروور میں آئے۔ جب نرنجن نے جوگ جیت کو
دیکھا تو بڑے غصے میں آگیا، قہر آلود ہو کر اُس نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اور یہاں کیوں آئے ہو؟
جوگ جیت اُس کہے پُکاری، اہو دھرم تُم گریو ناری
آگیا پُرش دینہ یہ موہی، اپتے بیگ نکارو توہی
جوگ جیت کنیا کو کہیا، ناری کاہے اُدر میں رہیا
اُدر پھار اب آوہو باہر، پُرش تیج سمرو توہی ٹھاہر
جوگ جیت نے کہا کہ تم نے آشتی کو نگل لیا ہے اور پریم پُرش کی ہدایت پر میں یہاں آیا ہوں
اور تمہیں یہاں سے نکالنا ہے۔ تب جوگ جیت نے حوا سے کہا کہ اس کے پیٹ میں کیوں بیٹھی ہو؟ پریم
پُرش کا دھیان کر کے اس کا پیٹ پھاڑ کر باہر آ جاؤ۔

سُن کے دھرم کرو دھ اُرجیو، جوگ جیت سو سمنکھ بھریو
جوگ جیت تب کینہے دھیانا، پُرش پرتاپ تیج اُر آنا
پُرش آگیا بھئی تیہ کالا، ماروں سرتی لار کرا لا
جوگ جیت پُنی تیسو کینہا، جس آگیا پُرش تیہ دینہا
یہ سُن نرنجن قہر آلود ہو کر لڑنے کیلئے جوگ جیت کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ جوگ جیت نے تب عدلی
عدل کا دھیان کر کے اُن کے نور کو حاصل کیا اور نرنجن پر دھیان پھینکا جس سے وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

گہی بھجیا پھنکار دینہو، پریو لوک تے نیار ہو
بھیو تراست پرش ڈرتے، بہور اُٹھیو، سمہار ہو

نرسی کنیا اُدرتے، پُنی دیکھ دھرمی اتی ڈری
اب نہہ دیکھوں دیس وہ، کہو کون ودھی کہواں پری
تب جوگ جیت نے اس کو بازو سے پکڑا اور گھما کر اُسے امر لوک سے نیچے خلاء (شونیہ) میں پھینک
دیا۔ وہاں جوگ جیت کے ڈر سے سمبھل کر اُٹھا اور اس کے پیٹ سے کنیا باہر نکل آئی۔ نرنجن کو دیکھ کنیا
ڈرنے لگی اور سوچنے لگی کہ یہاں کیسے آگئی اب اُس مُلک میں نہیں جا پاؤں گی۔
کامنی رہی سکائے، تراست کال ڈر ادھیکا
رہی سو سیس نوائے، آس پاس چتوت کھڑی
آشتی (حوا) کال نرنجن (آدم) سے ڈرنے لگی اور سر جھکا کر پاس میں ہی کھڑی ہو گئی۔

آدم نے کہا

کہے دھرم سنو آدم گماری، اب جنی ڈرپو تراست ہماری
پُرش رچا توہی ہمرے کاجا، اک مت ہوئے کرہو اُپراجا
ہم ہیں پُرش تمہیں ہو ناری، اب جنی ڈرپو تراست ہماری
نرنجن نے شکتی سے کہا ہے کماری! مجھ سے مت ڈرو۔ عدلی عدل (پریم پُرش) نے تمہیں میرے
کام کیلئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے اب دونوں مل کر حکومت کرتے ہیں۔ میں مرد ہوں اور تم میری
عورت ہو۔ مجھ سے مت ڈرو۔

حوا (آشتی) نے کہا

کہے کنیا کیسے بولہو بانی، بھراتا جیٹھ پرتھم ہم جانی
کنیا کہے سُو ہو تاتا، ایسی ودھی جنی بولہو باتا
اب میں پُتری بھئی تمہاری، تاتے اُدر مانجھ لیو ڈاری
جیٹھ بندھو پرتھم کے ناتا، اب تو اہو ہمارے تاتا
نزل درشتی اب چتو ہو موہی، نہہ تو پاپ ہوئے اب توہی

آدِ شکتی نے کہا کہ یہ کیسی بات بول رہے ہو۔ پہلے ناطے سے تو تم میرے بڑے بھائی ہو چکے ہو۔ کیونکہ پرم پُرش کے بچے ہیں ہم اور دوسرے ناطے سے میں تمہاری بیٹی ہو گئی ہوں کیونکہ تم نے مجھے پیٹ میں ڈال لیا تھا اور وہیں سے میں نکلی ہوں۔ اس طرح تم میرے باپ ہو گئے ہو۔ اب تم مجھے پاک صاف نظر سے دیکھو ورنہ تم گنہگار ہو جاؤ گے۔

آدم نے کہا

کہے نرنجن سُو بھوانی، یہہ میں تو ہے کہوں سہیدانی
پاپ پُن ڈر ہم نہہ ڈرتا، پاپ پُنیہ کے ہم ہی کرتا
پاپ پُنیہ ہم ہی سے ہوئی، لیکھا مور نہ لے ہے کوئی
پاپ پُنیہ ہم کرم پیارا، جو باجھے سو ہوئے ہمارا
تاتے تو ہی کہوں سمجھائی، سیکھ ہمار لو سیس چڑھائی
پُرش دین تو ہے ہم کہیں جانی، مانہو کہا ہمار بھوانی
نرنجن (آدم) نے کہا کہ میں نیکی بدی سے نہیں ڈرتا ہوں۔ کیونکہ نیکی بدی کو بنانے والا میں ہی ہوں۔ میرے نیک و بد اعمال کا حساب لینے والا کوئی نہیں ہے اور آگے بھی میں نیک و بد اعمال کا جال ہی پھیلاؤں گا اور جو ان میں الجھ جائے گا وہ کہیں نہیں جا پائے گا اور ہمارا ہی ہو کر رہ جائے گا۔

وہنی کنیا سُن اُس باتا، اک مِت ہوئے دوئی رنگ راتا
ہرس وچن بولی مدھو بانی، ناری نیچ بڈھی رتی ودھی ٹھانی
رہس وچن سُن دھرم ہرشنا، بھوگ کرن کو من میں آنا
آدِ شکتی تب ہنستے ہوئے اُس کے ساتھ ہم خیال ہو گئی۔ اُس کی بات مان لی اور میٹھی بولی بول کر کوئی گپت بات کہی اور نرنجن کے ساتھ رہنے کا ارادہ کر لیا۔

بھگ نہ کنیا کے ہتی ، اُس چرت کینہہ نرنجنا
نکھ گھات کئے بھگ دوار تَت چھن ، گھاٹ اُتپتی گنجنا

نکھ ریش شونت چلا، تھوں کو سب خاص ارنھنی
آدِ اُتپتی سنہو دھرم، کوئی نہ جانت جَم منی
تریہ دار، کینی رتی تہے ، بھئے برہما وشنو مہیش ہو
جیٹھے ودھی وشنو لگو تہی ، تیجے شمشو سیش ہو
اُتپتی آدِ پرکاش ، یہہ ودھی تہی پرنگ بھو
کینہو بھوگ ولاس ، اک مت کنیا کال ہوئے
تہی پیچھے ایسا بھو لیکھا، دھرم داس تم کرو وویکا
اگنی پون جل مہہ اکاشا، گرم اُدرتے بھییو پرکاشا
پانچوں انس تا ہے سن لینہا، گُن تینوں سیسن سوں کینہا
یہہ ودھی بھئے تو گُن تینوں، دھرم رائے تب رچنا کینو

صاحب دھرم داس سے کہتے ہیں کہ کرم جی کے پیٹ سے پانچ عناصر (تھو) نکالے تھے اور کرم جی کے تین سر نرنجن نے کھائے تھے۔ انہیں سے تین گُن (خاصیت) رجوگن یعنی خواہش نفسانی (برہما جی، میکائل) ستوگن یعنی اعلیٰ کردار (وِشنو جی، جبرائیل) اور تموگن یعنی صفت فنا (شو جی، اسرائیل) پیدا ہوئے۔ پانچ عناصر یعنی آگ، ہوا، پانی، زمین اور آسمان اور تین گُنوں (خاصیتوں) رجوگن، ستوگن اور تموگن سے ہی نرنجن نے سب تخلیق کی۔



کال جو کیئے الکھ نرنجن ، چاروں ویدن گائی ہو
یہہ مت سے سب دُنیا اُرجھی، پاپ پُنیہ بھگنائی ہو

تری دیو (تین دیوتاؤں) کی پیدائش

گن تِٹ سُم کر دیوہیں دینہا، آپن اَنس اُپن کینہا
 یوند تین کنیا بھگ ڈارا، تا سنگ تینوں اَنس سُدھارا
 پانچ تو گن تینوں دینہا، یہہ ودھی جگ کی رچنا کینہا
 پرہتم یوند تے برہما بھو، رَج گن پنچ تو تہی دیو
 دو جو یوند بسو جو بھو، ست گن پنچ تو تن پپو
 تہی یوند رُودر اُتپانے، تم گن پنچ تو تہی سانے
 پنچ تو گن تین خمیرہ، تینوں جن کو رچو شریا

تین گن (وصف) اور پانچ تو (عناصر) کو ملا کر نرنجن نے اپنے بیٹے پیدا کئے اور اس طرح پانچ تو (عناصر) اور تین گن (وصف) دیکر دُنیا کی تخلیق کی۔ پہلے رجوگن (خواہش نفسانی) کے ساتھ پانچ تو (عناصر) دیئے۔ جس سے میکال یعنی برہما جی ہوئے اور ستوگن (نیک اعلیٰ کردار) کے ساتھ پانچ عناصر دیئے تو جبرائیل یعنی وشنو جی ہوئے اور تموگن (صفت فنا) کے ساتھ پانچ عناصر دینے سے اسرائل یعنی شوجی وجود میں آئے۔ اس طرح تینوں جسموں کی تخلیق پانچ عناصر اور تین گن، وصف یا خاصیت سے کی گئی۔

کہے دھرم کامنی سُن بانی، جو مین کہوں لیہو سومان
 جیو پنچ آہے تو پاسا، سو لے رچنا کرہو پرکاشا
 کہے نرنجن مئی سنو رانی، اب اس کرہو آد بھوانی
 ترے سَت سونپ تو ہے دینا، اب ہم پرش سیوا چت لینہا
 راج کر ہو تم لے تہوں دارا، بھید نہ کہیو کاہو ہمارا
 مور درش ترے سَت نہ پے ہیں، جو موہے کھوجت جنم سرے ہیں

اکیسو مَتا درڑیہو جانی، پرش بھید نہ پاوے پرانی
 ترے سَت جہیں ہو ہیں بدھیوانا، سندھو منتھن دے پٹھو ندانا

نرنجن نے کہا کہ روح اور پنچ تمہارے پاس ہے اور یہ تینوں بیٹے بھی تمہیں سونپتا ہوں۔ اب میں نرا کارشیپہ (روپ) میں خلاء میں سما جاؤں گا اور من بن کر ہر انسان کے ساتھ رہوں گا اور تم تینوں بیٹوں کے ساتھ حکومت کرنا اس کے ساتھ ہی نرنجن نے کہا کہ تم میرا بھید کسی کو نہیں بتانا۔ میرے ان تینوں بیٹوں میں سے کوئی بھی میرا دیدار (درشن) نہیں کر سکے گا۔ چاہے مجھے کھوجنے میں اپنی پوری زندگی ہی کیوں نہ گنوا دے اور یہ بھی دھیان رکھنا کہ کوئی بھی میرا بھید نہ جان پائے۔ جب یہ تینوں بڑے ہو جائیں تو انہیں سمندر منتھن (بلونے) کیلئے بھیج دینا۔



من ہی سرورپی دیو نرنجن، تو ہی رہا بھرمائی!
 پانچ پچیس تین کا پنچڑا، جا میں تو ہی راکھا بھرمائی

نرنجن یعنی آدم من بنکر پوشیدہ ہوا

کہو بہت بچھائے دیوہی ، گپت بھئے تب آہی ہو
 شنیہ گکھائی نواس کینہو' بھید لہہ کو تانی ہو
 وہ گپت بھا پئی سنگ سبکے، من نرنجن جانے
 من پُرش دھیان اُپھید دیوے، آپو پرگٹ آنے
 نرنجن (آدم) گپت (پوشیدہ) ہو کر خلاء میں سا گیا اور من کی شکل میں سب کے ساتھ ہو گیا۔
 یہی من عدلی عدل (پرم پرش) کا مراقبہ نہیں کرنے دیتا اور اُلفت دُنیا میں بھٹکا تارہتا ہے۔
 جیو ستاوے کال' نانا کرم لگائے کے
 آپ چلاوے چال' کشٹ دے پئی جیو کو
 کال خود ہی چال چل کر انسانوں سے کام (عمل) کرواتا ہے اور پھر خود ہی انہیں دکھ دیتا ہے۔



تردیووں (میکائل، جبرائیل، اسرائیل) نے کیا سمندر منتھن

ترے بالک جب بھئے سیانے ، پٹھئے جھنی سندھو متھانے
 بالک ماتے کھیل کھلاری ، سندھو منتھن نہہ گئے اکھاری
 تہی انتر اک بھییو تماسے سو چرتز یوجھو دھرم داسا
 دھانیو یوگ نرنجن رائی ، پون ارنجہ کینہہ بیوتائی
 تیاگو پون رہت پئی جب ہی ، نکسیو وید سواس سنگ تہی
 سواس سنگ آئیو سو ویدا' وِلا جن کوئی جانے بھیدا
 اُستی کینہہ وید پئی تاہاں، آگیا کا موہی نرگن ناہاں
 کہیو جائے کرو سندھو نواسا، جیہی بھینے جیہو تہی پاسا
 اُٹھی آواز روپ نہہ پیکھا، جوتی اگم دکھلاوت بھیکھا
 چلیو وید تہواں کو جائی، جہواں سندھو رچا دھرم رائی
 پنچے وید تب سندھو منجھارا' دھرم رائے تب یکتی وچارا
 گپت دھیان دیوہیں سمجھاوا، سندھو منتھن کہیں کس ولماوا
 پٹھوہو بیگ سندھو ترے بارا، دُٹھے سوچو بچن ہمارا
 بیور آپ پئی سندھو سمانا، دیوی کینہہ متھن انومانا
 تہیوں بالک کو کہا سمجھائی ، آسش دے پئی تہاں پٹھائی
 جیہو وستو سندھو کئے ماہیں ، جاہو بیگ تہیوں ست تاہی
 چلی بھو برہما مان سکھاہی ، دوئی لہورا پئی پاچھے جائی

جب تینوں بچے کچھ جوان ہوئے تو ماں نے کہا کہ سمندر منتھن (بلونے) کیلئے جاؤ، لیکن بچے
 کھیلنے میں مست رہے، وہاں نہیں گئے۔ اسی دوران نرنجن نے ایک تماشہ کیا۔ اس نے یوگ (حصول
 نجات کا ایک عمل) سے ہوا کو پیدا کیا اور جب اُس کو چھوڑا تو سانسوں کے ساتھ ویدوں کی عبارت
 باہر نکلی۔ یعنی نرنجن نے ہوا میں ہی ویدوں کے لفظ ظاہر کئے۔ کوئی لکھی ہوئی کتاب کی شکل میں نہیں
 اس بھید کو کوئی خاص ہی جانتا ہے۔ وید نے نرنجن کی تعریف کی اور اجازت مانگی۔ نرنجن نے کہا جاؤ

گپت بھو ہے سنگ سب کے !
 من ہی نرنجن جانے !!

اور سمندر میں سما جاؤ، جب سمندر بلونے کا عمل شروع ہوتا ہے تو تمہیں پائے۔ اُسی کے پاس چلے جانا۔
 زرنجن نے یہ تذکرہ غیبی آواز سے کیا۔ روشنی دکھائی۔ لیکن وید نے اس کی شکل نہیں دیکھی۔ اسی لئے
 وید اُس بے جسم (نرکار) کے بارے میں کہتا ہے کہ میں بھی اُس کا پورا بھید نہیں پاسکا ہوں۔ تو جب
 وید چلے گئے تو زرنجن نے نور پیدا کیا اور اُسے بھی سمندر میں سمانے کو کہا۔ پھر نور کے بعد زہر پیدا
 کر کے اُسے بھی سمندر میں سمانے کو بھیج دیا۔ وید جب سمندر میں سما گئے تو زرنجن نے مراقبہ (دھیان)
 میں آدھشتی یعنی حوا کو کہا کہ سمندر بلونے کے عمل میں دیری کیوں ہو رہی ہے۔ ہماری ہدایت پر
 دھیان دو اور جلدی سے تینوں بیٹوں کو سمجھا کر اور نیک دُعا دے کر سمندر بلونے کیلئے بھیجو۔ تب آدھشتی
 نے تینوں کو سمجھا کر اور نیک دُعا دے کر سمندر بلونے کیلئے روانہ کرتے ہوئے کہا کہ سمندر کے اندر
 کوئی چیز ہے۔ جلدی جاؤ۔ بڑا بھائی ہونے کے ناطے برہما بڑی عزت کیساتھ آگے آگے چلے جبکہ
 دونوں چھوٹے بھائی وشنو (جبرائل) اور شوبھی (اسرائل) پیچھے پیچھے ہوئے۔

گئے سندھو کے پاس ، بھئے ٹھاڑ تینوں جئے

گیٹی مٹھن پرکاس ، ایک ایک کو زکھ ہیں

تینوں بیٹے سمندر کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے اور ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے سمندر بلونے
 کا عمل شروع کرنے کے بارے سوچنے لگے۔

تینوں کینہہ منتھن تب جائی، تین و ستو تینوں جن پائی

برہما وید تیج تہی چھوٹا، لہوڑا تاسو ملے وش کھوٹا

بھیٹ و ستو تر یہ تینوں بھائی، چلی بھئے ہرش گہت جہس مائی

ماتا پہس آئے تر یہ بار، نج نج و ستو پرگٹ انوسارا

ماتا آگیا کینہہ پرکاسا، راکھو و ستو تم نج نج پاسا

جب منتھن (بلونے کا عمل) کیا تو تینوں کو تین چیزیں ملیں۔ برہما کو وید ملے، وشنو کو نور (تیج)

ملا اور شوبھی کو زہر ملا۔ تینوں چیزیں لے کر تینوں بھائی بڑے خوش ہو کر ماما کے پاس آئے۔ ماما نے
 کہا کہ جو چیز جسے ملی ہے وہ اپنے پاس رکھ لے۔

پُنی تم منتھو سندھو کہس جائی ، جو جے ملے لیہو سو بھائی
 کینہہ چرت اس آد بھوانی ، کنیا تین کینہہ اُتپانی
 کنیا تین اُتپانیو جہی ، انس وار مہس نائیو سہیں
 چٹھو سندھو ماہیں پُنی تاہیں ، تر یہ ست مرم سو جانت ناہیں
 پُنی ترن منتھن سندھو کو کینہہ ، بھینٹو کنیا ہرشت ہوئے لینہا
 کنیا تینہو لینہے ساٹھا ، آجنی کہس نائیو ماتھا
 سب ماتا کے آگے کینہہ ، ماتا بانٹ تہن کہس دینہا
 ماتا کہے سُنہو ست مورا، یہہ تو کاج بھئے سب تورا
 ایک ایک بانٹ تینہو کو دینہا، کرہو بھوگ اس آگیا کینہا
 ساوتری برہما تم لیہو ، بے لکشی وشنو کہس دیو
 پاروتی شکر کہس دینہی ایسی ماتا آگیا کینہی
 تینوں جن لینہی سرنائی ، دینہہ ادھا جس بھاگ لگائی
 پائی کامنی بھئے آندا، جس چکور پائے نچندا
 کام وی بھئے تینوں بھائی، دیو دیت دونوں اُچجائی
 دھرم داس پرکھو یہہ باتا، ناری بھنی ہتی سو ماتا

ماں نے بیٹوں سے کہا کہ تم دوبارہ سمندر بلونے کیلئے جاؤ اور جو جسے ملے، وہ اُسے اپنے پاس
 رکھ لے۔ اسی دوران شکتی (حوا) نے تین لڑکیوں کو پیدا کیا اور انہیں سمندر میں سمانے کو کہا۔ تینوں
 بیٹوں میں سے کسی کو بھی اس بھید کا پتہ نہیں چلا۔ جب تینوں نے پھر سمندر بلوایا تو تینوں لڑکیاں ملیں۔
 تینوں لڑکیوں کو لے کر سبھی ماں کے پاس آئے۔ ماں نے تینوں کو ایک ایک لڑکی دے دی اور انہیں
 اپنی بیویوں کے ساتھ مل کر رہنے اور اپنی اپنی خانہ داری بسانے کو کہا۔ ساوتری برہما جی کو دی۔ لکشمی
 وشنو جی کو اور پاربتی شکر جی کو دی۔ بیوی پا کر تینوں بھائی بڑے خوش ہوئے۔ جیسے چکور کورات کا چاند

میکائل کو دیا وید نے بھید

برہما وید پڑھن تب لاگا، پڑھت وید تب بھا اُوراگا
کہے وید پُرش اک آہی، ہے نراکار رُوپ نہ تاہی
شُنیہ ماہیں وہ جوت دکھاوے، چُوت دیہہ درِشٹ نہیں آوے
سورگ سیس پگ آ ہے پتلا، تیہہ مت برہما بھو متوالا
چُورائن کہے وشنو بُجھاوا، آہی پُرش موہیں وید لکھاوا
چُنی برہما شو سوں اُس کہئی، وید منتھن پُرش اک آہی

اُہے پُرش اک وید بتاوا، وید کہے ہم بھید نہ پاوا

اب برہمانے وید پڑھنے شروع کئے۔ وید سے اُس کو یہ بھید معلوم ہوا کہ ایک پُرش ہے، جو نراکار (بے جسم) ہے۔ جس کی کوئی شکل نہیں ہے، وہ خلاء (شونیہ) میں جوت دکھاتا ہے، اس کا سر جت (سورگ) میں اور پاؤں پاتال تک ہیں وید میں نرنجن نے اپنی ہی بات کی تھی پر پُرش (عدلی عدل) کا بھید نہیں دیا۔ یہ سب پڑھنے کے بعد برہما متوالا ہو کر وشنو کے پاس آیا اور اُسے کہا کہ وید مجھے ایک پُرش کے ہونے کی بات کہہ رہا ہے۔

تب برہما شو جی کے پاس آیا اور اُسے بھی یہ بات بتائی۔ برہمانے کہا کہ وید کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ایک پُرش ہے، پر ساتھ ہی وید یہ کہہ رہا ہے کہ میں اُس کا بھید نہیں جان پارہا ہوں۔

تب برہما ماتا پُہس آوا کر پرنام تب ٹیکے پاوا

ہے ماتا موہے وید لکھاوا، سرجن ہار اور بتلاوا

تب برہما ماتا کے پاس آیا اور تعظیم سے سر جھکا کر کہا کہ وید کہہ رہا ہے کہ کائنات کی تخلیق کرنے والا کوئی اور نراکار (بے جسم) پُرش ہے۔

میکائل نے کہا

برہما کہے جُفنی سُو، کہو کہاں گنت تمہار ہے
کچھ کر پا جتی موہے دُراو کہاں پتا ہمار ہے

مِل گیا ہو۔ ایسے ہی سب اپنی بیویوں کی صحبت میں کھو گئے اور خواہشِ شہوت میں محو ہو کر اپنی ازدواجی زندگی بسر کرنے لگے۔ جن سے دیوتاؤں اور شیطانوں کی پیدائش ہوئی۔ برہما اور وشنو جی سے دیوتاؤں کی اور شو جی سے شیطانوں (راکشسوں) کی پیدائش ہوئی۔ آگے چل کر شو جی نے ہی راکشسوں کو نوازشات بھی عطا کیں۔

ماتا بھور کہے سمجھائی، اب پھر سِندھو مٹھو تُم جائی

جو جیہے ملے لیہو سو جائی، اب جتی کرو ولمب تُم بھائی

ماں نے بیٹوں سے کہا کہ اب پھر سے تُم سمندر منتھن کیلئے جاؤ اور اب کی بار دیری نہ کرنا۔

تَریہ سُت چلے ماتھ نوائی، جو کچھ کہو کرب ہم جائی

مٹھو سِندھو، کچھو ولمب نہ کینا، نکسے چودہ رتن سو لینا

چودہ رتن کی نکسی کھانی، لے ماتا پُہس پنچے آنی

تہو بندھو ہرشت ہوے لیہنا، وشنو سُدھا پائیو ہر وِش دینہا

تینوں ماتا کو آداب عرض کر کے پھر سمندر بلو نے کیلئے چل پڑے۔ اب کی بار 14 رتن

کی کھان نکلی۔ اسے لے کر وہ ماں کے پاس آئے۔ تب اُس میں سے وشنو جی کو اُمرت اور شو جی کو زہر ملا۔



برہمانے ماں سے پوچھا کہ سچ سچ بتاؤ کہ تمہارا پتی کون ہے اور ہمارا باپ کہاں ہے۔

حوآنے کہا

کہے جَنّی سُو برہما، کوؤ نہیں جنک تمہار ہو
ہمیں تے بھی بے اُتیتی، ہمیں سب کین سمہار ہو
ماں نے کہا ہے برہما! تمہارا باپ کوئی نہیں ہے۔ مجھ سے ہی تمہاری آفرینش ہوئی ہے۔ اس
لئے میں ہی تمہاری ماں ہوں اور میں ہی تمہارا باپ ہوں۔

میکائل نے کہا

برہما کہے پُکار، سُو جَنّی تیں چت دے
کہت وید زروار، پُرش ایک سو گپت ہے
میکائل نے کہا۔ ہے ماں! دھیان سے سُو کلام میں آ رہا ہے کہ ایک پُرش ہے، جو پوشیدہ
ہے۔ میکائل نے ماں کو وید کا کلام دکھایا۔

حوآنے کہا

کہے اُدیا سُو برہم گُمارا، موسے نہیں کوؤ سرھٹا نیارا
سورگ مرتیو پاتال بنائی، سات سمندر ہم زرمائی
شکتی نے کہا کہ میں ہی خالق کائنات ہوں، میں نے ہی جنت، تحت الثریٰ (دوزخ)
عالم فانی وغیرہ لوک (دیش، مُلک) بنائے ہیں میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

میکائل نے کہا

مانا بچن تمہیں سب کینہا، پرہم گپت تم گس رکھ لینہا
جہے وید موہے کہے بُجھائی، اُلکھ زرنجن پُرش بتائی
اب تم آپ بنو کرتارا، پرہم کا ہے نہ کیا بچارا
جو تم وید آپ گتھ راکھا، سو گس تم اُلکھ زرنجن بھاکھا

آپے آپ، آپ زرمائی، کا ہے نہ گتھن کین تم مائی
اب موسن تم چھل جنی کرہو، سانچے سانچ سب کہی اُپر ہو
میکائل نے کہا کہ مان لیا یہ سب کائنات کی تخلیق تم نے ہی کی ہے۔ لیکن اگر ایسا تھا تو تم
نے ہم سے پہلے کیوں نہیں بتایا، اس بات کو چھپائے کیوں رکھا اور جب وید مجھ سے کہہ رہا ہے
کہ ایک پُرش ہے، آدم ہے، نرا کار ہے، نظر نہیں آتا اور تم کہہ رہی ہو کہ میں ہی سب کچھ ہوں
، سب کچھ میں نے ہی بنایا ہے۔ اچھا! اگر ساری کائنات تم نے ہی بنائی ہے تو وید کے الفاظ بھی
تمہارے ہی ہوں گے؟ پھر اُس میں اُلکھ زرنجن کی بات کی۔ اس لئے مجھے شک ہوا لہذا میرے
ساتھ فریب مت کرو اور ساری بات سچ سچ کہو۔

حوآنے کہا

جب میکائل یہہ ودھی ہٹھ ٹھانا، تب آدیا من کینہہ توانا
کینہہ ودھی یہہ کہوں سمجھائی، ودھی نہں مانت مور بڑائی
جو یہہ کہوں زرنجن باتا، کہہ ودھی سمجھے یہہ وکھیاتا
پرہم کہیو زرنجن رائی، مور درش کاہو نہں پائی
اُبے جو یہی اُلکھ لکھاو، کوئی ودھی تاکو دکھاو
اُب بچار پنی برہمو سمجھاوا، اُلکھ زرنجن نہں درس دکھاوا
جب میکائل نے ضد ہی پکڑ لی تو حوآنے من میں سوچ بچار کیا کہ یہ تو مجھے خالق کائنات
مان ہی نہیں رہا ہے اس کو کیسے سمجھاؤں۔ اگر اسے آدم کی بات کہوں تو یہ کیسے سمجھے گا! کیونکہ
آدم نے تو کہا تھا کہ اُسے کوئی دیکھ نہیں پائے گا۔ پھر اگر یہ کہے گا کہ دکھاؤ تو کیسے دکھاؤں گی
۔ یہ سوچ کر حوآنے اُس سے کہا کہ وہ کسی کو نظر نہیں آتا ہے۔
اسرائیل نے کہا

برہما کہے موہے ٹھور بتاو، آگا پیچھا جنی تم لاو

میں نہ مانوں تمہری باتا، ایسی بات نہ موہے سہاتا
پر تھم تھم موہے دین بھلاوا، اب تم کہو نہ درس دکھاوا
تاسو درس نہ پیہو پوتا، ایسی بات کہو اگلوتا

میکائل نے کہا کہ میں نہیں مانوں گا، مجھے بتاؤ کہ وہ کہاں ہے، کیونکہ پہلے تو تم نے کہا کہ وہ نہیں ہے۔ پھر کہتی ہو کہ دکھائی نہیں دیتا۔

حوآنے کہا

کہے جَنی سُو برہما، کہوں تو سوں ست ہی
سات سورگ ہے ماتھ تا کو، چرن پاتال سپت ہی
حوآنے کہا ہے میکائل! میں تم سے سچ کہتی ہوں، سات سورگ (جنت) تک اُس کا سر ہے اور
سات پاتال (دوزخ) تک اُس کے پاؤں ہیں۔

لیہو پُشپ تُم ہاتھ، جو اچھا تھے درش کی
جائے نواؤ ماتھ، برہما چلے سر نائی کے
ماں نے اُسے پھول دیتے ہوئے کہا کہ اگر تمہیں باپ کے دیدار کی اتنی خواہش ہے تو یہ
پھول لو اور جا کر پہلے سجدہ کرنا اور پھول چڑھانا، تب میکائل پھول لے کر آکاش میں باپ کی تلاش
کیلئے چل پڑا۔



میکائل گئے آسمان میں

جَنی گُنیو وچن چت ماہیں، مور کہی یہہ مانت ناہیں
یا کہیں وید دینہہ اُپدیشا، پے درس تے نہیں پاوے بھیسا
کہہ اشننگی سُو رے بارا، الکھ نرنجن پتا تمہارا
تاسو درس نہیں پیہو پوتا، یہہ میں بچن کہوں نج گوتا

حوآنے من ہی من میں غور کیا کہ برہما میری بات نہیں مان رہا ہے کیونکہ وید نے اُسے
ایسی تعلیم و تربیت دی ہے۔ تب حوآنے کہا کہ الکھ نرنجن آدم تمہارا باپ ہے، لیکن تم اُس کا
دیدار نہیں کر سکو گے۔

برہما سُن ویا گل ہوئے دھاوا، پرسن سیس دھیان پیئے لاوا
برہما چلے جَنی سر نائی، سیر پرسن آدوں توہے ٹھائی
تڑتہی برہما دینہے رنگائی، اُتر دشا بیگ چلی جائی
یہ سُن میکائل بے چین ہو کر پریشانی کے عالم میں دوڑا اور ماں سے کہا کہ باپ کے سر کا
دیدار کر کے ہی واپس تیرے پاس لوٹوں گا، بس اتنا کہہ کر وہ اُتر (شمال) کی جانب چلا گیا۔



نہیں پہنچ پائے جبرائیل

آگیا مانگ وشنو چلے بالا، پتا درش کو چلے پاتال
ات اُت چتہ مہیس نہ ڈولا، سیوا کرت کچھو نہس بولا
تہی شو من اس چت اُبھاوا، سیوا کرن جننی چت لاوا
یہی ودھی بہت دوس چلی گئیو، ماتا سوچ پتر کس کیو
جبرائیل بھی اجازت لے کر باپ کے دیدار کو پاتال (تحت الثری) میں چلے گئے لیکن شوجی
کہیں نہیں گئے۔ وہ ماں کی سیوا (خدمت) میں ہی لگے رہے۔ اسی طرح بہت دن بیت گئے۔ ماں
نے سوچا کہ بیٹوں نے یہ کیا کیا۔

پر تھم وشنو جننی ڈگ آئے، اپنی کتھا کہی سمجھائے
سب سے پہلے جبرائیل لوٹ کر ماں کے پاس آئے اور سچ سچ سارا واقعہ بیان کر دیا کہ میں
باپ کے پاؤں نہیں دیکھ سکا۔

سُن ہرشت بھی آد گماری، لینہ وشنو کہیں نکٹ دُلا ری
چومیو بدن سیس دیو ہاتھ، ستیہ ستیہ بولیو سٹ باتا
جبرائیل کی بات سُن کر حوا نے اسے نیک دُعادی اور اس کی پیشانی کو چوما، اُسے پیار کیا اور کہا
کہ بیٹا تم نے سچ بولا ہے۔

پُنی کہہ ماتا وشنو دُلا را، سُنہو پتر اک وچن ہمارا
ستیہ ستیہ تم کہو بھجائی، پتو پد پرسن جب گئے بھائی
پر تھم ہو تُم گور شریرا، کارن کون شیم بھئے دھیرا
ماں نے جبرائیل سے کہا کہ تم باپ کا دیدار تو نہیں کر سکتے لیکن مجھے یہ بھید سچ-سچ بتاؤ کہ جاتے وقت تُم
گورے رنگ کے تھے لیکن اب واپس لوٹے ہو تو تمہارے جسم کا رنگ سانولا کیسے ہو گیا۔

آگیا پائے ہم تَت کالا، پتو پد پرسن چلے پاتالا

اکشت پہپ لیننی کر ماہاں، چلے پاتال پنٹھ مگ جاہاں
پہنچے شیش ناگ پہس گئیو، وِش کے تیج ہم السیو
بھیو شیم وِش تیج سماوا، بھئی اواز اس وچن سناوا
اُہو وشنو ماتا پہس جائی، بچن ستیہ کہیو سمجھائی
ست یگ تریتا جے ہے جہی، دواپر ہوئے چوتھا پد تب ہی
تب تُم ہو ہو کرشن اوتارا، لے ہو اوکل سو کہی وچارا
ناٹھو ناگ کلندی جائی، اب تم جاہو ولمب نہ لائی
پہنچے ہم تب ہی تُو پاسا، کینہیو ستیہ وچن پرکاسا
میٹو ناہیں ماہی پد تاتا، وِش جوالا سانولے بھو گاتا
ویاگل بھییو تے پھر آئیو، پتو پد درشن میں نہیں پائیو

جبرائیل نے کہا کہ تمہاری اجازت حاصل کر کے جب میں پھول لے کر تحت الثری (پاتال
لوک) میں گیا تو راستے میں شیش ناگ ملے، اُس کے زہر کے اثر سے میں بے سدھ ہو گیا اور میرے
جسم کا رنگ سانولا ہو گیا، تب شیش ناگ نے کہا کہ ہے جبرائیل! ماں کے پاس واپس لوٹ جاؤ اور
سب باتیں سچ کہنا۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ ست یگ اور تریتا یگ جب گذر جائیں گے تو دواپر یگ
آئے گا تب تمہارا کرشن اوتار ہوگا یعنی تم کرشن کے روپ میں نمودار ہو گے۔ تب مجھے نکیل ڈالنا، لیکن
اب جلدی سے لوٹ جاؤ۔ تب ہم اُس کی بات مان کر تمہارے پاس آ گئے لیکن پتا (باپ) کے پاؤں
کے دیدار نہیں کر سکے۔

(شیش ناگ کالے ناگ کی شکل میں جمنا دریا میں رہتا تھا)



میکائل کو لیکر حوّا بے چین ہوئی

دھرم داس نے پوچھا

کہے دھرمن یہہ سنہے پتی ، صاحب گہو برہما کی ریتی
پتا سسین تن پرسن کینہا، کہہ ہوئے نراس پیچھے پگ دینہا
دھرم داس جی نے صاحب سے پوچھا کہ میکائل کے ساتھ کیا ہوا! کیا اُس نے باپ کے سر کا
دیدار کیا یا پھر مایوس ہو کر ہی لوٹ گیا۔

صاحب نے کہا

دھرم داس موہے اتی پر یہ اہہو، کہو سندیش پدکھ درڑ گہو
چلت برہما تب وارنہ لاوا، پتا درس کہس اتی من بھاوا
تہی ستھان پہنچیں گے جائی، نہس تہس ربی سسی شنیہ رہائی
بہو ودھی اُستت کرے بنائی، جیوتی پر بھاو دھیان تہس لائی
ایسے بہو دن گئے پتائی، نہس پائیو برہما درش پتائی
شنیہ دھیان یگ چار گماوا، پتا درس اہہو نہیں پاوا
صاحب نے کہا ہے دھرم داس! تم مجھے بہت پیارے ہو، اب آگے کی بات کہتا ہوں،
اُسے جانو! کبیر صاحب نے کہا میکائل کے دل میں باپ کے دیدار کی چاہ تھی، اُس نے جانے کی
تیاری کرنے میں دیری نہیں کی۔ ایک جگہ پر پہنچا تو وہاں سورج۔ چاند وغیرہ نہیں تھے، خلا جیسی
جگہ تھی۔ وہاں میکائل دھیان لگا کر بیٹھ گئے اور بہت سے ڈھنگ طریقوں سے باپ کی صفت و ثنا
کرنے لگے۔ اسی طرح بہت وقت گزر گیا لیکن میکائل کو باپ کے دیدار نہیں ہوئے۔ چار یگ
(زمانے) اُس نے مراقبہ میں گنوا دیئے۔ لیکن دیدار نہیں پاسکا۔

برہما تات درش نہیں پایا، شنیہ دھیان مہس بہو جایا

ماتا چٹنا کرت من ماہاں، جیٹھ پتر برہما رہو کاہاں

کبھی ودھی رچنا رچہو بنائی، برہما آوے کون اپائی
اُدھر خلاء میں مراقبہ میں بے خود میکائل کو زمانے گزر گئے۔ لیکن باپ کا دیدار نصیب
نہ ہوا اور اُدھر حوّا کو تشویش ہوئی کہ اُس کا بڑا بیٹا کہاں رہ گیا۔ تشویش کی بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ
ابھی کائنات کی تخلیق میں میکائل کی موجودگی ضروری تھی۔ اس لئے وہ سوچنے لگی کہ اُس کو کیسے
واپس بلایا جائے۔



سار شبد سرو سے نیارا، بھید نہ پاوے کوئی!
چار وید میں برہما بھولے، آدی نام نہ پائی!!

میکائل کو لینے چلی گائٹری

اُبئی شریر میل گہے کاڑھی، پُری رُوپ کینہے رچی ٹھاڑھی
 شکتی اُنش نچ تہاے ملادوا، نام گائٹری تہاے دھراوا
 گائٹری ماتہے سرناوا، چرن پُوم نچ سس چڑھاوا
 تب شکتی یعنی حوا نے اپنے جسم سے میل نکال کر گائٹری نام کی لڑکی کو پیدا کیا، اُس میں
 اپنا جزو ملایا، گائٹری نے ماں کے چرنوں (پاؤں) میں سر جھکا کر اُس کے پاؤں کو چوما۔
 گائٹری نے پوچھا

گائٹری ونوے کر جوری، سنو جننی اک بنتی موری
 کون کاج موگھس نرمائی، کہو بچن لیوں سس چڑھائی
 گائٹری نے ماں سے بڑی عاجزی سے پوچھا کہ اسکو کس لئے پیدا کیا گیا ہے۔
 کہے اڈیا پُری سُو باتا، برہما آہے جیٹھے تُو بھراتا
 پتا درش گھس گئیو اکاشا، آنو تہاے وچن پرگاسا
 درش تات کر وہ نہیں پاوے، کھوجت کھوجت جنم گنواوے
 جو نے ودھی تے اہواں آئی، کرو جائے تم تون اپائی

حوا نے کہا، ہے پُری! تمہارا بڑا بھائی میکائل باپ کا دیدار کرنے آسمان کو گیا ہے، وہ
 باپ کا دیدار نہیں کر سکے گا اس طرح وہ کھوجتے کھوجتے فضول میں اپنی زندگی گنوارہا ہے۔ اس
 لئے تم اُسکے پاس جاؤ اور کوئی ایسا طریقہ استعمال کرو جس سے وہ واپس آجائے۔

چلی گائٹری مارگ آئی، جننی وچن پریتی چت لائی
 چلت بھی مارگ سُماری، جننی وچن دھیان اُر دھاری

گائٹری ماں کے کہے جملوں کو دھیان سے سُن کر اور دل میں بسا کر میکائل کو لانے چل پڑی۔

جائے دیکھیو چتر مکھ گھس، ناہیں پلک اُگارتی
 کچھ ایک دن سو رہی تہواں، بہور ٹیکتی وچارتی

کون ودھی یہہ جاگھس اب کروں کون اُپائے ہو
 من گنن سوچے بہت ودھی، دھیان جننی لائے ہو
 گائٹری نے جا کر دیکھا کہ میکائل دھیان (مراقبہ) میں مست ہے اور آنکھیں بند کئے ہوئے
 ہے، اور کھولتا بالکل نہیں ہے۔ اُس نے کچھ دن تک تو وہیں انتظار کیا لیکن جب دیکھا کہ یہ تو جاگ ہی
 نہیں رہا ہے تو سوچنے لگی کہ اسے کس طرح جگاؤں۔ یہ سوچ کر اُس نے حوا کا دھیان کیا۔
 اڈیا آئیو پائے، گائٹری تب دھیان مہس
 نچ کر پرس ہو، برہما تب ہی جاگے ہیں
 مراقبہ میں اڈیا (حوا) نے کہا کہ اپنے ہاتھوں سے اُس کے پاؤں کو چھوؤ، تبھی وہ
 جاگے گا۔

گائٹری پُنی کینہی تیس، ماتا ٹیکتی بتائی جیسی
 گائٹری تب چت لگائی، چرن کمل کہس پرسو جانی
 آدِشکتی (حوا) کی ہدایت کے مطابق اُس نے اس کے پاؤں کو چھو آ:

برہما جاگ دھیان من ڈھولا، ویگل بھیو بچن تب بولا
 کون آہے پاپن اپرا دھی، کہا چھڑائیو موری سما دھی
 شراب دیہوں تو گھس میں جانی، پتا دھیان موہے کھنڈیو آنی

برہما نے دھیان ٹوٹنے پر جب آنکھیں کھولیں تو بے چین ہو کر کہا کہ باپ کے دھیان
 (مراقبہ) میں تھا۔ تو کون گناہگار ہے جس نے میری حالت یکسوئی میں خلل پیدا کیا ہے میں تجھے بد
 دُعا دے دوں گا۔

گائٹری نے کہا

کہے گائٹری موہے نہ پاپا، بوجھ لیہو تب دیہو شاپا
 کہوں توہے سو سانچی باتا، توہے لین پٹھئی تُو ماتا
 چھو ویگ جنی لاوہو وارے، تم دن رچنا کو وستارے

برہمانے کہا

برہما کہے کون ودھی جاؤں

پتا درس اچھوں نہہ پاؤں

گائتری نے کہا

گائتری کہے درس نہ پئے ہو

بیگ چاہو نہیں تو کچھتے ہو

گائتری نے کہا تمہیں باپ کا دیدار نہیں ہو سکے گا، واپس لوٹ چلو نہیں تو کچھتاؤ گے۔

برہمانے کہا

برہما کہے دیہو شم ساکھی ، پرسپو سیس دیکھ میں آنکھی

برہما (میکائل) نے کہا کہ اگر تم ماں کے سامنے باپ کے سر کو دیکھنے بارے جھوٹی گواہی دے

سکو تو میں تمہارے ساتھ جانے کو تیار ہوں۔

گائتری نے کہا

کہے گائتری سُن شرت دھاری ہم نہ مٹھیہ بچن اُچاری

جو م سوارتھ پدو ہو بھائی، تو ہم مٹھیا کہت بنائی

میکائل نے کہا

کہہ کہہ برہما نہہ لکھی کہانی

کہو بجھائے پرگٹ کی بانی

گائتری نے کہا

کہے گائتری دیہو رتی موہی

تو کہہ جھوٹھ جتاؤں توہی

سُن برہما چت کرے نچارا، اب کا تین کروں ایہی بارا

میکائل گائتری کی بات سُن کر سوچنے لگا کہ اب کیا کروں

جو وٹکھ یا کہہ کروں ، اب تو نہں بن آوئی

ساکھی تو یہہ دیئے ناہیں ، جھنی موہے لجاوی

یہاں ناہیں پتا پائیو، بھییو نہ اکیو کاج ہو

پاپ سوچت نہں بنے، اب کروں رتی ودھی ساج ہو

کیو بھوگ رتی رنگ، وِسرپو سو من درش کا

دوؤ کہں بڑھیو اُمنگ ، چھل متی بدھی پرکاش کئے

کہہ برہما چل جنتی پاسا، تب گائتری وچن پرکاشا

اورو کرو یکتی اک ٹھانی ، دوسری ساکھی لیہو اُتپانی

برہما کہے بھلی ہے باتا، کرہوں سوئی جیہہ مانے ماتا

تب گائتری تین نچارا، دیہہ میل گے کینہہ نیارا

کنیا رچی نج انش ملاوا، نام ساوتری تائو دھراوا

گائتری تہے کہہ سمجھاوا ، کہیو درس برہما چنؤ پاوا

کہے ساوتری ہم نہں جانی، جھوٹی ساکھ دے اپنی ہانی

یہہ سُن دوؤ کہں چنٹا ویایا، یہہ تو بھییو کٹھن سنتاپا

گائتری بیو ودھی سمجھائی ، ساوتری کے من نہں آئی

برہما کر موسوں رتی ساجا، تو میں جوٹھ کہوں یہی کاجا

گائتری برہما ہیں سمجھاوا، دے رتی یا کہوں کاج بناوا

برہما رتی ساوتری ہیں دینہا، پاپ موٹ آپن سر لینہا

ساوتری کر دوسر ناؤں، کہہ پھو پاوتی وچن سناؤں

تینوں مل کے چل بھے تہواں، کنیا آد گُماری جہواں

ساوتری نے کہا کہ اُسے پھو پاوتی نام سے پُکارا جائے۔ اب تینوں ماں کے

پاس پہنچے۔

کر پرنام ستمکھ رہے جائی، ماتا سب پوجھی کُشلائی
 کہو برہما پتو درن پائے، دوسر نار کہاں سے لائے
 تینوں نے ماں کے سامنے پہنچ کر آداب عرض کیا۔ ماں نے خیر و عافیت پوجھی اور کہا۔ ہے
 میکائل! کیا تم نے باپ کا دیدار کیا؟ اور یہ دوسری عورت کہاں سے لائے؟

میکائل نے کہا

کہہ برہما دوو بیں ساکھی، پرسپو سیس دیکھا ان آنکھی
 برہما نے کہا یہ دونوں اس بات کی گواہ ہیں کہ میں نے باپ کے دیدار کئے ہیں اور ان
 کے سر کو چھو آ ہے۔

ماں نے گائتری سے پوچھا

تب ماتا بوجھے اٹو ساری، کچھو گائتری وچن وچاری
 تم دیکھا ان درن پاوا، کہو ستیہ درن پر بھاوا
 ماں نے گائتری سے پوچھا کہ سچ بتاؤ، کیا برہما کو باپ کا دیدار کرتے ہوئے تم نے دیکھا ہے؟
 گائتری نے کہا

تب گائتری بچن سناوا، برہما درن سیس پتو پاوا
 میں دیکھا ان پرسپو شیشا برہما ہی ملے دیو جگدیشا
 گائتری نے جھوٹی گواہی دیتے ہوئے کہا کہ میکائل نے باپ کا دیدار کیا اور میں نے اپنی
 آنکھوں سے دیکھا کہ اس نے باپ کے سر کو بھی چھو آ۔

لینی پُہپ پرسپو سیس پتو، ان درٹی میں دیکھت رہی
 جل ڈھار پُہپ چڑھائے دینہ، ہے جنی یہہ ہے سہی
 پُہپتے پُہو پاوتی بھئی، پرگٹ تاہی ٹھامتے
 انہو درن لہیو پتو کو، پوجھو اہے پُہو پاوتی
 سہی سانچ میں تو سے کہوں، نہیں جھوٹ ہے ایکو رتی

گائتری نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ میکائل نے باپ کے سر کو چھو آ اور اس پر پھول
 چڑھائے اور اسی سے یہ پُہو پاوتی (پمپاوتی) نام کی لڑکی پیدا ہوئی۔ یہ بالکل سچ ہے اور میں اس میں
 ذرا سا بھی جھوٹ نہیں بول رہی ہوں۔ اگر تمہیں یقین نہ ہو تو پمپاوتی سے ہی پوچھ لو۔

ماں نے پُہو پاوتی سے پوچھا

کہو پُہو پاوتی موہی، درش کتھا نزوار کے
 یہہ میں پوچھوں توہی، رکم برہما درن کئے
 آد شکتی حوائے پُہو پاوتی سے کہا کہ میں تم سے پوچھتی ہوں کہ مجھے پوری کہانی بتاؤ کہ میکائل
 نے باپ کا دیدار کیسے کیا؟

پُہو پاوتی نے کہا

پُہو پاوتی بچن تب بولی، ماتا ستیہ بچن نہں ڈولی
 درن سیس لہیو پتو ران، چڑھے سیس یہہ دھر نچے من
 پُہو پاوتی نے بھی جھوٹی گواہی دیتے ہوئے کہا کہ آپ میری بات کا یقین کریں کہ میکائل نے
 باپ کے سر کا دیدار کیا۔

ساکھ سُنٹ اُدیا اکولانی، بھا اچرج یہہ مرم نہ جانی
 دونوں کی گواہی سُن کر حوا بے چین ہو گئی اُس بڑی حیرانی ہوئی کہ یہ سب کیسے ممکن ہوا۔ کیونکہ
 آدم نے تو کہا تھا کہ وہ کسی کو بھی نظر نہیں آ سکے گا۔ حوا کو اس بھید کا پتہ نہ چل سکا کہ یہ سب جھوٹ
 بول رہے ہیں۔



دعائے بد میں مبتلا ہوئے سب

جب تینوں نے اپنی اپنی من گھڑت کہانی سنائی تو آدھرتی بڑی فکر مند ہوئی کیونکہ اُسے ان کی باتوں پر یقین نہیں ہوا، اُس نے حقیقت جاننے کیلئے دھیان (مراقبہ) میں آدم سے پوچھا۔

آدم نے کہا

اَلکھ نرنجن اَس پرن بھاکھی ، موکھس کوؤ نہ دیکھے آنکھی

یہ تینوں کس کہیں بھاری، اَلکھ نرنجن کہو سبھاری

دھیان کینہہ اِشنگی تیبی چھن، دھیان ماہیں اَس کہو نرنجن

حوانے اپنا شک دور کرنے کیلئے دھیان (مراقبہ) کے عمل سے آدم سے پوچھا کہ کیا انہوں نے تمہارا

دیدار کیا؟ آدم نے بھی دھیان میں کہا کہ یہ سب جھوٹ بول رہے ہیں، مجھے کسی نے نہیں دیکھا۔

برہما مور درش نہیں پایا، جھوٹی ساکھی اِن آئے دوا یا

تینوں مٹھیا کہے بنائی، جننی مانہو یہ ہیں لبرائی

آدم نے کہا کہ برہما نے میرا دیدار نہیں کیا اور اِن سے جھوٹی گواہی دلوائی ہے۔ یہ تینوں

جھوٹ بول رہے ہیں۔

ماں نے تینوں کو بددُعادی

یہ سُن ماتا کینہے داپا، برہما کو تب دینہو شاپا

پُوجا تو کرے کوئی ناہیں، جو مٹھیا بولیو مَم پاہیں

اِک مٹھیا اڑو اکرم کینہا، نرک موٹ اپنے سر لینہا

آگے ہوئے جو شاخ تمہاری، مٹھیا پاپ کر ہی بہو بھاری

پرگٹ کرہیں بھو نیم اچارا، انتر میل پاپ وستارا

وِشنو بھگت سوں کرہیں ہنکارا، تاتے پری ہیں نرک منجھارا

کٹھا پُران اور ہیں سمجھے ہیں، چال بھون آپن دُکھ پے ہیں

اُن سے اور سنے جو گیانا، کریو بھگتی کہوں پرمانا

اور دیو کو اَنش لکھے ہیں، اورن بندی کال مکھ جے ہیں

دیون پُوجا بہو ودھی لے ہیں، دھنا کارن گلہ کئے ہیں

جا کے کریں پُنی جائی، پرمارتھ تھی ناہیں لکھائی

پرمارتھ کے نلٹ نہ جے ہیں، سوارتھ ارتھ سبے سمجھے ہیں

آپ سوارتھی گیان سُنے ہیں، اپنی پوجا جگت درڑے ہیں

آپن پُوجا جگہی وڑائی پرمارتھ کے نلٹ نہ جائی

آپ اونچ اور ہی کہیں چھوٹا، برہما تو رکھا ہوئی کھوٹا

جب لگ اِس کینہے پرہارا

برہما مورچھت مہی کر دھارا

ماں کی دی بددُعابارے کہی باتیں سُن کر میکاں بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔

گائتری جانیو تھی وارا، ہوئی ہیں تور پنچ بھرتارا

گائتری تو ہوئی ورشب بھرتارا، سات پانچ اور بہت پسارا

گھر اوتار اِکج تُم کھائی، بہت جھوٹ تم بچن سنائی

نچ سوارتھ تُم مٹھیا بھاکھی، کیا جانی یہہ دینی ساکھی

مانی ساپ گائتری لینہی ، ساوتری ہی تب چوت کینہی

حوانے تب گائتری کو بھی بددُعادیتے ہوئے کہا کہ تُو گائے بنے گی اور تیرے کئی خاوند ہوں گے۔

جس منہ سے تم نے جھوٹ بولا، اُسی منہ سے تم گندگی کھاؤ گی۔ اب حوانے ساوتری کی طرف دیکھا۔

پُہو پاوتی نچ نام دھراہیہو ، مٹھیا کہہ نچ جنم نشاہیہو

سُو پُشا وتی تمہرو وشواسا، نہیں پُچی ہیں تُم سے کچھو آسا

ہوئے گندھ ٹھور تب باسا، بھگتہو نرک کام گہی آسا

جو تیبی سپنج لگاوے جانی، تاکر ہوئے وُش کی ہانی

اب تُم جائے دھرو اوتارا، کیوڑا کیتکی نام تمہارا

حوانے پُہو پاوتی کو بھی بددُعادی اور کہا کہ تُم نے جھوٹ بولا کہ تو پھول سے پیدا ہوئی ہے

میری بددُعاہے کہ تو کیلی* کا پھول بنے گی اور کٹھاؤں پر پیدا ہوگی اور جو بھی تیرا پودا لگائے گا، اُس کا

خاندان ختم ہو جائے گا۔

بھئے شاپ و ش تینوں وکل متی ہین چھین کلمتے
یہہ کال پرچنڈ کامنی ڈسیو سب کہیں چرمتے
برہما دیشو سنکا د نارد کوو نہ بچی بھاگی ہو
سُن دھرم وِ رل باچے سب ست سو لاگی ہو

بد دُعا ملنے پر تینوں بے چین ہو گئے اور رُے عمل کی وجہ سے سکی عقل کا فور ہو گئی۔ صاحب دھرم
داس سے کہتے ہیں کہ ملک الموت کا یہ زبردست جادو سب پر چھایا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے اُلفت
دنیا کے پُرکشش روپ سے کوئی نہیں بچ پایا۔ سب کو اس نے ڈس لیا ہے۔ کہاں تک بات کی جائے۔
برہما دیشو سنکا د، نارد وغیرہ کوئی بھی اس سے بچ کر بھاگ نہیں سکا۔ ہے دھرم داس! اس ناگ پھنی
آفت سے صرف اور صرف وہی انسان ہی بچ سکتے ہیں۔ جو مرشدِ کامل (سنگورو) سے سچا شبد، یعنی
کلمہ الہی پا کر اُسی دائمی سرور میں محدود مست رہیں۔

شاپ تینوں کو دے لیو ، من ماہیں تب پچھتاوئی
کس کر ہی موہی زنجنا ، پل چھما موہی نہ آوئی

جب تینوں کو جھوٹ بولنے کی سزا کے طور پر بد دُعا دے دی تو آدھکتی من ہی من پچھتانے لگی کہ میں نے
انہیں بد دُعا کیوں دی۔ معاف کیوں نہیں کر دیا۔ اب زنجن پیتے نہیں کیا کرے گا۔

آدم نے غیبی آواز میں کہا

آکاش بانی تب بھئی ، یہو کہا کین بھوانیا

اُتپتی کارن تو ہے پٹھائیو، کہا چرت یہہ ٹھانیا

آدم نے ندائے ہاتف یعنی غیبی آواز میں کہا۔ ہے بھوانی! یہ تم نے کیا کیا! میں نے تو تمہیں
کائنات کی تخلیق کا کام کرنے کو کہا تھا لیکن یہ تو نے کیسی خصلت دکھائی۔

* تقریباً ایک میٹر اونچا ایک پودا جس کے پتے کیلے کے پتوں کی طرح لیکن چھوٹے ہوتے ہیں اور
اسکے پھول سفید اور پیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔



حوّا کو بھی ملی بد دُعا

نچی اوُنچ ستائے ، بدل موہی سو پاوئی

دوا پر یگ جب آئے، تمہوں پنچ بھتاری ہو

آدم نے کہا کہ آگے بھی جو کوئی طاقتور کسی کمزور کو ستائے گا میں اُسے بدلے میں دکھ دوں گا۔
حوّا کو بد دُعا دیتے ہوئے کہا کہ جب دوا پر یگ آئے گا تو دروپدی (گائتری) کے جو پانچ پتی ہوں
گے وہ آپ (آدھکتی) کے پتر ہوں گے اور وہ بیٹے بننا باپ کے ہوں گے۔

شاپ اوکل جب سُنو بھوانی، من سَن گئے کہا نہں بانی

اوکل پر بھاو شاپ ہم پایا، اب کہا زنجن رایا

تورے بس پری ہم آئی، جس چا ہو تس کرو اُپائی

بدلے میں آدم کی غیبی آواز کا فرمان سُن کر حوّا چپ ہو کر رہ گئی اور من ہی من کہنے لگی کہ
بد دُعا کے بدلے میں نے بد دُعا پائی ہے لیکن میں تو تیرے بس میں ہوں۔ اس لئے جو تیری
مرضی ہے وہی کر۔



جبرائیل کو ہوئے باپ کے دیدار

اَبَ ماتا وشنو پُہس آئی، لینہہ وشنو کس گود اُٹھائی
 پنی اَس کہو آد بھوانی، اب سُنہو پُتر مَم بانی
 دیکھ پُتر توہیں پتا بھٹاواں، تور من کر دھوکھ مٹاواں
 پُر تھیں گیان دِشٹی سوں دیکھو، مور بچن نچ ہردے پرکھو
 من سو روپ کرتا کہن جانو، من تے دوجا اور نہ مانو
 سورگ پاتال دَور من کیرا، من استھر من اہے انیرا
 چھن مہس کلا انت دکھاوے، من کہن دیکھ کوئی نہن پاوے
 زراکار منہی کو کہیے، من کی اَش نس دن رہیے
 دیکھو، پلٹی شنیہ مہس جوتی، جہواں جھلمل جھالر ہوتی
 پھیر ہو شواس گنگن کہن دھاؤ، مارگ آکاشی دھیان لگاؤ
 جیسے ماتا کہی سمجھاوا، تیے وشنو دھیان من لاوا

جبرائیل نے سچ بولا تھا۔ اس لئے ماتا نے جبرائیل کو گود میں بٹھا کر کہا کہ اے بیٹا! تجھے باپ کا دیدار کرواتا ہوں۔ من ہی کائنات کا کار ساز ہے۔ من سے ہی سورگ (جنت) پاتال (دوزخ) وغیرہ ہیں۔ من کو کوئی دیکھ نہیں پاتا۔ یہی زراکار (بے جسم) تمہارا باپ ہے۔ اس کے بعد ماں کے شنیہ (خلاء) میں جبرائیل کو جیوتی (روشنی) کے دیدار کروائے اور کہا کہ اپنی سانسوں کو پلٹ کر اوپر شنیہ (خلاء) میں چڑھاؤ دھیان لگاؤ، جبرائیل نے ویسا ہی کیا۔

تیبہ پیچھے دھرم داس، من پُنی آپ دکھائیو
 کینہہ جوتی پرکاس، دیکھ وشنو ہر شت بھئے
 ماتہیں نائیو شیش، بہو ادھین پُنی وشنو بھا
 میں دیکھا جگدیش، ہے جننی پرساد تو

تب جبرائیل کو من دکھائی دیا۔ نرنجن (من) نے چٹکاری روشنی دکھائی اور اسے دیکھ کر جبرائیل کو بڑی مسرت ہوئی۔ ماں کے آگے سر جھکایا اور کہا کہ میں نے تمہاری مہربانی سے پر ماتما کے دیدار کر لئے۔

دھرم داس کا شک

دھرم داس نے پوچھا

دھرم داس گہی ٹیکے پایا، ہے صاحب اک سنشے آیا

کنیا من کو دھیان بتاوا، سو یہہ سکل جیو بھراماوا

دھرم داس جی نے صاحب کے پاؤں پکڑ لئے اور کہا کہ میرے من میں ایک شک پیدا ہوا ہے۔ حوائے جبرائیل کو اُسی من کا دھیان کرنے کو کہہ دیا۔ جس نے سارے جیووں (انسانوں) کو توہمات میں پھنسا دیا ہے۔

صاحب کہتے ہیں

دھرم داس یہہ کال سبھاؤ، پُرش بھید وشنو نہن پاؤ
 کامنی کی یہہ دیکھو باجی، امرت گئے دیو وش ساجی
 دیکھ جیوتی پتنگ ہلاسا، پریتی جان آوے تہی پاسا
 پرست ہووے بھسم پتنگا، انجانے جری مرے پتنگا
 جیوتی سوروپ کال اَس آہی، کٹھن کال ویہہ چھاٹت ناہیں
 کاہے وشنو اوتار ہی کھایا، برہما رودر ہی کھائے نچایا
 کون وپتی جیون کی کہوں، پرکھی وچن نچ سبھی رہوں
 لکھ جیو ویہہ تہی کھائی، اَس وکراں سو کال قضاٹی

صاحب نے کہا۔ ہے دھرم داس! یہ ملک الموت (کال نرنجن) کا مزاج تھا۔ پر مپُرش کا بھید جبرائیل نے نہیں پایا۔ آدِشکتی کا کھیل تو دیکھو۔ اُس نے ملک الموت مشابہ، من (ضمیر) مشابہ زہر کا بھید جبرائیل کو دیکر پر مپُرش (عدلی عدل) مشابہ آبِ حیات کا بھید پوشیدہ رکھا۔ جیسے چراغ کی لود دیکھ کر پتنگا خوش ہوتا ہے اور عشق میں سرمست ہو کر اُس کے پاس جاتا لیکن اُس کو چھونے سے پتنگا جل کر راکھ ہو جاتا ہے اور انجانے میں پیچرا اپنی جان گنوا دیتا ہے۔ ایسے ہی روشنی مشابہ ملک الموت بھی

کسی کو زندہ نہیں چھوڑتا۔ کروڑوں جبرائیل کے اوتاروں کو اس نے کھالیا۔ میکائل اور اسرائیل کو بھی نچا نچا کر کھایا۔ پھر عام جیووں کی زندگی کا دکھ کہاں تک کہوں۔ ہر روز ایک لاکھ جیووں (انسانوں) کو وہ کھاتا ہے ایسا بھیانک قضائی ہے۔

دھرم داس نے پوچھا

دھرم داس کہہ سُنبو گوسائیں، مورے چٹ سنٹے اُس آئی
اُشٹنگی پُرش اُتپانی، جیہہ ودھی اپکی سو میں جانی
پنی وہ گراس لینہہ دھرم رائی، پُرش پرتاپ سو باہر آئی
سو اُشٹنگی اُس چھل کینہا، گوئسی پُرش پرگٹ یم کینہا
پُرش بھید نہیں سُنٹ بتاوا، کال نرنجن دھیان کراوا
یہہ گس چرت کینہہ اُشٹنگی، تجا پُرش بھی کال کی سنگی

دھرم داس نے کہا، ہے صاحب! میرے دل میں ایک شُبہ ہے کہ حوّا کو عدلی عدل نے پیدا کیا۔ پھر اُس حوّا کو کال نرنجن نے کھالیا۔ پر م پرش کے جلال سے وہ باہر آئی۔ ایسی حوّا نے پر م پرش کا بھید کیوں نہیں بتایا اور کال نرنجن ملک الموت کا دھیان کیوں کروایا۔ اُس نے ایسی خصلت کا اظہار کیوں کیا کہ عدلی عدل کو چھوڑ کال کے ساتھ ہو گئی۔

صاحب کہتے ہیں

دھرم سُو جن ناری سبھاؤ : اب تو ہے پرگٹ ورن سبھاؤں
ہوئے پُزی جیہہ گھر ماہیں، انیک تین پرتیش تاہیں
گئی سُنّا جب سوامی گیہا، راتیہ تاسو سنگ گن نیہا
مات پتا سبے سِراوا، دھرم داس اُس ناری سو بھاوا
تاتے آدیہ بھی بیگانی، کال انگ ہوئے رہی بھوانی
تاتے پُرش پر گئے لائی، کال رُوپ وشنو ہی دکھائی

صاحب نے کہا ہے دھرم داس! میں تمہیں عورت کا مزاج بتاتا ہوں جب بیٹی ماں باپ کے گھر ہوتی ہے تو اُسے راضی خوش رکھنے کیلئے بھرپور جتن کئے جاتے ہیں۔ لیکن جب شادی کے بعد وہ اپنے خاوند کے گھر چلی جاتی ہے تو اُسی میں کھو جاتی ہے۔ اُسی کے پیار میں دیوانی ہو جاتی ہے۔ تب ماں باپ کو بھول جاتی ہے۔ ایسے ہی حوّا نے بھی کیا اور وہ بیگانی ہو گئی۔ اسی کارن اُس نے جبرائیل کو بھی کال کا رُوپ ہی دکھلایا۔



وِشنو (جبرائیل) بنے قابل پرستش

دھرم داس نے پوچھا

ہے صاحب یہہ جانیو بھیدا، اب آگے کا کرہو اچھیدا

دھرم داس نے کہا کہ ہے صاحب اب آگے کا بھید سمجھائیے!

صاحب نے کہا

پنی ماتا کہہ وِشنو دُلا را، مرڈیو مان جیٹھ نجبارا

اہو یسؤ تم لیہو اسیسا، سب دیون میں تم ہی عیسا

پرہتم پتر برہما دُری گلیو، اکرم جھوٹ تا ہے پر یہ بھییو

دیون شریٹھ تمہیں کہیں مانہیں، تمہری پوجا سب کوئی ٹھانہیں

ماں (حوّا) نے جبرائیل کو دعائے خیر دی کہ تم تمام دیوتاؤں میں افضل ہو گے، کیونکہ بڑے بیٹے

(میکائل) نے جھوٹ اور بدکرداری جیسے گناہ کئے ہیں اس لئے اب سب تمہاری ہی پرستش کریں گے۔

رودر پاس گئی تب ماتا، تم شو کہو ہر دے کی باتا

منگہو جو تمہرے چت بھاوے، سو تو ہے دیوں مات فرماوے

آدیشکتی (حوّا) نے پھر شوجی (اسرائیل) سے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو۔ جو کچھ بھی مانگو گے میں دوں گی۔

جوری پانی شو کہئے لینہا، دیہو بجنی جو آ گیا کینہا

کہیوں نہ پنسے میری دیہی، ہے ماتا مانگون بر ابہی

ہے بجنی یہہ کیجئے دایا، کہیوں نہ پنسے میری کایا

شوجی اسرائیل نے ماں کے سامنے اپنی مانگ رکھتے ہوئے کہا کہ میری دلی خواہش یہ ہے کہ

میرا جسم کبھی نہ مٹے۔

کہہ اشننگی اس نہیں ہوئی، دوسرا امر بھییو نہں کوئی

کرہو یوگ تپ پون سنیہا، رہے چار یگ تمہری دیہا

جو لوں پرتھوی اکاش سنیہی، کہیوں نہ پنسے، تمہری دیہی

آدیشکتی (حوّا) نے کہا ہے شو (اسرائیل)! عدلی عدل کے علاوہ کوئی دوسرا امر (غیر فانی) نہیں

ہو اور نہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہی ممکن ہے کہ تم پون یوگ کرو، جس سے جب تک زمین آسمان اور

کائنات رہے گی۔ تمہارا جسم قائم رہے گا۔

برہما من میں بھییو اُداسا، تب چل گلیو وِشنو کے پاسا

جائے وِشنو سو بیتی ٹھانا، تم ہو بندھو دیو پردھانا

تم پر ماتا بھئی دایلا، شاپ ووش ہم بھئے بے حالا

نچ کرنی پھل پائیو ہو بھائی، کہے ودھی دوش لگاؤں مائی

اب اس جتن کرو ہو بھراتا، چلے پر یوار بچن رہے ماتا

میکائل بے حد اُدا سی کے عالم میں جبرائیل کے پاس گئے اور التجا کرتے ہوئے کہا کہ ماں

حوّا تو تم پر دیال۔ مہربان ہوئی ہے اور بددعا کی وجہ سے میرا بُرا حال ہوا ہے۔ جبرائیل نے کہا

کہ بھائی تم نے اپنے کئے کا پھل ہی پایا ہے۔ اس لئے ماں کو بھی الزام نہیں دیا جاسکتا۔ میکائل

نے جبرائیل سے پھر گزارش کی کہ اب کوئی ایسا جتن کرو کہ ماں کی بات بھی رہ جائے اور میرا

خاندان بھی پھلے پھولے۔

کہے وِشنو چھوڑو من بھگا، میں گریہوں سیوکائی سگا

تم جیٹھے ہم لہوڑے بھائی، چت سنشے سب دیہو بہائی

جو کوئی ہووے بھگت ہمارا، سو سیوے تمہرو پر یوار!

جبرائیل نے کہا، ہے میکائل! تم میرے بڑے بھائی ہو اور میں چھوٹا ہوں۔ میں آپ کی

سیوا کروں گا۔ اس لئے آپ رنجیدہ مت ہوئیے۔ جو بھی میرا بھگت ہو گا وہ جو بھی کوئی خیرات یا

صدقہ اتارنے جیسا یا کسی بھی نیک کام کی رسم ادا کرے گا وہ تمہارے خاندان کے لوگوں کے ذریعہ ہی ادا ہوگی۔ جبرائیل کی دعائے نیک کی وجہ سے ہی سماج میں جو بھی متبرک کام کرنا ہو وہ میکائل کی اولاد یعنی براہمنوں کے ذریعہ ہی انجام پاتا ہے۔

برہما بھئے آند، جہے وشنو اس بھاسیو

میو چت کا دوند، سکھا مور سب سکھی بھو

یہ سن کر میکائل بہت خوش ہوئے، ان کے غیر مستحکم و بے چین من کو راحت ملی کیونکہ جبرائیل کی طرف سے دی گئی تسلی سے انہیں یقین ہو گیا کہ اب میری اولاد سکھی ہو جائے گی اور مکر فریب کرتے ہوئے بھی آسودہ حال رہے گی۔



چلو چلو سب کوؤ کہے، موہے اندیشہ اور!

صاحب سے پرچے نہیں، جائینگے کس ٹھور!!

چوراسی لاکھ جونیاں بنیں

یہ سب دوند باد ہوئے گئیو، تب پُنی جگ کی رچنا بھییو

چوراسی لاکھ یون بھاؤ، چار کھانی چار ہو رُماؤ

جب یہ جھگڑا ختم ہو گیا تو پھر دُنیا کی تخلیق کی گئی، چوراسی لاکھ جونیاں اور چار کھانیاں (مثلیں) بنائی گئیں۔

پرہتم انڈج رچیو جننی، چتر مکھ پنڈج کیو

وشنو اُشج رچیو تب ہی، رُدر، استھاور لیو

لینے رچی جیہی کھانی چارو، جیو بندھن دینہ ہو

ماں (حوّا) نے انڈج (انڈوں سے پیدا ہونے والے جاندار) کی تخلیق کی، میکائل نے پنڈج (کسی جسم سے پیدا ہونے والے جاندار) کھانی کی تخلیق کی۔ جبرائیل نے اُکج (کیڑے پتنگے) کی کھانی کی تخلیق کی اور اسرائیل نے استھاور (پانی میں رہنے والے) جانداروں کو پیدا کیا۔ اس طرح چار کھانیوں (مثلوں) کی تخلیق کر کے سبھی جانداروں کو باندھ دیا۔

تُکھ جل کے جیو بکھانی، چودہ لاکھ کپشی پروانی

کرم کیٹ ستائس لاکھا، تمیں لکھ پنڈج بھاکھا

چتر، کلش مانس پرمانا، مانس دیہہ پریم پد جانا

اور جونی پرچے نہہ پاوے، کرم بندھ بھو بھکا کھاوے

84 لاکھ جانداروں کی گنتی اس طرح ہے۔ نو لاکھ استھاور یعنی پانی میں رہنے والے جاندار ہیں اور انڈوں کے ذریعہ پیدا ہونے والے پنچھی وغیرہ جانداروں کی گنتی چودہ لاکھ ہے۔ اُکج (کھانی کے جاندار) یعنی کیڑے پتنگوں کی گنتی 27 لاکھ ہے۔ پنڈج کھانی یعنی مالک بدن جانوروں کی گنتی 30 لاکھ ہے جبکہ انسانی روحوں کی جونی کی گنتی چار لاکھ ہے۔ ان سبھی جانداروں میں صرف انسان ہی پریم پد (افضل مقام) یعنی نجات کو حاصل کر سکتے ہیں، باقی نہیں۔



چار کھانیوں (مثلوں) میں عناصر کا بھید

دھرم داس نے پوچھا

دھرم داس نانیو پد شیشا ، یہہ سمجھائے کہو جلدیشا
سکل جونی جو ایک سمانا، کم کارن نہیں اک سم گیانا
سو چرتز موہے کہو بجھائی ، جاتے چت سنشے مٹ جائی
دھرم داس نے پوچھا، ہے ستورو! سبھی جونیوں میں اگر ایک ہی روح (آتما) ہے تو کیا وجہ
ہے کہ سب میں ایک جیسا گیان (علم) کیوں نہیں ہے؟

زندہ پیر نے کہا

چار کھانی جو ایک آہیں ، تتو ویش آہیں سن تاہیں
سو آب ٹم کو کہو بکھانی ، تتو ایک استھاور جانی
اُکج دوئے تتو پرمانا، انڈج تین تتوگن جانا
پنڈج چار تتوگن کہئے، پانچ تتو مائش تن لہئے
تاسوں ہوئے گیان ادھیکاری، نز کی دیہہ بھگتی انوساری

زندہ پیر نے کہا۔ کہ بے شک چاروں کھانیوں کے جانداروں میں ایک ہی آتما
(روح) ہے۔ لیکن تتو (عناصر) کی کمی بیشی کی وجہ سے سب میں گیان (علم) قوت ذہنی بھی
اسی تناسب سے کم اور زیادہ ہے۔ استھاور کھانی کے جانداروں کی تخلیق ایک عنصر (تتو) سے
ہوئی۔ اُکج میں دو عناصر ہیں۔ انڈج میں تین عنصر ہیں۔ پنڈج میں چار عنصر ہیں اور انسان
میں پانچوں عنصر ہیں۔ اسی وجہ سے انسان میں گیان، علم اور ذہنی قوت زیادہ ہے اور یہ
عبادت و مراقبہ (دھیان) کے لئے موافق ہے۔

دھرم داس نے پوچھا

ہے صاحب موہے کہو سمجھائی، کون کون تتو ان سب پائی
انڈج اور پنڈج کے سنگا، اُکج اور استھاور اُگ

سو صاحب موہے ورنی سناؤ ، کرو دیا جنی موہے دُراؤ
دھرم داس نے کہا کہ ہے صاحب! مجھے یہ سمجھاؤ کہ کون کون سی کھانی میں کون کون سے عنصر ہیں
۔ برائے مہربانی بنا کچھ چھپائے یہ سارا بھید مجھے کھول کر سمجھائیں۔

زندہ پیر نے کہا

کھانی انڈج تین تتو ہیں ، اپ وایو اور تتج ہو
اُچل کھانی ایک تتوہہ، تتو جل کا تھیک ہو
زندہ پیر نے کہا کہ انڈج (انڈوں سے پیدا ہونے والی مخلوق) کھانی میں تین عنصر ہیں۔ پانی،
ہوا اور اگنی (آگ) جبکہ استھاور میں ایک ہی عنصر ہیں، پانی۔
اُکج تت ہیں دوئے، وایو تتج سم جائے
پنڈج چار ہیں سوئے، پرتھوی تتج اپ وایو سم
اُکج میں دو تتو ہیں ہوا اور آگ جبکہ پنڈج (مالک جسم) میں چار عنصر، زمین، آگ، پانی اور
ہوا ہیں۔

پنڈج نز کی دیہہ سنوارا، تاہیں پانچ تتو دستارا
تاتے گیان ہوئے ادھیکائی، گہے نام ست لوکیں جائی
پنڈج (مالک جسم) کی انسانی کھانی میں پانچ عنصر ہیں۔ اس لئے وہ سب سے زیادہ صاحب
عقل ہے اور وہ نام (کلمہ حق) کے سہارے امر لوک جاسکتا ہے۔



علم و فہم کے امتیاز کی وجہ

دھرم داس جی پوچھتے ہیں

کہے دھرم داس سُن بندی چھورا، اک سنٹے پر بھو میٹو مورا
سب زناری تنو سم آہیں، اک سم گیان سین کو ناہیں
دیا سیل سنتوش چھا گُن ، کوئی شنیہ کوئی ہوئے سپورن
کوئی مٹس ہوئے اپرا دھی، کوئی ستیل کوئی کال اُپادھی
نانا گُن کبھی کارن ہوئی ، صاحب برن سناؤ سوئی

دھرم داس جی نے پوچھا۔ ہے صاحب! میرے دل کا ایک اور شک مٹاؤ کہ سبھی مرد عورتوں میں ایک جیسا علم و فہم یعنی (گیان) کیوں نہیں ہے؟ جبکہ دونوں میں عناصر ایک جیسے ہیں یعنی دونوں پانچ ت (عناصر) سے بنے ہیں۔ کوئی گناہگار ہے تو کوئی نیکی کی راہ پر چلنے والا ہے۔ کسی کے پاس علم نہ کے برابر ہے تو کوئی بڑا عالم فاضل ہے۔ مرد عورت میں یہ علیحدہ علیحدہ خاصیتیں کیوں ہیں؟

زندہ پیر کہتے ہیں

دھرم داس پرکھوؤں چت لائی، زناری گُن کہوں سمجھائی
چار کھانی جیو بھرمایا، تب لے زر کی دیہی پایا
دیہہ دھرے چھوڑے جس کھانا ، تیسے کا کہوں گیان بکھانا

زندہ پیر دھرم داس سے کہتے ہیں کہ چار کھانیوں (جونوں کی مثلوں) میں گھومنے پھرنے کے بعد انسان کو انسانی جسم ملتا ہے اور اُس سے پہلے جس کھانی کے جسم کو چھوڑ کر وہ انسانی جسم میں آتا ہے، تو اُسی کے مطابق اس میں پہلے جسم والی خصلتوں، صفتوں، سمجھ، فہم کی آمیزش ہو جاتی ہے۔



مختلف جونوں سے انسانی جسم میں آئے انسانوں کی پہچان

پرہتم انڈج کی گہوں میں بانی، ایکی ایک کہو پلچھانی
آلس ندرا تا کہیں ہوئی، کام کرودھ دردری سوئی
چوری پُغلی ننڈا ٹھانے، گیان دھیان کچھو منہیں نہ آنے
گورو سنگورو چنپے نہیں بھائی، وید شاستر سب دیتی اٹھائی
آپن نچ اُونچ من ہوئی ، ہم سم دوسر اور نہ کوئی
میلے بستر نہیں نہائی، آنکھ کچ مکھ لار بھائی
پانسا جوا چت من آنے ، گورو چرن نس نہیں جانے
گُمر موڑ تاہے کا ہوئی، لمبا ہوئے پاؤ پُنی سوئی

زندہ پیر کہہ رہے ہیں کہ جو انڈج کھانی (انڈوں سے پیدا ہونے والے) سے انسانی جسم میں آئے ہیں ان کی پہچان بتاتا ہوں۔ اُن پر نیند حاوی رہتی ہے۔ وہ کابل اور سُست ہوتے ہیں خواہش نفسانی کی طرف راغب و عصبیلی طبیعت کے ہوتے ہیں۔ چوری، پُغلی، دوسروں کی برائی وغیرہ ہی ان کا ترجیحی کام ہوتا ہے۔ دوسروں کے گھروں میں جھگڑے پیدا کرتے ہیں۔ ہر کسی سے فضول کی بحث کرتے ہیں لیکن وہ عاقبت اندیشی و مراقبہ سے محروم ہوتے ہیں۔ مُرشد و مُرشد نیک کی پہچان اُن میں نہیں ہوتی۔ وید شاستروں کی جانکاری اُن کو بالکل نہیں ہوتی۔ ادنیٰ ہوتے ہوئے بھی خود کو بڑا سمجھتے ہیں اکثر میلے کپڑے پہنے رکھتے ہیں آنکھوں سے کچ اور منہ سے رال ٹپکتی رہتی ہے۔ جو آکھیلے میں مست رہتے ہیں۔ ان کا سر گُمر اور پاؤں لمبے ہوتے ہیں۔

کہیں کبیر سُو دھرم داسا، اُنچ بھید کہوں پرکاسا
جائی شکار جیو بہو مارے، بہت آنند ہوئے تھی وارے
مار جیو جب گھر کہیں آئی، بہو ودھی راندھ تاہی کہیں کھائی
ندے شبد اور گورو دیوا، نندے چوکا زریہر بھیوا
جھوٹے بچن سبھا میں کہیں ، ٹیڑھی پاگ چھور اُرمی
دیا دھرم منہیں نہیں آوے، کریں پُنیہ تہی ہانسی لاوے
بھالا تلک اُرو چندن کرنی ، ہاٹ بازار چکن پٹ پھرنی

انتر پانی اُوپر دایا، سو چو یم کے ہاتھ پکایا
 کُلمب دانت اُرو بدن بھیاون، پیرے نیر اوچ اتی پاوان
 اُکج کھانی سے جو انسانی جسم میں آئے ہوتے ہیں، انہیں شکار کھیلنے میں بڑی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ شکار مار کر لاتے ہیں اور بڑے شوق سے پکا کر کھاتے ہیں۔ گورو (مرشد) اور ان کے نام (کلمہ) کی برائی کرتے ہیں۔ جھوٹ بہت بولتے ہیں ٹیڑھی پگڑی باندھتے ہیں اور آخری کنارہ (پلہ) لمبا لٹکتا رہتا ہے۔ اُن کے دل میں رحم و ایمان نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی اور وہ دوسروں کو نیک کرم کرتے دیکھ اُن کی ہنسی اُڑاتے ہیں۔ خود ماتھے پر تنک اور چندن لگا کر بازار میں مٹک مٹک کر چلتے ہیں۔ اُن کے دل میں دھوکا ہوتا ہے، وہ ظاہرہ طور پر تو بڑے نرم دل دکھائی دیتے ہیں لیکن باطن میں وہ پتھر دل ہوتے ہیں۔ اُن کے دانت لمبے ہوتے ہیں اور شریڈراؤنا ہوتا ہے۔ ان کی آنکھیں آگے کو ابھری ہوتی ہیں۔

اچل کھانی کو کہوں سندیسہ، دیہہ دھرے جس ہوویں بھیسوا
 چھنک بدھی ہووے جو کیری، پلٹ بدھی نہ لاگے دیری
 جھنگا فیٹا سر پر پاگی، راج دوار سیوا بھل لاگی
 ات اُت چتوت سین جمار ہی، پر ناری کہں سین بٹاوی
 رس سوں بات کہیں مکھ جانی، کام بان لاگے اُر آنی
 پر گھرتا کہں چوروں جانی، لاج سرم اُجے نہیں بھائی
 چھن اک من مہں بسرے دیوا، چھن اک من مہں کجے سیوا
 چھن اک گیانی پوتھی بانچا، چھن اک مایں سین گھناچا
 چھن اک من میں کجے دھما، چھن اک من میں کرے اکرما
 بھوجن کرت ماتھ کج آئی، بانہہ جانگھ پنی بھیجت بھائی
 بھوجن کرت سوئے پنی جانی، جو جگائے تیہہ مارن دھائی
 آنکھیں لال ہوئیں پنی جانی، کہں لگ بھید کہوں میں تانی

استھاد کھانی سے انسانی جونی میں آنے والوں کی بدھی (عقل) مستحکم نہیں ہوتی یعنی وہ مستقل مزاج نہیں ہوتے۔ ان کا فیصلہ بدلتا رہتا ہے۔ سر پر پگڑی باندھے رہتے ہیں۔ سرکاری نوکری کرتے ہیں، دوسرے کی عورت پر نظر رکھتے ہیں، اشارے سے بلاتے ہیں۔ شہوت پرستی کی

باتیں کرتے ہیں اور چوروں کی طرح دُوسروں کے گھر میں گھسٹتے ہیں اگر پکڑ لئے جاتے ہیں تو بھی کوئی شرم محسوس نہیں کرتے بلکہ ہنستے رہتے ہیں۔ ایک پل تو اپنے مُرشد کو بھی بھول جاتے ہیں اور دوسرے ہی پل اُن کی سیوا کرنے لگ جاتے ہیں۔ کسی پل میں تو مذہبی کتابیں پڑھنے لگتے ہیں مگر دوسرے ہی پل موقع ملنے پر سب کے گھرنا چنے بھی لگ جاتے ہیں۔ ایک پل میں تو بہادر بن جاتے ہیں اور دوسرے ہی پل بڑ دل ہو جاتے ہیں، ایک پل میں تو نیک کام کرنے لگتے ہیں لیکن دوسرے ہی پل بُرے کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ کھانا کھاتے ہوئے اپنا ماتھا کھٹکھٹلاتے ہیں، بازو اور جانگھ (ران) کو مٹکتے ہیں۔ کھانے کے بعد فوراً سو جاتے ہیں اور اگر کوئی جگانے کی کوشش کرے تو اُسے مارنے کو دوڑتے ہیں۔ ان کی آنکھیں لال ہوتی ہیں۔ اُن کا بھید کہاں تک کہا جائے۔

پنڈج کھانک لچھ سناؤں، گُن اوگن کا بھید بتاؤں
 بیراگی اُنہنی متی دھاری، کرے دھرم پنی وید وچاری
 تیرتھ اور پنی یوگ سماہی، گورو کے چرن پت بھل باندھی
 وید پُران کتھے بہو گیانا، سبھا بیٹھی باتیں بھل ٹھانا
 راج بھوگ کامنی سکھ مانے، من شکا کہوں نہیں آنے
 اُتم بھوجن بہت سہائی، لوگ سپاری بیرا کھائی
 چھچھو تیج جا کر پنی جانی، پراکرم دیہی بل ٹھانی
 دیکھو سورگ سدا تیہے ہاتھا، دیکھے پرتیما ناوے ماتھا

پنڈج کھانی سے انسانی جسم میں آنے والوں میں ترک دنیا کا رجحان ہوتا ہے۔ وہ ویدوں کی تعلیم کے مطابق مذہبی کام کرتے ہیں۔ تیرتھ یوگ وغیرہ کرتے ہیں اور مُرشد (گورو) سے محبت کرتے ہیں۔ وید، پران پڑھ کر گیان چرچا کرتے ہیں۔ راج بھوگ (شاہی رہن سہن) اور بیوی سے خوش رہتے ہیں۔ من میں کسی طرح کا شک شبہ نہیں پیدا ہونے دیتے۔ عمدہ کھانا انہیں اچھا لگتا ہے۔ اُن کی آنکھوں میں نور ہوتا ہے۔ جسم میں طاقت ہوتی ہے۔ سورگ (جنت) تو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ یعنی اپنے کرموں

(اعمالوں) سے جنت تو حاصل کر ہی لیتے ہیں۔

چھوٹے نر کی دیہہ ، جنم دھرے پھر آئے کیے

تا کو کہوں سندیش ، دھرم داس سن کان دے

زندہ پیر کہتے ہیں کہ جو انسانی جسم چھوڑ کر پھر سے انسانی جسم حاصل کرتا ہے۔ اب اُس کی

پہچان بتاتا ہوں۔

آئی اچھت جو نرمر جائی، جنم دھرے مانوش کو آئی

سُور ہووے نر کے ماہیں، بھے ڈر تاکے بکٹ نہ جاہیں

مایا موہ ممتا نہیں ویاپے، دشمن تاہیں دیکھ ڈر کانپے

ستہ شبد پرتیت کرمانے، بندا روپ نہ کہیں جانے

سنگورو چرن سدا چت راکھے، پریم پریتی سو دین بھاگھے

گیان اگیان دوئی کہیں بوجھے، ستہ نام پر تیجے نت سو بھجھے

جو مانوس اس لچھن ہوئی، دھرم داس لکھی راکھو سوئی

جو کچھ انسانی جسم حاصل کرنے کے بعد پوری عمر بھوگنے سے پہلے جسم چھوڑ جاتے

ہیں یعنی مرجاتے ہیں، وہ بہادر انسان ہوتے ہیں، ڈر نام کی کوئی چیز ان کے پاس پھسکتی ہی

نہیں، انہیں مایا، موہ، ممتا وغیرہ بھی نہیں ستاتی اور ان کے دشمن بھی ان سے ڈرتے ہیں۔

وہ سچے شبدوں کو محبت بھرے لہجے سے مان لیتے ہیں اور دوسروں کی برائی نہیں کرتے۔ وہ

مُرشد کے قدموں میں ہی دھیان لگائے رکھتے ہیں۔ سچے کلمہ کو پہچان لیتے ہیں۔ اس طرح

کی علامتیں جس انسان میں ہوتی ہیں۔ وہ انسان سے انسانی جسم میں آ کر اپنی باقی رہ گئی

عمر پوری کرنے آئے ہوتے ہیں۔

چوراسی کا سلسلہ کیوں بنا

دھرم داس پوچھتے ہیں

چوراسی یونن کی دھارا، کیہہ کارن یہہ کینہہ سپارا

نر کارن یہہ سرشٹی بنائی، کئے کوئی اور جیو بھگتائی

دھرم داس جی صاحب سے پوچھ رہے ہیں کہ اگر انسان کی خاطر ہی یہ کائنات بنائی گئی ہے پھر

دوسری جو نیاں کیوں بنیں؟ یعنی چوراسی لاکھ جو نیاں کیوں بنائی گئیں؟

صاحب (زندہ پیر) نے کہا

دھرم نر دیہی سکھدائی، نر دیہی گورو گیان سہائی

نر تنو کاج کینہہ چوراسی، شبد نہ گہے موڑ متی ناشی

چوراسی کی چال نہ چھاڑے، ستہ نام سو میہ نہ ماڈے

لے ڈارے چوراسی ماہیں، پڑے گیان جہاں کچھ ناہیں

پُنی پُنی دوڑ کال مکھ جاہیں، تاہوتے جو چیتن ناہیں

یہہ تن پائے گہے ستناما، نام پر تاپ لہے نچ دھاما

زندہ پیر دھرم داس کو بتا رہے ہیں کہ یہ مانو چولا (انسانی جسم) بڑا ہی مسرت بخش

ہے۔ اسی میں مُرشد کا علم سا سکتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس انسانی جسم کی وجہ سے ہی

چوراسی بنائی گئی تاکہ انسان بے وقوف بنا رہے اور سچے کلمہ الحق کو نہ پکڑ سکے کیونکہ

علیحدہ علیحدہ جو نیوں سے آنے کی وجہ سے انسان باہوش نہیں ہو پاتا ہے۔ اگر لگا تار

انسانی جسم ملتا رہے تو جیو باہوش ہو کر بھگتی کی راہ یعنی یاد الہی کی راہ پر چل پڑے گا جس

سے دُنیا داری کے عمل میں رکاوٹ آئے گی اس لئے اُسے چوراسی کے قید خانوں میں

ڈال دیا گیا، جہاں علم نہیں ہے۔ جہاں ذاتی ہم نشینی (خود کی واقفیت) نہیں کی جا



محافظ کا ہنر دکھا کر آخر میں جیو وں کو کھا جاتا ہے نرنجن (آدم)

دھرم داس نے پوچھا

دھرم داس کہے شبھ دن مورا، ہے پر بھو درشن پائیو تورا
ہے صاحب میں تُم بلہاری، آگل کتھا کہو زرواری
چار کھانی رچی پنی کس کینہا، سو سب موہے بتا دو چینہا

دھرم داس جی نے کہا۔ ہے صاحب! آج بہت ہی مبارک دن ہے جو آپ کا دیدار ہوا ہے۔
مہربانی کر کے مجھے آگے کی کہانی بتاؤ۔ مجھے یہ بتاؤ کہ چار کھانی کی تخلیق کے بعد کیا کیا گیا۔

صاحب نے کہا

سُن دھرمن یہہ ہے یم بازی، جیسے نہ چننے پنڈت قاضی
چارہو مل یہہ رچنا کینہا، کچا رنگ سو جیوہی دینہا
پانچ تھو تینوں گُن جانو، چودہ یم تاسنگ پچھانو
یہی ودھی کینہی ز کی کایا، مارے کھائے بہور اُپجایا
اونکار ہے وید کو مؤلا، اونکار میں سب جگ بھولا
ہے اونکار نرنجن جانو، پُرش نام سو گُپت امانو
سہس اٹھاسی برہما جایا، بھا وستار کال کی چھایا
برہما تے جو اُتجے بار، تن چُنی کتھے بہت وستارا
سمرتی شاستر پُران بھٹکاوا، الکھ نرنجن دھیان درڑاوا
وید متے سب جو بھرمانے ستیہ پرش کو مرم نہ جانے
نرنکار گس کینے تماشہ سو چرتز بوجھو دھرم داسا

سکتی، اسی وجہ سے انسان بار بار فرشتہ قضا (کال) کے منہ میں جاتا ہے اور باہوش نہیں
ہو پاتا ہے اگر انسانی شریہ حاصل کر کے کوئی کلمہ الحق کو پکڑ لے تو وہ یقینی طور پر امر
لوک (لافانی جنت) میں پہنچ جاتا ہے۔

نہہ اچھر ہے سار، اچھر تے لکھ پاؤئی

دھرمن کرو وچار، نہہ اچھر نہہ تھو ہے

زندہ پیر دھرم داس کو سار تھو کے بارے میں سمجھاتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ وہ نی: اکثر ہے۔

اکثر (حرف) کی حد سے پرے ہے۔ اکثر تو لکھا جاسکتا ہے۔ اس لئے دھرم داس! جو سار تھو ہے، وہ
نی: اکثر ہے نی: تھو ہے۔



شبہ شبہ سب کوئی کہے، وہ تو شبہ ودیہہ!
جھیا پر آوے نہیں، زکھ پرکھ کے لیہہ!!

زندہ پیر کہہ رہے ہیں کہ ہے دھرم داس! یہ کال (فرشتہ قضا) کا کھیل پنڈت قاضی وغیرہ بھی نہیں سمجھ پائے۔ آدھنکتی یعنی حوا اور تین فرشتوں (میکائل، جبرائیل، اسرافیل) نے مل کر دنیا کی تخلیق کی اور جیو کو کچا رنگ دیا یعنی فانی جسم میں ڈالا۔ پانچ تھو (عناصر) تین گن (وصف) اور 14 یم ایک جیو کے ساتھ کر دیئے۔ یعنی یم اس جسم میں انسان کو بھٹکانے کیلئے رکھے۔ اس طرح جیو کے جسم کی تعمیر کی اور بار بار مارا اور کھا کر بار بار پیدا کیا۔ وید میں بھی اونکار کی بات کی گئی اور اسی اونکار میں ساری دنیا بھٹک گئی۔ یہی اونکار نرجن یعنی کہ نرکار ہے۔ پرم پُرش کا بھید پوشیدہ رکھا گیا۔ کال نے اپنا اتنا پھیلاؤ کیا کہ 88 ہزار برہما (میکائل) پیدا کئے۔ پھر میکائل نے جیوؤں کی تخلیق کی اور وید شاستر (متبرک کتابیں) وغیرہ میں الجھا دیا اور آدم کا دھیان کرنے کو کہا۔ وید کے عقیدے کے مطابق سبھی جیو مشکوک ہوئے، پرم پُرش (عدلی عدل) کا بھید نہیں پاسکے۔ صاحب (زندہ پیر) کہہ رہے ہیں۔ ہے دھرم داس! یہ سب آدم نے ہی کیا۔

اُسر ہوئے جیو ستاوے ، دیو رشی مونی کار کم
پُنی دھر اوتار رکشک ، اُسر کرت سنگھار کم
جیو کو دکھائے لیا ، اپنی مہما گھنی
یہی جان جیو باندھ آسا ، یہی ہے رکشک دھنی
رکشک کلا دکھائے کر ، اُنت کال بھکشن کرے
پیچھے جیو پیچھتائے بہت ، جب کال کے مکھ میں پرے

یہی (آدم) اُسر (شیطان) کے بھیس میں آ کر جیوؤں کو ستاتا ہے، زاہدوں درویشوں کو تنگ کرتا ہے اور پھر یہی ایک نئے روپ میں جلوہ گر ہو کر محافظ بننے کا ہنر دکھاتے ہوئے شیطانوں کا خاتمہ کرتا ہے۔ یہ جیوؤں کو اپنا کھیل دکھا کر اپنی بڑائی بتاتا ہے اور جیو سوچنے لگتے ہیں کہ شاید یہی ہمارا محافظ ہے لیکن وہ محافظ کا دکھاوا کر کے آخر میں جیوؤں کو کھا جاتا ہے اور پھر جب جیو فرشتہ اجل کے منہ میں جاتے ہیں تو پیچھتاتے ہیں۔



سبھی جیوؤں کو دکھ دیئے آدم نے

یم بازی کوئی چنہ نہ پایا، آشا دے یم جیو نچایا
لکھ جیو رت پرتی کھائی ، مہا اپربل کال قصائی
تپت شلائس دن تہں جرتی ، تا پر لے جیون کھس دھرتی
جیو ہی جارے کشٹ دلاوے ، تب پھر لے چوراسی ناوے

زندہ پیر کہہ رہے ہیں کہ کال کا کھیل کوئی نہیں سمجھ پایا۔ یہ ایسا بھیانک قصائی ہے کہ ایک لاکھ جیوؤں کو ہر روز آگ پر پتے توے پر بھون بھون کر کھاتا ہے۔ جیوؤں کو جلا کر اڈیت دے کر پھر چوراسی کی کھانی میں پھینک دیتا ہے۔

جیو کینہہ تب بہت پُکارا، کال کشٹ دیت اپارا
بیکر کشٹ سہیو نہ جانی، ہے کوئی رکشک کرو سہائی
ایسے حالات میں جب کال جیوؤں کو بہت اذیتیں دے رہا تھا تو جیوؤں نے پُکار کی کہ کال ہم پر بہت ظلم ڈھارہا ہے۔ جو ہم سے سب نہیں جارہے ہیں اگر کوئی محافظ ہے تو ہمیں بچاؤ۔



امر لوک (مقام حق) سے صاحب (زندہ پیر) چلے

دیکھ جیون وکل اُتی ، دیا پُرش جنایا
 دیا دھی ست پُرش صاحب ، تہی موہیں بلایا
 کہے موہیں سمجھائے بہو ودھی ، جیو جائے چتاوہو
 تُم درش تے ہو جیو شیتل، جائے تین بجھاوہو
 دُکھی جیو کی پکار جب عدلی عدل کے پاس پہنچی تو انہیں رحم آیا۔ زندہ پیر کہہ رہے ہیں کہ
 تب انہوں نے مجھے بلایا اور سمجھا کر کہا کہ جیو کو سچ کی راہ سمجھا کر یہاں لے آؤ۔
 کر پر نام گیانی چلے، کرن ہنس کو کاج
 جو پے کال نہ مانی ہے، تمہیں پُرش کو لاج
 عدلی عدل کو آداب عرض کر کے جیو کی نجات کیلئے صاحب (زندہ پیر) چل پڑے



نرنجن (آدم) نے صاحب (زندہ پیر) سے بحث کی

جبہیں پُرش آ گیا کینہا، جیون کاج پرتھوی پگ دینہا
 آوت ملیو دھرم انیائی ، تن پنی ہم سو رار بڑھائی
 موکس دیکھ دھرم ڈگ آوا، مہا کرودھ بولے اتوراوا
 یوگ جیت انہواکس آوو، سو تم ہم سو وچن سناو
 جب زندہ پیر فانی دنیا میں آئے تو راستے میں آدم ملا۔ اُس نے غضبناک ہو کر پوچھا کہ یہاں
 کیوں آئے ہو؟

آدم نے کہا

جاہو گیانی گھر آپنے ، مانو وچن ہمار
 تین لوک پُرشہیں دے ، سورگ پاتال سنسار
 آدم نے کہا۔ ہے گیانی (صاحب عقل)! واپس اپنے گھر جاؤ، یہ سنسار یہ دنیا میری ہے اور
 یہ سب مجھے عدلی عدل نے دیا ہے۔

زندہ پیر نے کہا

موہے جو پٹھو پُرش کو ، کرن ہنس کے کاج
 کالہی مار سنگھار ہوں، دینہہ سکل موہے ساج
 زندہ پیر نے کہا کہ مجھے عدلی عدل نے جیو کے کلیان کیلئے بھیجا ہے، اور جیو کو بچانے کا
 سامان بھی انہوں نے مجھے دیا ہے۔

تاسوں کہیو سُو دھرم رائی، جیو کاج سنسار سدھائی
 تپت شلا پر جیو جراوہو، جاری باری نچ سواد کراوہو
 تُم اس کشٹ جیو کہس دینہا، تہی پُرش موہی آ گیا کینہا
 جیو چتائے لوک لے آؤں، کال کشٹ سے جیو بچاؤں
 تاتے ہم سنسار ہی آئے ، دے پروانہ لوک پٹھائے

کبیر صاحب نے کہا تم تپتے توے پر جیوؤں کو بھون بھون کر کھا رہے ہو اور انہیں بے حد اذیتیں دے رہے ہو، اس لئے عدلی عدل کی اجازت سے میں یہاں آیا ہوں جیوؤں کو باہوش کر کے امر لوک لے جاؤں گا۔

آدم نے کہا

تے زنجن بولے بانی ، کیسے ہنس چھڑا دو گیانی
جگ کے ماہیں کینہا ہم باسا، پشو پنچھی جل تھل میں آسا
تن سو ساٹھ ہم پٹھ لگا ہیں ، تا میں سکل جیو ارجھا ہیں
تا پر کام کرودھ ہم ڈاری ، ترشنا سکل جیو کہیں ماری
تا پر کینہہ ایک ہم کاجا، پاپ پُن تھا پے ہم راجہ
ان میں جیو بندھے سب جھاری ، کیسے ہنسے لیو اُبھاری

آدم نے کہا کہ جیوؤں کو کیسے چھڑا کر لے جاؤ گے! اُس نے کہا کہ میں ہی تو سب میں سایا ہوا ہوں (من روپ میں آدم سب کے اندر بیٹھا ہوا ہے) اس کے علاوہ 360 ایسے مقام ہیں جہاں میں نے اپنی پہنچ بنائی ہوئی ہے (360 ایسی جگہیں ہیں جہاں آدم نے تھوڑی تھوڑی روحانی قوتیں رکھی ہوئی ہیں اور وہاں خود بیٹھا ہوا ہے) سبھی اُن میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ اس پر بھی میں نے سب کو کام یعنی جنسی خواہشوں، کرودھ (غصہ) ترشنا (لاچل طبع) وغیرہ برائیوں میں پھنسا کر بے حال کیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے جیوؤں کو گناہ اور عمل نیک کی الجھن میں باندھ دیا ہے۔ تم انہیں کیسے چھڑاؤ گے؟

زندہ پیر نے کہا

ست شبد ہم بولے بانی، بچن ہمارے چھوٹے پرانی
گہے شبد جب من چٹلائی ، بھجیں ہیں کال جو لیب چھڑائی
صاحب نے کہا کہ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ جب جیو میرے شبد (کلمہ) کو پکڑ لے گا وہ دائمی نجات پا جائے گا۔

آدم نے کہا

تے زنجن بولے بانی ، سکل جیو بس ہمرے گیانی
تن سو ساٹھ پٹھ ارجھیرا، کیسے ہنس لیو اُبیرا

گنگا جمنا سرسوتی جانی ، پشکر گوداوری مانی
بدری کیدار ہم کا ٹھاؤں ، جہاں تہاں ہم تیرتھ لگاؤں
ستیو بندھ پُنی کینہہ ٹھکانا ، پشکر چھتر آئے ہم تھانا
گرٹھ گرنا ر دت کو تھانا، تاہے گھیر ہم بیٹھے نہانا
کمر و ماہ کچھا دیوی، نیم خار مسرکھ ہم لیوی
نمر ایودھیا رامہیں راجہ کھے ہیں دیت باندھ سب ساجا
یہی پٹھ جگ جیو بھلائی، کہیں ودھی ہنس لیو ملکتائی
آدم نے کہا ایسی بہت سی جگہیں ہیں جہاں سے جیو وہم بھرموں کا شکار ہوتا ہے۔ گنگا، جمنا، گوداوری، متھرا، بدری ناتھ، کیدار ناتھ، پشکر، ایودھیا وغیرہ جگہوں پر بیٹھ کر میں نے جیوؤں کو بھٹکایا ہوا ہے پھر تم کس ترکیب سے انہیں یہاں سے چھڑاؤ گے۔

صاحب نے کہا

تب گیانی اُس بولے بانی، جم تے جیو چھڑا دوں آنی
پُرش نام کو کہوں سمجھائی، جم راجہ تب چھوڑ پرائی
گھاٹ گھاٹ پٹھے ارجھیرا، ہمرے شبد تے ہوئے نبیرا
سُن رے کال دُشت انیائی، شبد سنگ ہنسا گھر جائی

زندہ پیر نے کہا کہ ہے آدم! میں جن جیوؤں کو پریم پُرش کا نام دوں گا۔ یم کا زور پھر اُن پر نہیں چل سکے گا۔ تم بے شک مختلف جگہوں پر بیٹھ کر ان میں شک و شبہات پیدا کر رہے ہو لیکن میرے دئے کلمہ سے وہ تمہارے بندھن سے چھوٹ جائیں گے۔ کلمہ (شبد) انہیں اپنے ساتھ امر لوک (مقام حق) لے جائے گا۔

آدم نے کہا

کا گیانی دیہو ادھیکارا ، ہمرد نہیں چھوٹے یم جارا
پانچ پچیس تین گُن آہی، یہہ لے سکل شریر بنائی

تائیں پاپ پُن کو واسا، من بیٹھا لے ہمری پھانسا

جہاں تہاں جگ بھرمائے، گیان سندھی کچھو رَہن نہ پاوے

ایک شبد کی کتیک آشا، میرے ہیں چوراسی پھانسا

آدم نے صاحب سے کہا کہ تم جیوؤں کو مجھ سے چھڑا کر لے جا ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ میں نے پانچ عناصر (آگ پانی ہوا زمین آسمان) سے جسم کی تخلیق کی ہے۔ اس کے علاوہ سبھی جیوؤں کو پاپ پنیہ (نیکی اور بدی) میں باندھ رکھا ہے۔ من کی شکل میں میں سب کے اندر سایا ہوا ہوں اور کسی کو سوچنے بھی نہیں دیتا ہوں کہ یہ کیا ماجرہ ہے۔ اس کے علاوہ میں نے جیوؤں کو چوراسی لاکھ جونیوں کے مہا جال میں پھنسا یا ہوا ہے گیانی! ایسے میں تمہارا ایک شبد (کلمہ) کیا کر لے گا۔

زندہ پیر کہتے ہیں

بولے گیانی شبد بچاری، چھوٹے چوراسی کی دھاری

چھوٹے پانچ پچیس گن تینوں، ایسا شبد پُرش میں دینہوں

زندہ پیر نے کہا کہ میرے پاس بڑا زبردست نام (کلمہ) ہے۔ جن کو عدلی عدل کا یہ نام دے دوں گا۔ ان کا تم کچھ نہیں بگاڑ پاؤ گے اور وہ جیو تمہارے پھندے سے آزاد ہو جائیں گے۔

آدم نے کہا

ہے گیانی کا کرو بڑائی، ہم تے ناہیں چھوٹ جو جانی

اتنے یگ بھئے کا تم دیکھا، گیانی ہنس نہ اکیو پیکھا

کا تم کرو کا شبد تمہارا، تین لوک پر لے کر ڈارا

سادھو سنت ہم دیکھی ریتی، پرے پرے سکل جگ جیتی

کرم رکھ باندھے سب سادھا، سُر نرمی سکو جگ باندھا

آدم نے کہا کہ اتنے یگ (زمانے) گزر گئے۔ کیا ایک بھی جیو کو ست لوک (مقام حق) جاتے دیکھا ہے؟ بڑی طاقت سے میں نے جیو کو باندھا ہوا ہے۔ چھوٹے نہیں دوں گا تم اور تمہارا شبد (کلمہ) کیا کر لے گا۔ میں تین لوک کو تباہ کر دیتا ہوں۔ آدم کائنات میں کئی بار قیامت بھی برپا کر چکا ہے۔ یہ سب کام زندہ پیر کے نہیں ہیں۔ عدلی عدل کے نہیں ہیں۔ اس پر زندہ پیر نے کہا بھی ہے۔

جو رکھشک تہیں چہنت ناہیں، جو بھکشک تہیں دھیان لگا ہیں

آدم نے کہا کہ اس پر بھی میں نے پاپ پن (گناہ اور نیکی) میں جیو کو باندھا ہوا ہے۔ عام آدمی کی تو بات ہی کیا ہے میں نے تو بڑے بڑے دیوتاؤں، زاہدوں اور ولیوں سمیت پوری دنیا کو اپنے پھندے میں باندھ رکھا ہے۔ ایک بھی جیو کو جانے نہیں دوں گا۔ آدم نے زندہ پیر سے کہا کہ یہاں پر تمہارا کلمہ کام نہیں کرے گا۔ اس پر زندہ پیر نے کہا۔

زندہ پیر کہتے ہیں

گیانی کہے کال انیائی، شبد پنا تو کھائے چبائی

اب تم گس کھئے ہو ہٹسارا، پرش بھاشوں وشواسا

ٹھہ اور اٹھہ کا کرے نبیرا، میٹو کال سکل ارجھیرا

زندہ پیر نے کہا 'ہے آدم! اس لئے تو میں آیا ہوں، تم نے ایک بھی جیو کو ست لوک (مقام حق) میں نہیں آنے دیا۔ تب جیو کے پاس سچا نام نہیں تھا وہ اپنے زور سے نجات حاصل کرنا چاہتے تھے..... تم نے انہیں کھالیا۔ لیکن اب میں انہیں پرش (عدلی عدل) کا بہت ہی زبردست کلمہ حق دوں گا، جس کے بعد ان جیوؤں پر تمہارا بس نہیں چلے گا۔ یہ کلمہ انہیں باطن سے بدستور بھروسہ بھی دیتا جائے گا اور اس کے ساتھ ہی اچھے اور بُرے کی تمیز کا علم بھی انہیں باطن سے ہوتا رہے گا۔ یہ کلمہ جیو کا محافظ حقیقی بن کر اور تمہارے سبھی بندھنوں سے چھڑا کر امر لوک لے جائے گا۔ صاحب نے ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ 'سمرن پائے ستیہ جو ویرا' سنگ رہوں میں داس کبیرا'۔

آدم نے کہا

زگن کال تب بولے بانی، ارجھے جیو سکل جم کھانی

کیسے کے تم شبد پسارو، کون ووجی تم جیو اُبھارو

ایسے جیو سکل ہیں کرنی، کیسے پنچے پُرش کی سرنی

جگ میں جیو کرودھ وکرارا، کیسے پنچے پُرش کے دوارا

کرودھی جیو پریت ابھیمانی، دھری ہیں جنم نرک کی کھانی

لوبھ ہوئے سرپ وکرارا، مائی بھکھے جیو ادھیکارا

لو بھ جنم سوکر اوتارا کیسے پاوے موکش کو دوارا

وشی وشے سب وش کی کھانی، اے سب کیسے جم سہدانی

آدم نے کہا کہ میں نے کام (نفسانی خواہش) کرودھ (غصہ) وغیرہ میں جیو کو پھنسیا ہوا ہے۔ ایسی حالت میں تو کوئی بھی جیو پر مش (عدلی عدل) کے لوک (دیش) میں نہیں پہنچ سکتا۔ اس کے علاوہ ہر ایک میں میں نے اسرائل کے 14 دوت فٹ کئے ہوئے ہیں۔ تم انہیں کیسے نکالو گے؟ ہر ایک جیو کے اندر 14 قاصد بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک کا کام ہے۔ نیند لانا، دوسرے کا کام ہے۔ دل میں نفسانی خواہشات پیدا کرنا۔ تیسرے کی ڈیوٹی ہے موج مستی کی ترنگ پیدا کرنا، چوتھے کا کام ہے من (چت) میں خلل ڈالنا، اس کا نام ہے چت بھگا وغیرہ کی طرح یہ یم کے 14 دوت (قاصد) ہیں جو جیو کے دل میں شک و شبہات پیدا کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ نفس پروری، غصہ وغیرہ بُری علامتیں بھی جیو پر حاوی ہیں۔ لذت نفس نے جیو کو الجھا دیا ہے۔ جیو بڑا گندہ ہو گیا ہے تمہارے کلمہ کو کوئی نہیں مانے گا۔

زندہ پیر نے کہا

گیانی کہے کر ہوں وریارا، ہم تو کینے سکل زربارا

جوئی گیانی ہوئے ہمارا، کام کرودھ تے ہوئے نیارا

ترسنا لو بھے دیہی بہائی، وشے جنم سب دور پرائی

اُن کو دھیان شبد ادھیکاری، کام کرودھ سب ہوئے نیاری

نام دھیان ہنس گھر جائی، کیا رے کال تم کرو بڑائی

اُن میں یم کا پڑے نہ چھائیں، تاتے ہنسا لو کہے جائی

زندہ پیر نے کہا کہ جس شری (جسم) میں یہ نام (کلمہ) دے دوں گا اُس پر تیرا زور نہیں چلے گا۔

وہاں کام (شہوت پرستی) کرودھ (غصہ) وغیرہ جیووں کے نزدیک نہیں آئیں گے اور جیو پاک صاف ہو جائے گا۔ تم اُس جیو کو چھو بھی نہیں پاؤ گے اور وہ جیو ہنس روپ ہو کر اپنے دیش میں چلا جائے گا۔

آدم نے کہا

کہے زرنجن سُن ہو گیانی، کتھی ہا جان تمہاری بانی

یگت مہاتم بے بتاؤں، تمہارا نام لے پنتھ چلاؤں

اب زرنجن اپنے ٹھکانے آیا۔ اُس نے کہا، میں بھی تمہارا نام لے کر پنتھ چلاؤں گا اور جیووں کو الجھا دوں گا۔ کسی کو پتہ نہیں چلے گا کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے یعنی اس نے کہا کہ میں نام (کلمہ) اپنے والا ہی دوں گا مگر اُس پر مہر تمہاری ہوگی۔ اِس لئے آج دُنیا میں جیو بڑی الجھن میں ہے اُسے پتہ ہی نہیں چل پارہا کہ اتنے کلمات (ناموں) میں سے کون سا نام سچا ہے اور وہ کس کے پاس ہے۔

زندہ پیر نے کہا

کہے گیانی سُن کال وچارا، ہنس ہمار نہیں نیارا

نسواسر رہے لو لینا، شبد وچار ہوئے نہیں بھینا

ہنس ہمارا شبد ادھیکارا، پُرش پرتاپ کو کرے سمہارا

نام چے اور سُر ت لگائی، ملے کرم لاگے نہیں کائی

شبد مان ہوئے شبد سرؤپا، نیچے ہنسا ہوئے انوپا

زندہ پیر نے کہا۔ ہے آدم جسے سچا نام مل جائے گا وہ پاک صاف ہو جائے گا پھر وہ تمہاری طرف رُخ کرے گا ہی نہیں۔

آدم نے کہا

گیانی مور اپہل گیانا، وید کتب بھرم ہم مانا

ان کو مانے سب سنسارا، کل میں گنگا مکت دوارا

دیہی دان سے اُترے پارا، ایسے سُر ت کہیں وچارا

یہہ وچھی جگ جیو بھلاہیں، جرا مرن سب بندھ بندھاہیں

سوتک پاتک وید وچارا، پوچھ وید سے کرہیں سنگھارا

ایکا دشی مُکتی کو بھائی، یوگ جگیہ کروے ادھیکائی

آدم نے کہا کہ میں نے سوتک (بچے کی پیدائش کے بعد کی ناپاکی) پاتک گناہ گاری، کرم کا نڈ (مذہبی عمل) وغیرہ اُن گنت وہموں میں انسانوں کو الجھایا ہوا ہے۔ سب انہیں رسوم کو ماننے ہیں۔

تمہاری بات کو کوئی مانے گا ہی نہیں۔ اس لئے مت جاؤ دنیا میں۔

زندہ پیر نے کہا

سُنو کال گیان کی سندھی، چھوڑو جیو سکل کی پھندی
جب نچ پیرا ہنسا پاوے، جوگ برت تپ سبے نساوے
وید کتاب کی چھوڑے آسا، ہنسا کرے شبد وشواسا
تا کے بکٹ کال نہیں آوے، نچ پیرا جو سُر ت لگاوے
جوگ برت چتھو ہے چھارا، اڈبھت نام سدا رکھوارا
زندہ پیر نے کہا کہ جسے سچا نام مل جائے گا۔ اس کا سارا وہم اندر سے دھل جائے گا۔
کال (فرشتہ قضا) بھی اس کے نزدیک نہیں آپائے گا۔ نام ہمیشہ اس کی حفاظت کرے گا۔

آدم نے کہا

اب تُم گیانی بھلی سُنائی، میرو اُجھو سُر جھو نہیں جائی
پاوے شبد ہوئے ابھیمانی، کیسے لوک جاہیں پرانی
شبد پائے کر چلے نہ راہا، گیانی کہاں مگتی کی تھاہا
آدم نے کہا کہ میں نے جو اُجھنیں ڈالی ہوئی ہیں وہ جھیں گی ہی نہیں اس لئے جیو تمہاری
بات نہیں سمجھے گا۔ اگر تم نے اُسے اپنا شبد (کلمہ) دے بھی دیا تو بھی آدمی غرور میں رہے گا، تمہارے
اصولوں پر نہیں چل پائے گا پھر اُسے نجات کیسے حاصل ہوگی۔

زندہ پیر نے کہا

تب گیانی بولے مکھ بانی، سُنو کال زنجن آنی
ہنسا بھگتی جو کرے ہماری، راکھو سدا شبد نچ دھاری
کام کرو دھ ابھکار بکارا، ان کو تچی ہیں ہنس ہمارا
پہنچے ہنس پرش دربارا، ارے کال تو کو تچ ڈارا
زندہ پیر نے کہا کہ جو نام (کلمہ) پا کر میری پرستش کریں گے وہ کام (نفسانی خواہش) غصہ وغیرہ

چھوڑ دیں گے اور تمہاری دنیا کو ترک کر کے پرش (عدلی عدل) کے دربار میں پہنچ جائیں گے۔

آدم نے کہا

زنجن بولے گرب سو بھائی، مورے پھند تور کو جائی
کرم زنجیر بندھا سنسارا، جوئی ہم جگ جال پیارا
تین لوک جوئیں اوتارا، آواگمن میں پھر پھر پارا
اُتجے ہنسے رہے بھلائی، دیورشی مئی سکو کھائی
سِدھ سادھو اور بڑے گیانی، باندھ باندھ کر توپی سمانی
کرم رکھ تے کوئی نہ نیارا، تین دیو سُر اسر پیارا
آدم نے بڑے گھمنڈ سے کہا کہ میرے پھندے کو توڑ کر آج تک کون جاسکا ہے میں نے
سارے سنسار کو دنیاوی اعمال کی زنجیر سے باندھا ہوا ہے، کیا خدا پرست، کیا ولی، کیا بزرگ باکمال،
کیا زاہد، کیا ساکن بہشت، کیا تردیو (برہما، شنومیش، میکائل، جبرائیل، اسرائیل) وغیرہ سب کو
اعمال نیک و بد کے جال میں اُلجھا کر بار بار کھاتا ہوں۔ کوئی بھی عمل سے مبرا نہیں ہے۔

زندہ پیر نے کہا

کہے گیانی سُن کال لبارا، کری ہوں ٹوک زنجیر تمہارا
ہنس لے ہوں ثرت اُباری، پرش شبد دینہوں موہی بھاری
صاحب نے کہا ہے جھوٹے! میں تیری اعمال نیک و بد کی زنجیر کو بھی توڑ دوں گا۔ پرش
(عدلی عدل) نے مجھے ایسا زبردست نام دیا ہے کہ جو جیو کو تیرے نیک و بد اعمال کے بنے جال میں
سے بھی چھڑا لے گا۔



قہر آلود آدم صاحب (گیانی پُرش) پر جھپٹا اور اصلی رُوپ میں آئے صاحب

یہ سُن کال بھینکر بھیو ، ہم کہں تراس دکھاون لیو
سترِ یگ ہم سیوا کینہی، راج بڑائی پُرش موہیں دتہی
پھر چونٹھ یگ سیوا ٹھیو، اشنکی پُرش ہم دیو
تب تم مار نکارے موہی، یوگ جیت نہہ چھوڑوں توہی
اب ہم جان بھلی ودھی پاوا، ماروؤں تو ہے لیو اب داوا
گر جے کال مہا بکوالا، سترہ لاکھ لو پانو پھارا
لکے جیہ جم ٹوٹے تارا، جم بجلی چمکے اندھیارا
سونڈ بڑھائے دنت اتی باڑا ، مدھیہ گھیر گیانی کہں ٹھاڑا
ہمرے پورش ہم بریارا، تم گیانی کا کرو ہمارا

زندہ پیر کی باتیں سن کر آدم آگ بولہو گیا زندہ پیر کو ڈرانے لگا اور کہنے لگا کہ پرُم پُرش (عدلی عدل)
کی خدمت کر کے میں نے تین لوک کی حکومت اور حوا کو حاصل کیا۔ لیکن تب تم نے مجھے مانسور سے نکال دیا
۔ اس لئے اب میں تم سے بدلہ لوں گا۔ تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ آدم نے جب بھیانک ہاتھی کی شکل اختیار کی
اور سونڈ و دانت بڑھا کر زندہ پیر کو بچ میں گھیر لیا اور بڑھائی کہ ہم بڑے بلوان ہیں تم ہمارا کیا کر لو گے!

گیانی پُرش شبد کیو جورا، پکڑ سونڈ دانت گہی مورا
مار یو سبد پانو کر پھلی ، توڑ سونڈ سمندر گہی میلی
پُرش روپ تب ہی پُن دھارا، جون سروپ سکل اوتارا
زندہ پیر نے کہا تب میں نے پرُم پُرش (عدلی عدل) کا روپ اختیار کیا اور اپنے اصلی روپ میں آیا۔
اُس پر اپنی سرتی (دھیان) چھینکی، اس کے دانت توڑ دیئے اور اُس کی سونڈ پکڑ سمندر میں پھینک دیا۔



آدم محکوم ہوا

بھیا ادھین دوئی کر جوری، تم ست پُرش سرن ہم توری
پرہم گیانی ہم نہیں جانا، بندھو جان کینہا ابھی مانا
تمسو بل بڈھی ہم دھارا، اب تم کرہو مور اُدھارا
میں صاحب تم کو نہیں چھینا ست پُرش تم درن دینہا
دوئی کر جور چرن چت لاوا، دھنیہ بھاگ ہم درن پاوا
سزا پانے کے بعد آدم تابع ہوا اور دونوں ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ میں تو آپ کی پناہ میں ہوں۔
آپ تو خود عدلی عدل ہیں میں نے تو بھائی سمجھ کر آپ سے لڑائی کی کیونکہ آپ کو پہچان نہیں سکا اور
آپ پر ہی طاقت و فہم کا استعمال کیا اس لئے مجھے معاف کر دیں۔ میری بڑی خوش قسمتی ہے کہ آپ
نے آج مجھے درشن (دیدار) دیئے۔

زندہ پیر نے کہا

سُن رے کال نرنجن رائی، پُرش نام جو پرا پائی
تا کو کھونٹ گہو مت لائی، سونہا میرے لو کہے آئی
زندہ پیر نے کہا کہ ہے آدم، جس آدمی کو نام (کلمہ) مل جائے گا اُسے تم نہیں پکڑو گے وہ
سیدھا میرے دلش میں جائے گا۔

آدم نے کہا

سُو گوسائیں پنتی موری، نام پائے کرے کچھ اوری
گیان کتھے اُنت چت واسا، آواگمن کی راکھے آسا
آدم نے کہا کہ جو نام پا کر بھی غلط راہ پر چلیں۔ اصولوں کے پابند نہ رہیں، تناخ (بار بار
مرنے اور پیدا ہونے کی تمنا) کی خواہش رکھیں۔ کیا وہ بھی نجات پا سکیں گے؟

زندہ پیر نے کہا

سُو نرنجن بچن ہمارا، نہیں ست وہ جیو تمہارا
تب زندہ پیر نے وہاں آدم سے قرار کیا کہ نہیں، ہمارے اصولوں کی اُن دیکھی کرنے والا جیو
تمہارا ہو جائے گا اُسے تم لے جانا۔

آدم نے کہا

دیانوت تُم صاحب داتا، ایتک کرپا کرو ہوتا تا
پُرش شاپ سو کہیں اُس دینہا، لچھ جیو نت گراسن کینہا
تُمہو کرپا موپر کرہو، مانگو سو وَر موہے اُچرہو
ست یگ تریتا دوا پرماہیں، تینہو یگ شرن جیو تھورے جاہیں
چوتھا یگ جب کلگ آوے، تب تو شرن جیو ہو جاوے
ایسا وچن ہار موہیں دیجے، تب سنسار گون تم کچھ
آدم نے کہا کہ ایک مہربانی کرو، پرش نے مجھے ایک لاکھ جیور زکھانے کی بدعادی۔ اس
لئے مہربانی کر کے مجھ سے ایک وعدہ کرو کہ ست یگ تریتا اور دوا پرگ میں آپ تھوڑے تھوڑے جیو
ہی لے جائیں گے اور جب کل یگ آئے گا تو ڈھیر سارے جیو لے جانا۔

زندہ پیر نے کہا

ارے کال پرینچ پسار، تینوں یگ جیون دکھ ڈارا
ونتی توری لینہ میں جانی، موکھن ٹھگ کال اہیمانی
جس بنتی تو موسن کینہی، سو اب بکس تو ہی کہیں دینہی
چوتھا یگ جب کل یگ آئے، تب ہم آپن اُنش پٹھائے
زندہ پیر نے کہا کہ تو نے ایک سازش کے تحت تین یگ جیو وں کیلئے تکلیف دہ بنا دیئے۔ لیکن تُم
نے گزارش کی اس لئے میں نے تمہیں معاف کرتے ہوئے تمہاری التجا مان لی لیکن جب کل یگ آئے
گا تو میں اپنے اُنش (جُو) بھیجوں گا۔

اُنش بیالیں پرش کے، جیو کارن آوئی
کلی پنٹھ پرگٹ پسار کے، وے جیو لوک پٹھاوئی
اسکے آگے کہا کہ پرش کے بیالیں اُنش (جزو) جیو وں کو نجات دلانے کیلئے آئیں گے اور
اپنا پنٹھ چلا کر جیو وں کو امر لوک (مقام حق) لے جائیں گے۔

آدم نے کہا

وچن تمہار لینہ میں مانی، بنتی ایک کروں تو ہے گیانی
پنٹھ ایک تم آپ چلاؤ، جیو لے ست لوک پٹھاؤ

دوادس پنٹھ کروں میں ساجا، نام تمہار لے کروں اوازہ
دوادس یم سنسار پٹھہیوں، نام تمہار پنٹھ چلیہوں
پرہم دوت پرگٹے مَم جانی، پیچھے اُنش تمہارا آئی
دوادش پنٹھ جیو جو اہیں، سو ہمرے مکھ آن سے ہیں
آدم نے کہا کہ آپ کا کہا میں نے مان لیا مگر ایک گزارش ہے کہ آپ اپنا ایک پنٹھ (فرقہ)
چلا کر جیو وں کو امر لوک لے جانا اور میں اپنے 12 پنٹھ چلا کر جیو وں کو بھٹکاؤں گا۔ 12 یم میں سنسار
میں بھیجوں گا۔ وہ آپ کا نام لے کر میرا پنٹھ چلائیں گے اور جو جیو اُن پنٹھوں میں آ جائیں گے۔ وہ
میرے منہ میں ہی سائیں گے یعنی انہیں میں ہی کھاؤں گا۔

زندہ پیر نے کہا

دھرم جس تم مانگو سو، چرتہ ہم بھل چنہیا
پنٹھ دواش تم کہے اَسو، اُمی گھور وِش دینہیا
جو میٹ ڈاروں تو ہے کو اب، پلٹ کلا دکھاوؤں
لے جیو بند چھڑائے یم سو، امر لوک سدھاوؤں
پُرش وچن اُس ناہیں، پیسے سوچ چت کینہے
لے پہنچاؤہوں تاہی، ستیہ شبد جو درڑ گہے
زندہ پیر نے کہا کہ میں نے تمہاری چلا کی جان لی ہے۔ جو تُم مانگ رہے ہو۔ اپنے 12 پنٹھ چلا کر تُم
اُمرت (آب حیات) میں زہر گھول دینا چاہتے ہو۔ اگر اب تم نے کوئی کھیل دکھایا تو تمہیں مٹا دوں گا اور سب
جیو وں کو چھڑا کر امر لوک لے جاؤں گا۔ لیکن افسوس! کہ عدلی عدل (پرش) کی ایسا کرنے کی اجازت نہیں
ہے۔ اس لئے جو جیو میرے نام کو چنگی سے پکڑے رہیں گے۔ انہیں ہی میں امر لوک لے جاؤں گا۔

آدم نے کہا

کہے دھرم جاؤ سنسار، آنہو جیو نام ادھارا
جو کوئی بے ہیں شرن تمہارا، ہم سرپگ دے ہووے پارا
آدم نے کہا کہ ٹھیک ہے، اب سنسار میں جاؤ اور جیو وں کو نام کے سہارے لے جاؤ، جو کوئی
آپ کی شرن میں آئے گا وہ میرے سر پر پاؤں رکھ کر پار ہو جائے گا یعنی دائمی نجات پا جائے گا۔

زندہ پیر دنیا (عالم فانی) میں آئے

دھرم رائے اٹھ سیس نوائیو، تمہیں ہم سنسار سدھائیو
آدم، دھرم، رائے نے تب اٹھ کر زندہ پیر کو سجدہ کیا اور زندہ پیر اس فانی دنیا میں آئے۔
آئے جس یَم جیو ستاوے، کال نرنجن جیو نچاوے
چٹ پٹ کرے جیو تہں بھائی، ٹھاڑے بھئے تہاں چُئی جائی
موہے دیکھ جیو کینہہ پُکارا، ہے صاحب موہے لیہہ اُبھارا
تب ہم ستیہ شبد گہراوا، پُرش شبد تے جیو چھڑاوا
زندہ پیر اُس گرم تپتے توے (تپت شلا) کے قریب آئے جہاں آدم جیو کو دکھ دے رہا تھا
اور بھون بھون کر کھارہا تھا۔ زندہ پیر کو دیکھ کر جیووں نے پکاری کہ ہمیں چھڑاؤ۔ تب صاحب نے کلمہ
حق پُکارا جس سے تپتا تو اٹھنڈا ہو گیا اور سبھی جیو پُرسکوں ہو گئے۔

سکل جیو تب اُستی لائے، دھنیہ پرش بھل تپن بجھائے
یَم تے چھور لیو تم سوامی، دیا کرو پر بھو انتر یامی
سب جیووں نے زندہ پیر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پکاری اور کہا کہ ہے صاحب قدرت ہمیں
اس مصیبت سے چھڑاؤ۔

تب میں کہا جیو سمجھائی، جور کرو تو وچن نَسائی
جب تم جائے دھرو جگ دیہا، تب تم کریہو شبد سنیہا
دیہہ دھری ست شبد سائی، تب ہنسا ست لوگے جائی
جس آشا تہں واسا ہوئی، تا کو ٹارسکا نہ کوئی
جب تم دیہہ دھرو جگ جائی، پُرش کال دھر کھائی

زندہ پیر نے کہا کہ اگر ایسے ہی جبراً لے جاؤں گا تو میرا وہ قول و قرار ٹوٹ جائے گا جو آدم سے کر چکا
ہوں۔ اس لئے جب تم انسانی جسم اختیار کرو گے تو میرے کلمہ سے محبت کرنا، جس جسم میں میرا کلمہ سا جائے گا،
وہ انسانی روح ست لوک (سچی درگاہ) میں چلی جائے گی۔ صاحب نے کہا جہاں جہاں خواہش یا تمنا ہوگی
وہیں قیام ہوگا، تم نے پرم پرش (عدلی عدل) کو بھلا دیا۔ اسی لئے کال پُرش (فرشتہ قضا) نے تمہیں کھالیا۔

جیووں نے کہا

کہے جیو سُن پُرش پُرانا، دیہہ دھری وِسر یو یہہ گیانا
پُرش جان سمر یو یَم رائی، وید پُرانا کہے سمجھائی
وید پُرانا کہے مت ایہا، نراکار تے کچھے نیہا
سُر نر مُنی تیتیس کروری، بادھے سبھے نرنجن ڈوری
جیووں نے کہا کہ ہے صاحب! انسانی جسم میں جا کر ہمیں علم نہیں رہا۔ ہم بھول گئے۔
کال (آدم) کو ہی عدلی عدل جان کر پرستش کرنے لگے۔ کیونکہ وید پران وغیرہ بھی اسی نراکار (بے
جسم) کی بھگتی (پرستش) کرنے کو ہی کہہ رہے ہیں اس کے علاوہ سبھی خدا پرست، عابد، زاہد، اولیا، اور
33 کروڑ دیوتا وغیرہ نرنجن (آدم) کو ہی مان رہے ہیں۔

زندہ پیر نے کہا

سُو جیو یہہ چھل یَم کیرا، یہہ یَم پھندا کینہہ گھنیرا
زندہ پیر نے کہا کہ یہ جال کال (فرشتہ قضا) نے ہی بچھایا ہوا ہے۔

کال کنیا انیک کینہہ، جیو کارن جال ہو
تیرتھ ورت جگ یوگ پھندے، کوئی نہ پات باٹ ہو
دیہہ دھری نر پرگٹ ہو، پھر تاہی آشا کینہو
بھرمات ات ات کال بس، ہو پُپیہ میں پت دینہو

کال اور مایا (فرشتہ قضا اور اُلُفت دنیا کے فریب) نے جیووں کو پھنسانے کیلئے تیرتھ (متبرک
مقام کی زیارت) یوگ، گیگ، تپ (پرستش) روزے، عید وغیرہ کئی طرح کے پھندے بنائے ہیں اور
کئی طرح کے جال بچھا رکھے ہیں۔ کوئی بھی جیو سچا راستہ پانے میں کامیاب نہیں ہو رہا ہے۔ انسانی جسم
پاکر سبھی جیو کال (فرشتہ قضا) کی ہی آرزو میں ادھر ادھر بھٹکتے ہوئے نیک عملوں میں الجھے رہتے ہیں۔



پوشیدہ چیز ہے نام (کلمہ)

دھرم داس نے پوچھا

دھرم داس اُس بیتی لائی، گیانی موہے کہو سمجھائی
جو کچھ پُرش شبد مکھ بھاکھو، سو صاحب موہے گوئے نہ راکھو
کون شبد تے جیو اُبھارا، سو صاحب سب کہو بچارا
دھرم داس جی نے زندہ پیر سے پوچھا کہ پرم پُرش (عدلی عدل) نے وہ کون سا کلمہ الہی پکارا
جسے لے کر آپ اس دنیا میں آئے اور جس کے ذریعہ آپ جیووں کا بھلا کرتے ہیں۔

زندہ پیر نے کہا

پُرش موہے جیسو فرمائی، سو سب تم سوں سندھی لکھائی
یہو موہے بہو ودھی سمجھائی، جیوی آنو شبد پجتائی
گُپت وِسٹو پربھو موکھس دینہا، نام ودیہہ مکتی کر چینہا
دینہے پات پروانہ ہاتھا، سندھی چھاپ موہے سو پتو ناتھا
ہو رسنا تے سو دھنی ہوئی، گورو گم تے لکھی پاوے کوئی
بچ امیا مُکتی کا مولا، جاتیں مٹے گر بھ استھولا
یہہ ودھی نام گہے جو ہنسا، تاروں تاسو اکتو تر ہنسا
نام ڈوری گہی لو کہے جائی، دھرم رائے تھی دیکھ ڈرائی
گیانی کرو ششٹا جیہی جائی، تنکا تورو جل انچوائی
جیسے ودھی دینہہ تمہیں میں پانا، تیہہ ودھی دیہوں ششٹیا سہدانا

زندہ پیر نے کہا کہ پرم پُرش نے مجھ سے جیسا کہا سو میں تم سے کہتا ہوں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ کلمہ کے ذریعہ جیووں کو باہوش کر کے لے آؤ۔ انہوں نے مجھے گُپت (پوشیدہ) چیز دی۔ یعنی وہ یہ نام دیا ہے۔ اس میں منہ کو حرکت دینے بغیر آواز (Sound Less Sound) ہوتی ہے۔ مُرشد کی عنایت سے کوئی ہی اسے دیکھ پاتا ہے۔ جو اُس نام کو یقین کے ساتھ پکڑے رکھتا ہے، میں اُسکی 71 پشتوں کو نجات عطا کرتا ہوں۔ نام (کلمہ) کی ڈوری سے ہی جو اُس لوک میں جاتا ہے اور ایسے چوکودیکھ کال (فرشتہ قضا) بھی ڈرجاتا ہے۔

مُرشد کی بندگی کی عظمت

زندہ پیر کہتے ہیں

گورکھ شبد سدا اُر راکھے، نِمدن نام سُدارس چاکھے
پیا نیہہ جم کامنی لاگے، تم گورو روپ ششیہ انوراگے
پل پل زکھے گورکھ کانتی، ششیہ چکور گورو ششی شانتی
پتی ورتا جیوں پتی ورت ٹھانے، دوتیہ پُرش سپنے نہیں جانے
پتی ورتا دوو کلہیں اُجاگر، یہہ گُن گہے سنت متی آگر
جیوں پتی ورتا پیامن لاوے، گورو آگیا اُس ششیہ جگاوے
گورو تے ادھک اور کوئی ناہیں، دھرم داس پرکھو بہہ ماہیں
گورو تے ادھک کوئی نہ دوجا، بھرم تے کرستگورو پوجا
تیرتھ دھام دیول اُرو دیوا، شیش اُپے جو لاوے سیوا
تو نہیں وچن کہیں ہنکاری، بھولے بھرے یہہ سنساری

زندہ پیر کہتے ہیں کہ نام (کلمہ) رُوپی رَس پیتے ہوئے مُرشد کے کلام کو ہی دل میں اختیار کرنے رکھو، چاند چکور کی محبت کی طرح مُرشد کے چہرے کو ٹٹکی لگائے تاکتے رہو۔ جس طرح پاک دامن، شوہر پرست بیوی سپنے میں بھی کسی دوسرے مرد کی طرف نہیں جاتی۔ ایسے ہی مُرشد کے بارے منشاے دلی رکھو۔ ہر وقت مُرشد کی فرمانبرداری میں رہو۔ مُرشد سے بڑا کسی کو نہ مانو۔ سبھی شک و شبہات کا جال توڑ کر صرف مُرشد کی نورانی صورت پر ہی دھیان رکھو۔ جو دنیاوی لوگ ہیں وہ متبرک مقامات کی سیاحت، دیوی دیوتاؤں کی پرستش میں بھولے ہوئے ہیں لیکن تم ایسا مت کرو۔

گورو بھکتی اٹل امان دھرم، یہہ سرس دوجا نہیں

چپ یوگ تپ برت دان پوجا، ترن سدرش یہہ جگ کہیں

زندہ پیر کہتے ہیں کہ مُرشد کی بندگی سب سے افضل ہے۔ اس کے برابر کوئی بھی بندگی (بھکتی) نہیں ہے۔ پرستش، دھیان عبادت، فاقہ یاروزہ، خیرات وغیرہ سبھی عمل اسکے آگے ننگے کے برابر ہیں۔

ٹھکد یو بھئے گربھ یوگیشور اُن سمان نہیں تھاپو دوسر
تج کے تیج گئے ہری دھاما، گورو دِن نہیں لہے وِشراما
وِشنو کہے رِشی کہواں آئے، گورو بہین تپ تیج بھلؤئے
گورو بہین زُموہے نہ بھاوے، پھر پھر جونی سنکٹ آوے
جاہو پلٹ کرہو گورو سیانا، تب پِرو یہواں استھانا
سُن مئی ٹھکد یو وِیک سدھائے، گورو بہین تہں رہن نہ پائے
جنک ودیہہ کینہہ گورو جانی، ہرش ملے تب سارنگ پانی
نارد برہما سٹ بڑ گیانی، یہہ سب کتھا جگت میں جانی
اور دیو رِشی مئی ور جیتے، جن گورو کینہہ اُتر سو تیتے
جو گورو ملے تو پنتھ بتاوے۔ سار آسار پرکھ دکھلاوے
گورو سوئی جو ستیہ بتاوے، اور گورو کوئی کام نہ آوے
ستیہ پُرش کے کہے سندیشہ جنم جنم کا مٹے اندیشہ
پاپ پُنیہ کی آشا پاہیں، بیٹھے اکٹھے برکش کی چھاپیں
بھرگی مت ہووے چہے پاسا، سوئی گورو ستیہ سُن دھرم داسا

مہا یوگیشور ٹھکد یو گورو (مرشد) کے بنائی پرستش کر رہا تھا۔ اس لئے وہ اپنی روحانی منزل پر نہیں پہنچ پایا تھا۔ گورو (مرشد) نہ ہونے کی وجہ سے جبرائیل نے ٹھکد یو کو واپس بھیج دیا تھا اور کہا تھا کہ مرشد کے بغیر انسان مجھے اچھا نہیں لگتا۔ تب ٹھکد یو نے راجہ جنک کو اپنا مرشد بنایا اور تب جا کر ٹھکد یو کو دیولوک یعنی جنت میں جگہ ملی تھی۔ اس کے علاوہ میکائل کا بیٹا نارد تو اس تکبر میں تھا کہ میں تو کُل مخلوق کے خالق میکائل کا بیٹا ہوں مجھے کسی مرشد کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ لیکن جبرائیل نے اسے بھی مرشد اختیار کرنے کو کہا تھا۔ جو سبھی لوگ جانتے ہیں۔ جب سچے مرشد مل جاتے ہیں تبھی سہی راہ ملتی ہے۔ جو مرشد پریم پُرش (عدلی عدل) کا سچا سندیش دینے والا ہو۔ وہی سچا ہو سکتا ہے اور کوئی نہیں۔ ایسا مرشد ہی مُرید کو آخر حیات کے چکر سے چھڑا کر امر لوک (مقام حق) لے جاسکتا ہے۔ ہے دھرم داس! جس گورو (مرشد) کے پاس بھرتے کی طرح اپنا شبد سنا کر مُرید کو اپنے جیسا کرنے کی شکتی (قوت) ہو وہی سچا مرشد ہے۔

ست یِگ (دورِ صداقت) میں آئے زندہ پیر

دھرم داس جو پوچھو موہیں، یِگ یِگ کتھا کہوں میں تو ہی
کہیں کبیر سن دھرم ناگر، ست یِگ ہم آئیوں بھو ساگر
دھرم داس جی کی طرف سے پوچھنے پر زندہ پیر نے ہر زمانے (یِگ) کی کہانی کا ذکر کرتے ہوئے
کہا کہ میں ہر زمانے میں اس فانی دُنیا میں آیا۔ سب سے پہلے میں دورِ صداقت (ست یِگ) میں آیا۔
آیا چتورائن کے پاسا، تاسوں کینہہ شبد پرکاشا
برہما چت دے سننے لینہا، پوچھو بہت پُرش کو چنہا
تنبی زرنجن کینہہ اُپائی، جیٹھ پُتر برہما مور جانی
زرنجن من گھٹ ورا جے، برہما بڈھی پھیر اُپرا جے
زندہ پیر کہہ رہے ہیں کہ ست یِگ میں سب سے پہلے میں میکائل کے پاس آیا اور اسے پریم
پُرش (عدلی عدل) کا سندیش سمجھایا۔ میکائل دھیان سے سننے لگا۔ عدلی عدل کا بھید پوچھنے لگا۔ اس
دوران آدم نے دیکھا کہ میرا بڑا بیٹا میکائل تو میرے شکنجے سے باہر جا رہا ہے۔ اس نے میکائل کے
اندربٹھ کر اس کی عقل و فہم پلٹ دی۔

میکائل نے کہا

زراکار زرنجن اوناشی، جیوتی سوروپ شنیہ کا واسی
تاہے پُرش کہیں وید بکھانے آ گیا وید تاہی ہم جانے
میکائل نے کہا کہ وید سے ہمیں جانکاری ملتی ہے کہ ایشور پرما تمارا کار (بے جسم)
ہے۔ آدم ہے۔ زرنجن یعنی بے نیاز ہے جیوتی سوروپ (پرنور) ہے اور وہ خلا میں رہتا ہے۔
جب دیکھا تیبہ کال بھٹکاؤ، تہں تے اُٹھ وِشنو پھس آ یو
وِشنو ہے کہیو پُرش اُپدیشو، کال وش نہیں گھو سندیشو
تب صاحب نے دیکھا کہ آدم نے میکائل کی عقل و فہم کو پلٹ دیا ہے۔ تب وہ جبرائیل کے پاس آئے، جبرائیل
سے عدلی عدل کے بھید بارے گفتگو کی لیکن اس نے بھی فرشتہ اجل کے اثر کی وجہ سے صاحب کا سندیش نہیں پکڑا۔

جبرائیل نے کہا

کہے وشنو موسم کو آہی، چار پدارتھ ہمرے پاہی
 کام موکش دھرماتھ ماہی چاہے جون دیوں میں تاہی
 جبرائیل نے کہا کہ میرے برابر کا اور کون ہے میرے پاس دھرم (مذہب) ارتھ (دولت) کام
 (شہوت نفسانی) موکش (دائمی نجات) چاروں نعمت دینی و دنیوی ہیں۔ ان میں سے تمہیں جو چاہئے
 میں دے سکتا ہوں۔

صاحب (زندہ پیر) نے کہا

سُو وشنو موکش کس توہی، موکش اکثر پرلے تر ہو ہی
 تم ناہیں تھر تھر کس کر ہو متھیا ساکھی کون گُن بھر ہو
 رہے سچ سُن نہیے بانی، نہج پیئے وشنو آپ ڈر مانی
 زندہ پیر نے کہا کہ تمہارے پاس جو نجات ہے، وہ تو قیامت تک رہے گی، تم خود مستحکم یعنی ہمیشہ
 قائم رہنے والے نہیں ہو تو دوسروں کو مستحکم کیسے کرو گے، یہ بات سن کر جبرائیل جی خاموش ہو گئے۔
 تب پُنی ناگ لوک چل گئیو، تا سے کچھو کچھو کہیے لیو
 پُش بھید کوئی جانت ناہیں، لاگے سبھیں کال کی چھاہیں
 راکھن ہار کو چنہو بھائی، یم سے توہیں کو لیئی چھڑائی
 زندہ پیر کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں ناگ لوک (سانپوں کے دلش) چلا گیا اور عدلی عدل کے
 بارے تھوڑی بہت بات کرتے ہوئے کہا کہ اُس کا بھید کوئی نہیں جانتا ہے، سبھی کال (فرشتہ اجل) کے
 پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے اپنے محافظ (مُرشد) کو پہچانو۔ جو تمہیں یم (فرشتہ اجل) سے چھڑالے۔
 برہما وشنو رُدر جہی دھیاویں، وید جاسوگن نش دن گاویں
 سوئی پُش مہس راکھن ہارا، کا کری ہے یم راج بچارا
 شیش ناگ (سانپوں کا بادشاہ) نے کہا کہ میکائل، جبرائیل اور اسرائیل جس کا دھیان (مراقبہ)
 کرتے ہیں اور جس کے اوصاف کی صفت و ثنا وید بھی دن رات کرتے ہیں۔ وہی میرا محافظ ہے۔
 فرشتہ اجل بچارا کیا کر لے گا۔

جاہی کہیو تم راکھن ہارا، سو تمہیں لے کر ہی اہارا
 راکھن ہار اور کو و آہی، کرو وشنو اس ملاؤں تاہی
 زندہ پیر نے کہا کہ جسے تم محافظ کہہ رہے ہو اُسی کا تم لقمہ ہو اور وہ تمہیں کھا جائے گا۔ وہ خوردہ
 ہے۔ محافظ کوئی اور ہے۔ اگر تم یقین کرو تو میں تمہیں اُس سے ملا دوں گا۔
 شیش ناگ وشن تیج سبھاؤ، وچن پریتیت ہردے نہں آؤ
 سُنہو سچھن دھرم ناگر، تب آئیو میں یا بھو ساگر
 آئے جب مرتیو منڈل ماہیں، جیو پُش کوئی دیکھیو ناہیں
 کا کہیں کہیو پُش اُپدیشا، سو تو ادھک یم کو بھیشا
 زندہ پیر دھرم داس سے کہتے ہیں کہ زہریلے سبھاؤ (طبیعت) والے شیش ناگ کے دل میں
 میری بات سن کر یقین نہیں ہوا تو پھر میں سیدھا بھوساگر (بحر فنا) چلا آیا۔ جب یہاں آیا تو ایک بھی
 شخص عدلی عدل (ذاتِ لا محدود) کی عبادت کرنے والا نظر نہیں آیا، کس کو اُس کا اُپدیش
 (ہدایت) دوں، سب ہی تو فرشتہ قضا کا بھیس اختیار کئے ہوئے ہیں۔
 میں آیا سنسار میں، پھرا گانو کی چھور
 ایسا بندہ نہ ملا، جو لیجے فلک پچھور
 زندہ پیر نے کہا کہ میں گاؤں گاؤں گھوما، گلی گلی گھوما کوئی بھی ایسا آدمی نہیں ملا جو میری بات
 سمجھے۔ اس طرح سو سال اس دھرتی پر رہ کر گیانی پُش واپس گئے۔ کوئی نہیں مانا۔ تب عدلی عدل نے
 انہیں پوشیدہ چیز (ود یہ نام) دی اور کہا کہ اب راہ سے بھٹکے لوگوں کو یہ کلمہ حق دینا۔



رام نام کا بھید

صاحب کہتے ہیں

برہما وشنو شو سنکادی، سب ملی کینہہ شنیہ سادھی
کون نام سمرو کرتارا، کون نام دھیان انوسارا
سبہیں شنیہ مہس دھیان لگائے سواتی مہہ سیپ جیوں لائے
تبہیں زنجن جتن بچارا، شنیہ گفائے تے شبد اچارا
رڑا سو شبد اٹھا بہو بارا، ما اکثر مایا سچارا
دوؤ اکثر کہیں سم کے راکھا، رام نام سہن اھیلاکھا
رام نام لے جگہی درڑائیو، کال پھند کوئی چنہ نہ پائیو
زندہ پیر دھرم داس سے کہتے ہیں سرشی (کائنات) کے آغاز کے موقع پر میکال، جبرائل،
اسرائیل سنکادی نے مل کرتبادلہ خیالات کیا کہ پر ماتما کے کون سے نام کی پرستش کریں، کونسا نام لے کر
اُس کا دھیان (مراقبہ) کریں تب سب نے مل کر شنیہ (خلا) میں سادھی لگائی۔ ایسے میں آدم نے
شنیہ گفائے رڑا شبد (لفظ) بولا اور مایا نے مالفظ بولا۔ دونوں شبدوں (لفظوں) کو ملایا گیا تو بنا رام
شبد، تب انہوں نے ابیشور کی پرستش کیلئے اسی کو نام چن لیا۔ سبھی رام نام کا جاپ (ذکرِ خدا) کرنے
لگے۔ لیکن کال (فرشتہ اجل) کے پھندے کو کوئی سمجھ نہیں پایا۔
اس طرح رام شبد میں آدم اور مایا یعنی اُلفتِ دنیا کی کشش دونوں آگئے اس لئے سچا نام (کلمہ
الحق) اس سے پرے ہے۔

ست یگ (دورِ صداقت) کے ہنس

دھرم داس سُن ست یگ بھاؤ، جن جیو کو نام سناؤ
نرپ دھوندھل پہن ہم چل گئیو، ستیہ شبد سو تاہی سُنیو
تن شبد ہمارو ستیہ مانا، دینہہ تنکو میں پان پرمانا
زندہ پیر نے کہا ہے دھرم داس! اب جن جیو کو میں نے شبد سُنایا اُن کا نام بتاتا ہوں۔ سب
سے پہلے راجہ دھوندھل کو میں نے اپنے سچے شبد (کلمہ الحق) کا بھید سُنایا تو اُس نے سچ کر کے مانا تب
اُسے میں نے نام (شبد) دیا۔

دھوندھل شبد چنائے، تب آئیو متھرا نگر
کھیمسری آئیو دھائے۔ ناری وردھ گوالی سوں
زندہ پیر کہتے ہیں کہ راجہ دھوندھل کو شبد کا احساس کروا کر پھر متھرا نگر میں آیا۔ وہاں بزرگ
گوالن کھیم سری رہتی تھی۔ مجھے دیکھ وہ دوڑ کر میرے پاس آ گئی۔
کہے کھیم سری پُرش پرانا، کہواں تے تم کینہہ پیانا
تاسوں کہیو شبد اُپدیشا، پرش بھاو اُرو یم کو بھیسا
کھیم سری نے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ (ہستی جاوداں، عدلی عدل) اور فرشتہ قضا کی
باتیں کر رہے ہو۔

پے دھوکھا اک تاہی رہائی، دیکھے لوک تب من پتائی
راکھیو دیہہ ہنس لے دھاوا، پل اک ماہیں لوک پہنچاوا
لوک دکھائے ہنس لے آئیو، دیہہ پائے کھیم سری چچھتائیو
ہے صاحب لے چلو وہ دیشا، یہاں بہت ہے کال کلیشا
کھیم سری کچھ شک شبہ میں تھی تو زندہ پیر نے اسے امر لوک (لافانی دلش) لے جا کر اُس
کا دھوکا اور شک مٹا دیا۔ اُسے یقین ہو گیا۔ جب واپس آئے تو پچھتائے لگی اور کہنے لگی کہ وہیں
لے چلو۔ یہاں بہت دکھ ہے۔



تاسوں کہوں سُو یہہ بانی ، جو میں کہوں لیہو سومان
جلوں ٹھیکا پور نہ آئی، تب لگ رہو نام لو لائی
تُم تو دیکھا لوک ہمارا، جیون کو اُدیہو سارا
ایکھو جیو شرناگت لاوے، سو جیو ست پُرش کو بھاوے
جیسے گنو باگھ مکھ جانی، سو کپلی کوو آئے چھڑائی
تا نر کو سب سیش بکھانے، گنو چھڑائے باگھ تے آنے
ایک جیو کو بھگتی درڑاوے، سو کوٹک گنو پُپہ سو پاوے

زندہ پیر نے کہا کہ جب تک زندگی کی متعین معیاد پوری نہیں ہو جاتی اس وقت تک نام (کلمہ حق) میں ہی محو و مست رہو۔ تم نے تو ہمارا دلش دیکھ لیا۔ اب دوسروں کو سمجھا کر اس سچی عبادت میں لگاؤ جو کوئی ایک بھی جیو مالک کا نکت کی پناہ میں لاتا ہے۔ وہ پرم پُرش کو بڑا اچھا لگتا ہے۔ جیسے بھولی بھالی گائیں شیر کے منہ کا نوالہ بن رہی ہوتی ہے اُس وقت کوئی گائے کو شیر سے چھڑا لاتا ہے تو سبھی لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں کہ شیر کا شیر بننے سے گائے کو بچا لیا۔ ایسے ہی جو ایک جیو کو بھی کال پُرش (فرشتہ اجل) کی بھگتی (پرستش) سے چھڑا کر سچی عبادت میں لگا دیتا ہے وہ کروڑوں گائیوں کو بچانے کا پھل حاصل کرتا ہے۔

کھیم سری پرے چرن پر آئی، ہے صاحب موہے لیہو بچائی
موپر دیا کرہو پرکاشا، اب نہ پروں کال کی پھانسا
کھیم سری صاحب جی کے قدموں پر گر پڑی اور کہا ہے صاحب! مجھے کال سے بچالو
سُن کھیم سری یہ یم کو دیشا، بنا نام نہں مٹے اندیشہ
پُرش نام بیرا جو پاوے ، پھر کے بھو ساگر نہں آوے
زندہ پیر نے کھیم سری کو کہا کہ یہ کال کا دلش ہے۔ نام یعنی سچے کلمہ کو حاصل کئے بغیر شک و شبہات نہیں مٹ سکتے جو بھی عدلی عدل کا پوشیدہ نام پا جاتا ہے وہ پھر بحر ظلمات (بھوساگر) میں نہیں آتا۔

کہہ کھیم سری پروانہ دتجے، یم سوں چھوڑ آپن کر لیجے
اور جیو ہمرے گرہ آہی، نام پان پر بھو دتجے تاہی
کھیم سری نے صاحب سے کہا کہ اب نام روپی پروانہ دیکر مجھے فرشتہ اجل سے چھڑالو۔ اور باقی جو جیو میرے گھر پر ہیں انہیں بھی نام دو۔ تب زندہ پیر اُس کے گھر گئے اور سب کو نام دیا۔ آرتی کرنے کا طریقہ بھی سمجھایا۔ ست یگ (زمانہ صداقت) میں زندہ پیر نے چار ہنسوں کو امر لوک (غیر فانی دلش) پہنچایا۔

تریتا یگ میں زندہ پیر کی آمد

ست یگ گنیو تریتا آوا، نام مندر جیو سمجھاوا
جب آئیو جیون اُپدیشا، دھرم رائے ہست بھیشو اندیشہ
ان بھو ساگر مور اُجارا، چو لے جاہی پُرش دربارا
پر بس ہوئے مون سو گھیا ، سوچ وچار منہیں من رہیا
ست یگ (زمانہ صداقت) بیتنے پر تریتا یگ میں صاحب مندر جی کے نام سے بحر فنا میں مشہور ہوئے۔ جب وہ انسانوں کو اُپدیش (وعظ) دینے لگے تو آدم کو شک پیدا ہوا کہ یہ تو میری دُنیا اُجاڑ دیں گے اور ہنسوں کو پرم پُرش کے پاس لے جائیں گے۔

تریتا یگ جب ہی یگ دھارا، مرتیو لوک کینہوں پیسارا
جیو انیکن پُچھا جانی، یم سے کو توہی لیہے چھڑائی
کہیں بھرم وش جیو ایانا، ہمارا کرتا پُرش پرانا
کوئی وشنو مہیش کی آس لگاویں کوئی چنڈی دیوی کہیں گاویں
جو گراسے جیو سیویں تاہی اُنچنے یم مکھ میں جاہیں
جیسے ہی تریتا یگ آیا تو صاحب پھر اس جہان فانی میں آئے اور بہت لوگوں سے پوچھا کہ آخری وقت تمہیں موت کے فرشتہ (کال) سے کون بچائے گا۔ تب کوئی کہتا کہ جبرائیل فرشتہ ہمیں کال سے چھڑائیں گے، کوئی کہتا کہ اسرائیل فرشتہ چھڑائیں گے، کوئی کہتا کہ چنڈی دیوی جی چھڑائیں گی۔ اسی غلط فہمی میں لوگ اُسی کی ہی پرستش کر رہے تھے جو ان کو اپنا لقمہ بنانے والا تھا۔ مُرشد کامل کی پہچان کئے بغیر فرشتہ اجل کے منہ میں جا رہے تھے۔

چُہوں دشا پھری آئیو گر لکا، بھاٹ وچتر ملیو نی سکا
تنی پُنی پوچھیو مُلتی سندیشا، تاسوں کہیو گیان اُپدیشا
*نوٹ: تریتا یگ: (آدوارِ زمانہ کا دوسرا زمانہ جو بارہ لاکھ چھیانوے ہزار برس کا بتایا جاتا ہے)

سُنا وچتر تہی بھرم بھاگا، اُتی ادھین ہوئے چرن لاکا
کچے موہے کرتا تھ آج، مورے جیو کا کچے کا
کھو تاہی آرتی کو لکھیا، کھیسر ہی جس بھاشیو ریکھا
ترن تور بیرا تہی دینہا، تاکے گرہ میں کاہو نہ
سُمرن دھیان تاہی سو بھاکھا، پُرش ڈور گوئے نہیں راکھا

صاحب چاروں جانب گھوم پھر کر لنگا میں آئے تو وچتر نام کا بھاٹ ملا۔ اس نے زندہ پیر کی بات کو سمجھا اور تابع ہو کر قدموں پر گر پڑا۔ اور کہا کہ میرے جیو کو آج نجات دائمی دو۔ تب زندہ پیر نے اُسے سچا کلمہ دیا اور کھیم سری کی طرح آرتی کرنا بتایا اور دھیان (مراقبہ) عبادت کا طریقہ بتایا۔

تب وچتر کی بیوی رانی مندودری کے پاس گئی اور کہا کہ اس بلد میں کوئی سادھو درویش آیا ہے۔ بہت خوبصورت ہے، سفید کپڑے پہنے ہوئے ہے ایسا سادھو پہلے کبھی نہیں دیکھا، یہ سُن کر مندودری درویش کے دیدار کی آرزو لئے وہاں گئی اور اُس نرالی صورت کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ اُس نے گزارش کی۔

کہے مندودری شُھہ دن مورا، بٹتی کروں دوئی کر جورا
ایسا تپسی کہوں نہ دیکھا، شویت انگ سب شو تہی بھیکھا
ہے سمرتھ موہیں کرہو سنا تھا، بھو یوڈت گہی راکھو ہاتھا
مندودری درویش کے دیدار کر بے حد متاثر ہوئی، کہا کہ ایسا پارسا تو پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اُس نے زندہ پیر سے گزارش کی کہ ہے صاحب مجھے نجات دلاؤ اور اس بحر ظلمات میں ڈوبنے سے بچالو۔

سُھو وڈھو پریہ راون کیری، نام پرتاپ کٹے یم بیر
گیان درشی سو پرکھو آئی، کھرا کھوٹ توہی دیوں چہائی
پُرش امان انجر مُنی سارا، سو تو تین لوک تے نیارا
تہی صاحب کہیں سمرے کوئی، آوا گمن رہت سو ہوئی

زندہ پیر نے مندودری سے کہا کہ نام (کلمہ حق) کی طاقت سے ہی قاصد اجل کا بندھن کٹ

سکتا ہے۔ علم و عقل کے نظریہ سے پرکھو، تمہیں اچھے اور بُرے کی پہچان بتاتا ہوں، جو عدلی عدل (ستیا پُرش) ہے وہ (تین لوک) تینوں جہان سے نیارا ہے۔ جو اُس سچے صاحب کا دھیان کرتا ہے اُس کا آواگمن (بار بار جنم مرن کا عمل) مٹ جاتا ہے۔

سُنتی شبد تاسو بھرم بھاگا، گہیو شبد شُچی من انوراکا

ہے صاحب موہے لیجے شرنا، میہو مور جنم اور مرنا

دونوں تاہی پان پروانہ، پُرش ڈور سو پئیو سہیدانہ

مندودری نے جب زندہ پیر کے لفظ سنے تو اُس کا بھرم (شک و شبہ) دور ہو گیا۔ اس کا دل پاک صاف ہو گیا اور پیارا اُٹ آیا۔ اس نے کہا ہے صاحب! مجھے اپنی پناہ میں لے کر جنم مرن کے چکر سے نجات دلا دو۔ تب صاحب نے اُسے کلمہ حق (نام) دیا۔

تب میں راون پھس چل آئیو، دوار پال سوں وچن سانیو

تو سوں ایک بات سمجھائی، راجہ کہیں تُم آو لوائی

زندہ پیر تب راون کے محل میں پہنچے اور دربان سے کہا کہ راون کو خبر دو کہ کوئی سادھو (درویش) آیا ہے۔ آکر اُسے محل میں لے جاؤ۔

دربان نے کہا

دوار پال تب بٹتی لائی، مہاں پرچنڈ ہے راون رائی

مہاں گرو کردھ اپارا، کہوں جائے موہے پل میں مارا

دربان نے کہا کہ راون خوفناک قسم کا گرم مزاج ہے، طاقتور ہے، بڑا غصہ خور اور گھمنڈی بھی ہے۔ اگر میں جا کر اُس سے ایسی بات کہوں گا تو وہ مجھے وہیں مار ڈالے گا۔

صاحب نے کہا

مانہو بچن جاو یہی بارا، روم بنک نہیں ہوئے تُمہارا

ستیا بچن تُم ہمرا مانو، راون جائے تڑت تم آنو

زندہ پیر نے کہا کہ تُمہارا بال بھی بانکا نہیں ہوگا۔ میری بات کو سچ مانو اور فوراً راون کو یہ پیغام دیکر آؤ۔

تت چھن گا پر تیار جنائی، دَوے کر جورے ٹھاڈ رہائی
 سدھ ایک تو ہم پَہں آئی، تیکہہ راجہی لاو بُلائی
 تبھی دربان اندر گیا اور دونوں ہاتھ جوڑ کر راجہ راون سے کہا کہ ایک سادھو (درویش)
 دروازے پر آیا ہے اور کہتا ہے کہ راجہ راون کو بلاؤ۔

سُن ترپ کرو دھ کینہہ تبھی بار، میں متی ہن آہی پر تیار
 یہی متی گیان ہروں کن تیرا، جو تہں موہے بلاون دَورا
 درش مور شُو سٹ نہیں پاوت، مو کہہ بھکٹک کہا بلاوت
 راون نے غصہ بھرے لہجے میں کہا۔ ہے دربان! تیری عقل کہیں گھاس چرنے چلی گئی ہے جوٹو
 مجھے بلانے کیلئے دوڑ آیا ہے۔ میرا دیدار تو اسرائیل کے پتر بھی نہیں پاسکتے اور تو مجھے کہنے چلا آیا ہے کہ
 ایک فقیر بلا رہا ہے۔

راون چلا شستر لے ہاتھا، تڑت جائے تہی کاٹوں ماتھا
 ماروں تباہی سیس کھسی پرئی، دیکھوں بھکٹک مور کا کرئی
 جَہں مُنیدر تہں راون رائی، ستر بار اُستر کر لائی
 لپیہہ منیدر ترن کر اوٹا، آتی بل راون مارے چوٹا
 راون نے طیش میں آ کر ہاتھ میں تلوار لی اور سوچا کہ ابھی اُس کا سر کاٹ دیتا ہوں اور دیکھتا
 ہوں کہ وہ فقیر میرا کیا بگاڑتا ہے۔ راون نے صدر دروازہ پر آ کر ان پر 70 بار تلوار چلائی، لیکن
 صاحب ایک تینکے کو ڈھال بنا کر اُس کا ہر وار روک دیتے تھے۔ راون نے بڑی طاقت کا استعمال کیا
 لیکن کچھ بھی نہ بن پایا۔

ترن اوٹ یہی کارنے ہے، گرو دھاری رائے ہو
 تبھی کارنے یہہ یگیتی کینہی، لاج راون آئے ہو
 زندہ پیرنے راون کے وار روکنے کیلئے تینکے کا سہارا اس لئے لیا کیونکہ راون بڑا مغرور تھا۔
 اُسے شرم آ سکے۔ اُس کا غرور چور ہو سکے۔

راون کو امان کری، تب اودھ نگر ہی آئے

دشا سنت کی جان کے ، مدھو کر پکرے پائے
 راون کا غرور توڑ کر پھر زندہ پیراودھ میں آئے یہاں مدھو کر نام کا براہمن ملا۔ وہ زندہ پیر کی
 روحانی گفتگو سن کر اُن کے قدموں پر گر مطیع ہوا۔

دیکھو تا ہے بہت لو لینا، تاسوں کہو گیان کو چینہا
 پُرش سندیش کہو تہیں پاسا ، سُنِت بچن جئے بھئیو ہلاسا
 زندہ پیر نے اُس کی محبت دیکھی تو اُسے پر پُرش (عدلی عدل) کا عرفان عطا کیا۔ جسے پاکر وہ
 بہت خوش ہوا۔

اَنبُو ملت انکر سکھ مانا، تیسہیں مدھو کر سبد میں جانا
 پُرش بھاو سُن تبھی ہرشتا، موکھں لوک دکھاوہو سنتا
 جیسے بیج بونے کے بعد پانی ملنے پر کونپلیں پھوٹ کر اپنی خوشی کا اظہار کرتی ہیں۔ ایسے ہی مدھو کر
 بھی صاحب کی باتیں سن کر باغ باغ ہو گیا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی وہ دلش دکھاؤ۔

راکھو دیہہ ہنس لے دھائے، امر لوک لے تہیں پہنچائے
 سو بھا لوک دیکھو ہر شانہ، تب مدھو کر کو من پیتانا
 تب زندہ پیر اُس کی روح کو جسم سے نکال کر امر لوک گئے۔ امر لوک (مقام حق) کی زینت و
 پُر نور چمک دیکھ وہ بڑا خوش ہوا۔ اور اُسے سب باتوں کا یقین ہو گیا۔

اس کے علاوہ زندہ پیر نے تربیتا یگ میں شرنگی رشی، وششٹ منی وغیرہ سمیت سات جیووں کو
 نجات عطا فرمائی۔

مدھو کر جیتے جیو لو کہیں کینہے بیان
 تاتیں نام مُنیدر کہی، جیو ست دان



دواپر میں آئے زندہ پیر

دواپر یگ پرولش بھا جی ، پُرش آواز کینے پُنی تھی
گیانی بیگی جاہو سنسارا، یم سوں جیون کرہو اُبھارا
کال دیت جیو کہیں تراسا، کاٹو جائے تہیں کو پھانسا
دواپر (ادوار زمانہ کا تیسرا زمانہ) یگ میں پھر عدلی عدل نے گیانی پُرش کو بلا کر کہا کہ سنسار (دنیا)
میں جاؤ اور ملک الموت (کال) سے جیو کو چھڑاؤ، وہ جیو کو بہت دکھ دے رہا ہے۔
تب ہم کہا پُرش سوں بانی، آگیا کرہو شبد پروانی
کالہیں میٹ جیو لے آوو، بار بار کا جگ ہیں سدھاو
زندہ پیر نے تب پرم پرش (ہستی جاوداں) سے کہا کہ کال (فرشتہ اجل) کو مار کر سب
جیو کو ایک بار ہی لے آتا ہوں۔ بار بار کیا بھوساگر (بحرفنا) میں جانا۔

کہا پُرش سنو ہو گیانی، شبد چتائے جیو مکتائی
جو اب کالہیں میٹو جائی، ہو تہیں مم بچن نسا
سج بھائی جگ پر گھو جائی، جب لگ جیو کال بس بھائی
ہم سوں تم سوں اتر ناہیں، جم ترنگ جل ماہیں سماہیں
ہم ہیں تمہیں جو دوئی کر جانا، تا گھٹ جم سب کری ہیں تھانا
جاہو بیگ تم وا سنسارا، جیون کھئی اُتارہو پارا

ہستی جاوداں نے زندہ پیر سے کہا کہ اگر اب کال کو مٹاؤ گے تو میرا شبد (قول قرار) کٹ
جائے گا، اس لئے جب تک جیو کال (فرشتہ اجل) کے پھندے میں ہیں تم سج بھاو (سہل منشا) سے
دُنیا میں نمودار ہو کر اُنہیں یاد کراتے رہو۔ مجھ میں اور تجھ میں کوئی فرق نہیں ہے جو بھی مجھ میں اور تم
میں کوئی فرق مانے گا اس کے اندر کال (فرشتہ اجل) قیام کرے گا۔ اچھا! اب جلدی سے دُنیا میں
جاؤ اور دکھ چھیل رہے جیو کی منجھدار میں پھنسی زندگی روپی کشتی کو کھینچ کر پار لگاؤ۔

چلے ہم تب ماتھ نوائی، پُرش آگیا جگ ماہیں سدھائی

کروناے تب نام دھرایا، دواپر یگ جب مہہ میں آیا
زندہ پیر پھر ہستی جاوداں کا فرمان پا کر اُنہیں سر جھکا کر آداب کر کے روانہ ہوئے جب دھرتی
پر دواپر یگ آیا تب ان کا نام کروناے تھا۔

گرٹھ گرنا رتھی چلی آئے، چندر وجے زپ تہاں رہائے
تا کو ناری رہے سیانی، پوئے سادھو مہاتم جانی
تن سُدھی جب ہمری پائی، ورش لی اپنی دینہہ پٹھائی
آئی چیری بیتی کینہا، تِب درشن رانی چت دینہا
دواپر یگ میں زندہ پیر گرنا نام کے شہر میں آئے، وہاں کے راجہ چندر وجے کی رانی سادھو
مہاتماؤں کی عظمت جانتی تھی جب اُسے صاحب کے آنے کا پتہ چلا تو اپنی خادمہ کو صاحب جی کو اپنے
یہاں لانے کو بھیجا۔ خادمہ نے آ کر زندہ پیر کو رانی کا پیغام دیا اور کہا کہ رانی آپ کا دیدار کرنا چاہتی ہے۔

تب گیانی کہی بچن سناوے، راجہ راو گھر ہم نہیں جاوے
راج کاج ہے مان بڑائی، ہم سادھو زپ گرہ نہیں جائی
زندہ پیر نے خادمہ سے کہا کہ ہم راجہ لوگوں کے گھر نہیں جاتے کیونکہ اُنہیں بڑا غرور
رہتا ہے۔

چلی ورشلی رانی پہس آئی، دوے کر جور ونے سنائی
سادھو نہ آوے مور بلائی، راجہ راو گھر ہم نہیں جائی
سُن اندر متی اُٹھ چلی آوے، کینہہ دندوت ٹیکے پاؤں
خادمہ نے واپس آ کر رانی کو صاحب کا پیغام سنایا جسے سن کر رانی اندر متی خود چل کر صاحب
کے پاس پہنچی سجدہ کر قدم بوسی کی۔

اندر متی نے کہا

ہے صاحب مو پر کرو دایا، مور گرہ اب دھریو پایا
رانی نے عرض کی کہ صاحب میرے گھر میں بھی اپنے مبارک قدم رکھیں۔

زندہ پیر کہتے ہیں

پریتی دیکھ ہم بھون سدھارے ، راجہ گھر تہیں پگ دھارے
کہے رانی چلو مندر مورے ، بھئیو سنگھی درشن لئے تورے
پریتی دیکھ تہیہ بھون سدھائے ، دینہہ سنگھاسن چرن کھٹائے
دینہہ سنگھاسن چرن پکھاری، چرن پرچھالن اَنگوچھا دھاری
چرن دھوئے پُئی راکھو سرائی ، پٹ پد پونچھ جنم شُھہ جانی
زندہ پیر دھرم داس سے کہتے ہیں کہ رانی کا پیار اور عقیدت دیکھ کر میں اُس کے گھر گیا، رانی
نے مجھے بیٹھنے کیلئے شاہی تخت دیا، میرے پیر دھوئے اور اس طرح اُس نے اپنے جنم کو شمرور کیا۔

رانی نے کہا

پُن پرساد کو آگیا مانگی، ہے پرہو موکہیں کرہو سُبھاگی
بُٹھن پرے مور گرہ ماہیں، سیت پرساد لے ہمہوں کھاہیں
پھر رانی نے زندہ پیر سے سیت پرساد (نذر نیاز) کی مانگ کی۔

زندہ پیر نے کہا

سُن رانی موہی چھدا نہ ہوئی، پنچ تو پاوے جیہی سوئی
امرت نام اہار ہے مورا، سُن رانی یہہ بھاشیو تھورا
دیہہ ہماری تو گُن نیاری، تو پر کرتی تہیں کال رچیواری
اسی پنچ رکھو کال سمیرا، پنچ تو کی دیہہ کھمیرا
تامہہ آد پون اک آہی، جیو سوہنگ بیلو تاہی
یہہ جو اہے پُرش کو انشا، روکی کال تاہی دے سنشا
نانا پھند رُچی جو گراسے، دیہی لو بھ تب جیو ہی پھانے
جو تارن ہم یہہ جگ آئے ، دیہی لو بھ تب جیو ہی پھانے
دھرم رائے اُس باجی کینہا، دھوک انیک جیو گہں دینہا

نیر پون کر ترم کھو کالا، وُشی جائے بہو کرے پہالا
تن ہمار یہہ ساج تے نیارا، مم تن نہں سر جیو کرتارا
شبد امان دیہہ ہے مورا، پرکھی گہو بھاشیو کچھو تھورا
زندہ پیر نے رانی سے کہا کہ تجھے بھوک نہیں لگتی۔ کیونکہ میرا جسم پانچ تھو کا نہیں ہے۔ میری
خوراک تو امرت (آب حیات) ہی ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ جیو ہستی جاوداں یعنی عدلی
عدل کا جو وہ ہیں۔ جنہیں ملک الموت نے بھرم جال میں پھنسا کر روک رکھا ہے۔ میں یہاں
جیو وں کو موت کے فرشتے کے پھندے سے چھڑانے آیا ہوں۔ جو بھی جیو مجھے پہچان کر میری پناہ
میں آ جاتے ہیں انہیں میں اس بحر ظلمات سے نجات دلا کر لے جاتا ہوں۔ فرشتہ اجل نے
جیو وں کو دھوکے میں رکھا ہوا ہے۔ ہوا، پانی وغیرہ فانی عناصر سے اس جسم کی تعمیر کی گئی ہے لیکن میرا
جسم ان چیزوں سے مختلف اور نرالا ہے۔ میرا جسم شبد (کلمہ الہی) سے بنا ہے۔ یہ میں نے مختصر میں
تھوڑا بتایا ہے اب تم اسے پرکھو۔

اندر متی نے پوچھا

ہے پرہو اُس اچرج موہی ہوئی، اُس سبھاو دُوجا نہیں کوئی
کون آہو کہناتے آئے، تن اچت پرہو کہنواں پائے
کون نام تمہرے گورو دیوا، یہہ سب ورن کہو موہی بھیوا
ہم کا جانے بھید تمہارا، تاتے پوچھوں یہہ ویوہارا
رانی نے کہا کہ مجھے ایک تعجب سا ہو رہا ہے کہ ایسا انوکھا جسم تو اور کسی کا نہیں سُنا۔ اس لئے مہر بانی
کر کے مجھے بتائیے کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ یہ جسم آپ نے کہاں سے پایا ہے۔ آپ کا نام کیا
ہے۔ یہ سب مجھے بتائیے میں چونکہ آپ کا بھید نہیں جانتی ہوں، اس لئے یہ سب پوچھ رہی ہوں۔

اندر متی کتھا سُن سُبھاون، تہی سبھائے کہوں گُن پاون
دیش ہمار نیار تہوں پُرتے، اہی پُر زُر پُر اردو سُر پرتے
تہاں نہیں یم کیر پرویشا، آد پُرش کو جُہواں دیشا
ستیہ لوک کی ایسی باتا، کوئی ششی اک روم لجاتا

ایسی پُرش کانتی اُجیارا، ہنس شوہا کہوں بچارا
ایک ہنس جس شوڈش بھانا، اگر واسنا ہنس ادھانا
کہا کہوں کچھو کہت نہ آوے، دھنیہ بھاگ جے ہنس سدھاوے
تاہے دلش تے ہم چلی آئے، کرونامے نچ نام دھرائے
ست یگ ست سکرت تریتا میندر، دواپر کرونامے نام دھرائے
یگن یگن ہم یہاں چلے آئے، جو چینہا تہں لوک پٹھائے

زندہ پیرنے کہا کہ میرا دلش تین لوک سے پرے ہے۔ وہاں موت کا فرشتہ داخل نہیں ہو سکتا۔
وہاں آدپُرش (روح مقدس، ہستی جاوداں) کی سکونت ہے۔ ستیہ لوک (عالم ارواح) کی بات ایسی
ہے کہ کروڑوں چاند اور سورج بھی اُس ہستی جاوداں کے فقط ایک رواں کی نورانی تاب کے سامنے
شرمسار ہو جائیں اور وہاں آتما رُوح کی روشنی 16 سورجوں کی روشنی کے برابر ہے۔ کتنا کچھ کہوں،
وہاں کی بات بیان نہیں کی جاسکتی، جو وہاں پہنچتا ہے وہ بہت خوش نصیب ہوتا ہے۔ میں اُسی دلش
سے آیا ہوں اور یہاں اِس دلش میں میرا نام کرونامے ہے۔ اصل میں میں ہر زمانہ (یگ) میں آتا
ہوں، ست یگ (ادوارِ زمانہ میں سب سے پہلا) میں ست سکرت کے نام سے تریتا یگ (دوسرا
زمانہ) میں میندر کے نام سے اور دواپر یگ (تیسرے زمانہ) میں کرنامے نام سے آیا ہوں اور جس
نے میری بات کو سمجھا، یقین کیا، اسے میں نے وہاں پہنچایا ہے۔

اندر متی نے کہا

جوری پانی بولی بلکھائی، ہے پرہو یم تے لیہو چھڑائی
راج پاٹ سب تم پر واروں، دھن سمپتی یہہ سب تچی ڈاروں
دیہو شرن موہیں دین دیا، بندی چھو موہیں کرہو نہالا

رانی نے زندہ پیر سے کہا ہے آقا! مجھے فرشتہ اجل کے جال سے چھڑا لو میں یہ بادشاہت تم پر
نچھاور کر دیتی ہوں۔ یہ شاہی ٹھاٹ باٹ، یہ دھن دولت ترک کر دیتی ہوں۔ مجھے اپنی پناہ میں لے کر
موت کے فرشتہ کے جال سے نجات دلا دو۔

زندہ پیر نے کہا

اندر متی سُن وچن ہمارا، چھوڑو نشچے بندی تمہارا
چینہو موہی پریت درٹانا، اب دیہوں توہی نام پروانہ

کرہو آرتی لیوہو پروانہ، بھاگے یم تب دُور پیانہ
چینہوں موہی کرو پرواتی، لیہو پان چلو 'بھو' جل جیتی
آنہو جو کچھو آرتی ساجا، راج پاٹ کر موہی نہ کاجا
دھن سمپتی کچھو موہی نہ باوا، جیو چٹاون یہہ جگ آوا
دھن سمپتی تم یہواں لائی، کرہو سنت سمان بنائی
سکل جیو ہیں صاحب کیرا، موہ وُوش جو پرے اندھیرا
سب گھٹ پُرش اُنش کیو واسا، کہیں پرگٹ کہیں گپت نواسا

صاحب نے رانی سے کہا کہ اب میں تمہیں کال (فرشتہ اجل) سے ضرور چھڑاؤں گا، تمہیں
نام (کلمہ حق) دوں گا۔ اِس لئے اب آرتی کا سامان لا کر آرتی کرو، جس سے یم یعنی موت کا
فرشتہ دور بھاگ جائے، مجھے بادشاہت روپے پیسے سے کچھ لینا دینا نہیں، سب انسان اُس
ہستی جاوداں کا جُود ہیں اور خواہشات و لالچ کی دلدل میں پھنس کر اِس فانی دُنیا میں پڑے ہوئے
ہیں میں انہیں اِس بحرِ ظلمات سے چھڑا کر لے جانے آیا ہوں۔

اندر متی نے کہا

اندر متی سُن بچن امانی، بولی مدھر گیان گُن بانی
موہی ادھم کو تم سکھ دینہا، تو پرساد اگم گم چینہا
ہے پرہو چینہ توہی اب پاہو، نشچے ستیہ پُرش تم آہو
ستیہ پُرش جن لوک سنوارا، کریہو کرپا سو موہی اُدارا
آپن ہردے اُس ہم جانا، تم تے ادھک اور نہں آنا
اب بھاشو پُرشو آرتی بھاؤ جو چاہے سو موہی بتاؤ

رانی نے کہا کہ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ عدلی عدل ہی ہو۔ اس لئے اب میرے لئے
آپ سے بڑا اور کوئی نہیں ہے۔ مہربانی کر کے اب مجھے بتائیں کہ آرتی کیلئے کیا کیا چاہئے۔

زندہ پیر نے کہا

ہے دھرم سوتاہی سناوا، جس کھیم سری سو بھاشیو بھاوا
چوکا کر لیوہو پروانہ، پاچھے کہوں اپن سہدانہ

آنیو سکل ساج تب رانی، چوکا بیٹھی شبد دھونی ٹھانی
 آرتی کر وینہا پروانہ، پُرش دھیان سُمیرن سہدانہ
 اُٹھی رانی تو ماتھ نوائی، لے آگیا پروانہ پائی
 زندہ پیر دھرم داس سے کہتے ہیں کہ جیسے میں نے کھیم سری کو آرتی بتائی تھی ویسے ہی رانی کو بھی
 بتائی۔ رانی سب سامان لے کر آئی اور آرتی کر کے نام (کلمہ) لیا۔

پُنی رانی راجہ سبھاوا، ہے پرہو بہور نہ ایسو داوا
 گہو شرن جو کارج چاہو، اتنا وچن مور نرواہو
 رانی نے پھر راجہ کو بھی سمجھایا کہ صاحب کی شرن میں آ جاؤ، تمہارا کلیان ہو جائے گا۔

راجہ نے کہا

تُم رانی اردھنگی سوئی، ہم تُم بھگت ہوئیں نہیں دوئی
 توری بھگتی کر دیکھو بھاؤ، کیہ وڈھی موہی لیہو ملتاو
 دیکھو توری بھگتی پرتاپا، پہنچو لوک مٹے سنتاپا
 راجہ نے رانی سے کہا کہ تُم میری اہلیہ (پتی) ہو یعنی میرا نصف حصہ ہو اس لئے تمہاری پرستش کا
 شرم مجھے بھی ملے گا۔ اس طرح تمہارے ساتھ مجھے بھی نجات حاصل ہو جائے گی۔

زندہ پیر نے رانی سے کہا

رانی بہوری موہی پھس آئی، ہم تہی کال چرت لکھائی
 سُن رانی اک وچن ہمارا، کالہو کلا کرے چھل دھارا
 تو کہہ ششیہ کین ہم جانی، ڈس کال تچھک ہوئے آنی
 اب ہم تو کہیں منتر لکھاؤں، کال گرل سب دور بھگاؤں
 دینہو شبد ورہی تاہی، کال گرل جیہی ویاپے ناہیں
 پُنی یم دوسر چھل توہی ٹھانی، سوچرتز میں کہوں بکھانی
 چھل کر یم آئے تُم پاسا، سو توہی بھید کہوں پرگاسا
 ہنس ورن وہ روپ بنائی، ہم سَم گیان توہی سمجھائی

تم سُن کہے چنپے موہیں رانی، مردن کال نام مم جانی
 یہی وڈھی کال ٹھگے توہی آئی، کال رکھ سب دیوں بتائی
 مستک چھوٹ کال کر جانوں، چکشو گنجن کو رنگ بکھانو
 کال لکشن میں تو ہی بتائی اور انگ سب سیت رہائی

رانی پھر صاحب (زندہ پیر) کے پاس آئی، تب صاحب نے اُسے کال چرت (فرشتہ اجل کی چالاک
 بارے) سمجھایا، کہا! تم نے میرا نام لے لیا ہے، یہہ جان کر فرشتہ اجل تمہیں سانپ کا روپ اختیار کر کے
 ڈسے گا، اس لئے تم میرا منتر یاد رکھو یہ موت کے فرشتہ کا زہر نہیں چڑھنے دے گا۔ دوسری بار پھر موت کا فرشتہ
 ہنس کی شکل بنا کر تمہیں ٹھکنے آئے گا۔ اس لئے میں تمہیں کال کی شکل کا حلیہ سمجھا دیتا ہوں تاکہ تم اُسے
 آسانی سے پہچان سکو۔ اس کا ماتھا چھوٹا ہوگا۔ آنکھیں کالی ہوں گی، باقی حصے سفید ہوں گے۔

رانی چرن گبے تب دھائی، ہے پرہو موہی لوک لے جانی
 یہہ تو دیس کال کر تھانی، ہے پرہو لے چل دیس انامی
 رانی نے کہا کہ یہ تو فرشتہ اجل کا دلش ہے، مجھے اپنے دلش لے چلو۔

تب رانی سوں کہیو بُجھائی، بچن ہمار سُو چت لائی
 جب لگی ٹھیکہ پورے آئی، تب لگ رہو نام لو لائی
 زندہ پیر نے کہا کہ زندگی کی عمر (معیاد) پوری ہونے سے پہلے نہیں لے جاؤں گا تمہیں۔ اس لئے جب
 تک عمر کی میعاد ہے تب تک نام (کلمہ حق) میں لو لگائے رکھو۔ جب عمر پوری ہو جائے گی تو لے جاؤں گا۔

گج روپی ہے کال، کیہری پُرش پرتاپ ہے
 روک رہو تُم ڈھال، کال کھرگ ویاپے نہیں

زندہ پیر نے کہا کہ کال ہاتھی کی طرح ہے۔ لیکن پرہ پُرش ہستی جاوداں کا نام (کلمہ حق) شیری
 طرح ہے اُس کی ڈھال ہوگی تو کال کچھ نہیں کر پائے گا۔

اتنا کہہ ہم گُپت چھپایا، تکچھک روپ کال ہو آیا
 جب ہیں رات بیتی آدھی، رانی اُٹھ چلی سیوا سادھی
 سیج آئے رانی پو ڈھائی، ڈسیو ویاں مستک مہں جانی

زندہ پیرانی کو ساری بات سمجھا کر نظروں سے اوجھل ہو گئے اور اُدھر موت کا فرشتہ (کال) سانپ کی شکل اختیار کر کے آ گیا۔ آدھی رات بیت گئی تو جب رانی خدمت و پرستش سے فارغ ہو کر اپنے بستر پر آئی تب کال روپی سانپ نے اُسے ماتھے پر ڈس لیا۔

اندر متی نے کہا

اندر متی اس وچن سُنائی، تنکھک ڈسیو موہی کہس آئی
سُن راجہ ویاکل ہوئے دھاوا، گُنی گاروڈی وِگی بِلواوا
رائے کہے مَم پِراں پیاری، لہو چتائے جو اب کی باری
تنکھک گرل دور ہو آئی، دیہوں پر گنا توہی دوائی

اندر متی نے راجہ کو پکارا اور بتایا کہ مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے، یہ سُن کر راجہ بے چین ہو کر دوڑا ہوا آیا اور اچھے وید (حکیم) کو بلوایا۔ راجہ نے کہا کہ تم مجھے جان سے بھی پیاری ہو۔ تمہیں نہیں جانے دوں گا۔ دیکھو ابھی سارا زہر ختم ہو جائے گا۔

اندر متی نے کہا

منتر موہی لکھائے ستور، گرل موہی نہ لاگئی
ہوت سوریہ پرکاش جیہی چھن، اندھ اگھور نشاوا
رانی نے کہا کہ مجھے ستور (مُرشد کامل) نے منتر (دعائے خیر) دیا ہے اس لئے مجھ پر سانپ کے زہر کا اثر نہیں ہوگا۔ یہ کہہ کر رانی زندہ پیر کے دیئے کلمہ کو لگا تار دوہراتی (جاپ کرتی) رہی اور کچھ ہی دیر میں ٹھیک ہو کر اٹھ بیٹھی۔

جبرائیل نے دُوت کو بھیجا

کہے وشنو سُنہو بیدوتا، ستھی انگ کرو تم پوتا
چھل کری جائی لَوایئے رانی، وچن ہمار لیہو تم مانی
جبرائیل نے یَم دُوت (قاصد اجل) کو کہا کہ تُم سفید رنگ اختیار کر کے مکر فریب سے رانی کو لے آؤ اور ہمارے حکم کی تعمیل ہو۔

دُوت (قاصد اجل) رانی کے پاس آیا

کینہو دُوت سیت سب انگا، چلیو ناری پَہس بہت اُمنگا

رانی سو اَس وچن پرکاشا، تم کس رانی بھی اُداسا
جان بوجھ کس بھی اچینہا، دیکشا منتر توہی ہم دینہا
گیانی نام ہمارو رانی، مردو کال کروں پسمانی
تنکھک کال ہوئے توہی کھائی، تب ہم راکھ لینے تو ہی آئی
چھوڑ ہو پلنگ گہو تُم پائی، تجو اپنی مان بڑائی
اب ہم لین توہی کہس آوا، پرہو کے درشن توہی کراوا
یَم دُوت (قاصد اجل) سفید جسم اختیار کر آیا اور رانی سے کہا۔ ہے رانی!
تُم اُداس کیوں بیٹھی ہو، میں نے تمہیں بیعت کیا ہے میرا نام گیانی پُرش ہے موت کا فرشتہ تمہیں سانپ کی شکل اختیار کر کے ڈسنے آیا تھا، تب میں نے ہی تمہارا بچاؤ کیا تھا۔ اب تمہیں لینے آیا ہوں، چلو میرے ساتھ۔

رانی نے کہا

اندر متی تب چینہو ریکھا، جس کچھو صاحب کہو وٹیکھا
تینوں ریکھ دیکھ چک ماہیں، جڑ سیت ارو راتا آہیں
متک اوچھ دیکھ چنی تاکو، بھیو پرتیت وچن کو ساکو
جاہو دُوت تم اپنے دیا، اب ہم چینہو تمہرو بھیسا
کاگ روپ جو بہت بنائی، ہنس روپ شوہا کم پائی
تس ہم تورا روپ نہارا، اے سمرتھ بڑ گورو ہمارا

رانی نے زندہ پیر کی بتائی ہوئی علامتوں کی مدد سے بہروپے کال کو پہچان لیا۔ تب رانی نے (دُوت) سے کہا کہ تم اپنے دلش واپس جاؤ کیونکہ میں نے تمہارا اصلی چہرہ پہچان لیا ہے۔ رانی نے یہ بھی کہا کہ کتوے کو ہنس کی شکل اختیار کرنا اچھا نہیں لگتا۔ ہمارا گورو بڑا زور آور ہے۔

یہ سن کال بکٹ چلی آوا، اندر متی پر تھاپ چلاوا
تھاپ چلائے سُمکھ پرمارا، رانی کھسی پری بھومی منجھارا
اندر متی تب سُمرن لائی، ہے گورو گیانی ہو سہائی

رانی کی بات سن کر موت کے فرشتے نے رانی اندر متی کو تھپڑ مارا، جس سے رانی زمین پر گر پڑی، اندر متی نے اُسی پل صاحب کو پکارا کہ میری حفاظت کرو۔

سُنت پُکار موہی رہو نہ جائے، سُنہو دھرمن یہ مور سُہائے

رانی جنہیں کینہہ پُکارا، تَت چھن میں تہاں پگ دھارا

دیکھت رانی بھئی بِلَاسا، مَن سے بھاگیو کال تراسا

صاحب دھرم داس سے کہتے ہیں کہ جب کوئی مجھے سچے دل سے پکارتا ہے تو مجھ سے رہا نہیں جاتا۔ یہ میری خاصیت ہے۔ تو جب رانی نے پکار کی تو میں فوراً وہاں پہنچا، مجھے دیکھ کر رانی خوش ہو گئی اور موت کے فرشتے کا ڈر مَن سے جاتا رہا۔

کہہ اندر متی تب کر جوری، ہے پر بھو سُو پنتی موری

چینہہ پری موہی یم کی چھاپیں، اب یہی دلش رہب ہم ناہیں

ہے صاحب لے چلو نچ دیشا، اہنواں بہو کال کلیشا

رانی نے دونوں ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ مجھے کال کی رکاوٹ کی سمجھ آ گئی ہے، اس لئے اب میں اس دلش میں نہیں رہوں گی مجھے اپنے دلش لے چلو، یہاں پر فرشتہ موت بہت کشت دے رہا ہے۔

زندہ پیر کہتے ہیں

پر تھمے رانی کینہو سنگا، میٹو کال کٹھن پرسنگا

تبہیں ٹھیک پور بھرایا، لے رانی ست لوک سدھایا

لے پہنچائیو مانسور، بھواں کامنی کرہیں کتوہر

امی سرور امی چکھائی، ساگر کبیر پانو پرائی

تیہی آگے سُرُتی کو ساگر، پہنچی رانی بھئی اُجاگر

لوک دوار ٹھاڈ تب کینی، دیکھت رانی اتی سَکھ بھینی

ہنس دھائے اکم بھرلینہا، گاویں منگل آرتی کینہا

سکل ہنس کینہا سمنانا، دھنیہ ہنس ستور و پچانا

بھل تم چھوڑیہو کال کا پھندا، تمہرو کشت میٹو دُکھودندا

چلو ہنس تم ہمرے ساتھ، پُرش درش کر ناوہو ماتھا

اندر متی آہو سنگ مورے، پُرش درش ہوویں اب تورے

اندر متی ارو ہنس ملاہیں، کرہیں کتوہل منگل گاہیں

چلت ہنس سب استی لاویں اب تو درش پُرش کو پاویں

تب ہم پُرش سن بنتی لاوا، دیہو درش اب ہنس ڈھگ آوا

دیہو درش تہیں دین دیلا، بندی چھور سو ہو ہو کر پالا

یکسیو پُہو اُٹھا اَس بانی، سہو یوگ سنتا کین گیانی

ہنس کہیں اب آو لوائی، درش کرائی لیو تم آئی

تب زندہ پیر اُسے اپنے ساتھ امر لوک (مقام حق) میں لے گئے۔ جب مانسور اور امرت سرور (آپ حیات کی جھیل) سُرُتی کا ساگر (دھیان کا سمندر) دیکھ کر رانی امر لوک پہنچی تو لوک کی زینت، چمک دمک دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ سبھی ہنسوں نے رانی کی عزت افزائی کی اور کہا کہ تم قابل احترام ہو کیونکہ تم نے مُرشد کامل کو پہچانا، اب تمہاری سب دُکھ تکلیفیں ختم ہو گئیں۔ تب زندہ پیر نے اندر متی سے کہا اب عدلی عدل کے دیدار کیلئے چلو۔ سبھی ہنس بھی خوشی خوشی ساتھ ہو لئے کہ اب ہستی جاوید کے دیدار ہوں گے تب صاحب کے کہنے پر ہستی جاوید (پر پُرش) نے دیدار دیئے۔

پُرش کانتی جب دیکھیو رانی، اُدبھت امی سُدھا کی کھانی

گد گد ہوئے چرن لپٹانی، ہنس سُبھی سُن گن گیانی

ہستی جاوداں کی زینت دیکھ کر رانی مسرور ہو گئی اور پاؤں میں لپٹ گئی۔ تب عدلی عدل نے رانی سے کہا کہ کروناے کو بلا لاؤ۔ جب رانی صاحب کے پاس آئی تو یہ دیکھ کر دنگ رہ گئی کہ زندہ پیر خود ہی عدلی عدل ہیں ان میں اور عدلی عدل میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس پر رانی نے کہا۔

کہہ رانی یہہ اچرج آہی، بھن بھاو کچھو دیکھوں ناہیں

جو کوئی کلا پرش کہیں دیکھا، کروناے تن ایک دیکھا

دھائے چرن گہہ ہنس سُبانا، ہے پر بھو تو چرت سب جانا
 تُم ست پرش داس کہلائے، یہہ شوبھا گس اُہاں چھپائے
 مورے چت یہہ نچے آئی، تُمہی ، پرش دو جا نہں بھائی
 رانی نے کہا کہ مجھے آپ میں اور پرُم پرش (ہستی جاوید) میں کوئی فرق نظر نہیں آیا۔ اب میں
 سارا ماجرا سمجھ چکی ہوں۔ آپ ہستی جاوید ہو کر بھی خدمت گار کہلاتے ہیں اور اپنی اصلیت چھپائے
 رکھتے ہیں۔ لیکن مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ عدلی عدل ہستی جاوید ہی ہیں کوئی اور نہیں ہیں۔
 تب رانی نے راجہ کو بھی وہاں لانے کی گزارش کی اور کہا وہ کال (موت کا فرشتہ) کے مُنہ میں
 جا رہے ہیں انہوں نے مجھے کبھی بھی زاہدوں (سنتوں) کی خدمت کرنے سے نہیں روکا۔ تب زندہ
 پیر رانی کی التجا مان کر گرگر نار میں آئے اور راجہ کو لے کر امر لوک (مقام حق) پہنچے۔
 زندہ پیر دھرم داس سے کہتے ہیں کہ میں نے پھر دُنیا میں آ کر سچ سدرشن کی قوت دہنی کو بیدار
 کیا اُسے (نام) کلمہ حق دیا۔ اُس وقت دوا پرگ یعنی تیسرے زمانے کا آخری دور تھا۔
 دھرم جُئی آئے جگ ماہیں، رانی پتی لے گئے تہاں میں
 راکھو تاہی لوک منجھارا، تت چھن جُئی آئیو سنسارا
 کاشی نگر کہاں چلی آئے، نام سدرشن سچ جگائے
 رانی کے پتی (خاوند) کو وہاں پہنچا کر زندہ پیر پھر دُنیا میں آئے اور کاشی شہر میں رہنے والے
 سچ کو بیدار کیا۔ وہ پرستار (بھگت) ہوا۔ جب پانڈوؤں اور کوروؤں کی جنگ ختم ہوئی تو کرشن نے
 پانڈوؤں کو جنگ کے دوران اپنے بھائی بندھوؤں کو مارنے کے گناہ سے نجات پانے کیلئے یگیہ
 (مذہبی احکامات کے مطابق عبادت) کرنے کو کہا۔ یگیہ کی کامیابی کو پرکھنے کیلئے آسمان میں ایک گھنٹہ
 (بجنے والا) نصب کیا گیا۔ کرشن نے کہا:-

پانڈو پرتی بولے یڈوپالا، پُرن یگیہ جان تہیں کالا
 گھٹ آکاش بخت سنی آوے، یگیہ کو پھل پُرن پاوے
 بھوجن وودھ پرکار بنائی، پرُم پرتی سے سبہیں جیوائی
 اچھا بھوجن سب مل پاوا، گھٹ نہیں باجا رائے لجاوا
 بھوجن کین سکل رشی رایا، بجی نہ گھٹ بھوپ بھرم آیا

کرشن نے کہا کہ اگر گھنٹہ بجا تو سمجھنا کہ یگیہ کامیاب (شمرور) ہوا:
 یگیہ ہوا، سبھی براہمنوں، زاہدوں، درویشوں، گوشہ نشینوں کو کھانا کھلایا گیا لیکن گھنٹہ نہیں بجا۔
 تب راجہ شرمندہ ہوا اور سبھی پانڈو کرشن کے پاس گئے اور پوچھا۔
 کرکیے کر پاپا کہو یڈو راجہ، کارن کون گھٹ نہیں باجا
 کرشن اُس کارن تا سو بتایا، سادھو کوئی نہ بھوجن پایا
 پانڈوؤں نے کرشن سے پوچھا یگیہ ہو گیا لیکن گھنٹا کیوں نہیں بجا، تو کرشن جی نے کہا کہ کسی
 سچے سادھو (زاہد) نے کھانا نہیں کھایا ہے۔
 چکت بھئے تب پانڈو کہیں، کوٹن سادھو بھوجن لہیو
 اب کہیں سادھو پائیے ناتھا، تن تے تب بولے یڈونا تھا
 سُپت سدرشن کو لے آو، آدر مان سہت جھاو
 سوئی سادھو اور نہ کوئی، پُرن یگیہ جاہی تے ہوئی
 پانڈوؤں نے کہا کہ ہم بے شمار سادھوؤں، درویشوں، زاہدوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر لائے اور
 انہیں کھانا کھلایا ہے، آپ نے بھی کھایا اور اب کہہ رہے کہ کسی سچے سادھو نے کھانا نہیں کھایا، اب
 اور سادھو کہاں سے لائیں، تب کرشن جی نے کہا کہ سچ سدرشن کے علاوہ اس دور میں کوئی اور سچا
 سادھو (درویش) نہیں ہے اگر اُسے عزت، واحترام سے بلا کر کھانا کھلاؤ تو تمہارا یگیہ با مقصد و شمرور
 ہوگا۔ اس پر پانڈو اُسے عزت واحترام کے ساتھ بلا کر لائے اور اُسے بھوجن (کھانا) کھلایا گیا۔
 سچ بھگت گراس اٹھاوا، باجو گھٹ نام پر بھاوا
 بھوپ بھون بھوجن کر جبہیں، بجا آکاش میں گھنٹہ تہیں
 جب سچ نے کھانا کھلایا تو آسمان پر نصب گھنٹا بجا اور یگیہ کامیاب ہوا۔
 آدم سے کئے قرار کے مطابق صاحب نے تین یگوں (تین زمانوں) تک تھوڑے تھوڑے
 جیوا امر لوک (مقام حق) پہنچائے۔ لیکن کلجگ میں اُنکے لاکھوں مُرید ہوئے۔



زندہ پیر اور دھرم داس

پُرشِ اواز اُٹھی تھی بار، گیانی بیگ جاہو سنسارا
 جیون کاج اُنش پٹھوئی، سُکرت اُنش جگ پر گئے جائی
 دینہہ آگیا تیبی کو بھائی، شبد بھید واہی سمجھائی
 لاوہو جیون نام ادھارا، جیون کھئی اُتارو پارا
 سُنّت آگیا وہی کین پینا، بھوری نہ آئے دلش امانا
 سُکرت بھوساگر چل گئیو، کال جال تے سُدھی بسرئیو
 تن کہس جائے چتاوہو گیانی، جیہی تے پنتھ چلے نروانی
 بس بیلس اُنس ہمارا، سُکرت گرہ لے ہیں اوتارا
 گیانی بیگ جاہو تم اُنسا، اب سُکرت اُنش کر میٹھو پھنسا
 تو کہہ رہے ہیں تب ہم ہستی جاوید کی طرف سے اس فانی دُنیا میں جانے کا فرمان ملنے پر
 تمہارے پاس پہنچے ہیں۔

دھرم داس تُم سُکرت اُنشا، جا کارن ہم کینہہ بھو سنسا
 پُرش ہیں آگیا تمہرے ڈگ آئے، بچھلی ہیئت پُنی یاد کرائے
 دَش اوتار الیشوری مایا، یہہ سب دیکھ کال کی چھایا
 تُم جگ جیو چتاوہو آئے، کال پھند تُم آئی پھنسائے
 ابھوں چیت کرو دھرم داسا، پُرشہیں شبد کرو پرکاسا
 لے پروانہ جیو چتاوہو، کال جال تے ہنس مکتاؤ

زندہ پیر نے کہا۔ ہے دھرم داس! تم میرے اُنش (جزو) ہو، ہستی جاوید نے تمہیں اس مادی
 فانی دُنیا کے جیو کو جگانے، ان کی قوت ذہنی کو بیدار کرنے کیلئے اس دُنیا میں بھیجا تھا۔ لیکن تم کال
 (موت کا فرشتہ) کے پھندے میں پھنس گئے اور سب کچھ بھول گئے۔ اب نام (کلمہ حق) لو اور
 جیووں کے ذہنوں کو بیدار کرو۔

دھرم داس نے پوچھا

کلجگ کیر کہو پر بھاؤ، اور ہنس پر مودھیو کاؤ
 سو موہی ورن کہو گورو دیوا، کون جیو کینہی تُم سیوا
 دھرم داس جی نے کل یگ (چار زمانوں میں آخری زمانہ) کے اور جیووں کے بارے میں
 پوچھا، جن پر عدلی عدل نے ان کے ذریعہ عنایت فرمائی۔
 دھرم داس نے التجا کی
 دھن ستگورو تُم موہی چیتاوا، کال پھند سے موہی مکتاوا
 میں کُنکر تم داس کے داسا، لینہو موری کاٹی جم پھانسا
 میں اگھکرمی گھل کٹھورا، رہیو اچیت بھرم جیو مورا
 کہا جانی تم موہے جگائے، کونے تپ ہم درشن پائے
 دھرم داس جی نے کہا اے قابل احترام مُرشِد کامل، میں تو ایک سنگدل برائیوں میں ڈوبا ہند
 ذہن انسان تھا۔ تو پھر آپ نے کیا سوچ کر میری قوت ذہنی کو بیدار کیا یہ مجھے کس نیک کام کا ثواب
 ملا ہے جو آپ کے دیدار ہوئے۔

زندہ پیر نے کہا

اچھا کر جو پوچھو موہی، اب میں گوئی نہ راکھو توہی
 دھرم سُنہو پاچھلی باتا، توہی سمجھائے کہو وکھیاتا
 سنت سُدشن دوا پر بھئیو، تاسو کتھا توہی پر تھم سُنہو
 تیبی لے گئیو نچ جب ہیں، پنتی بہت کین تن تب ہیں
 کہے چچ ستگورو سُن لیجے، ہمرے مات پتا گتی دیجے
 بندی چھور کرو پر بھو جائی، یم کے دلش بہت دُکھ پائی

زندہ پیر نے کہا کہ دوا پر کے چچ سُدشن کی کتھا تمہیں میں نے سنائی تھی۔ جب میں اُسے امر لوک
 لے گیا تو اُس نے مجھ سے گزارش کی کہ میرے ماں-باپ کو بھی نام (کلمہ حق) دو اور امر لوک (مقام
 حق) میں لاؤ، میں نے انہیں ساتھ چلنے کیلئے بہت سمجھایا لیکن وہ نہیں مانے اور نام نہیں لیا۔ تب چچ کی
 گزارش سُن کر میں نے کہا کہ میں انہیں پار ضرور اُتاروں گا۔ اگلے جنم میں وہ چچ کے اثر سے براہمن
 براہمنی کے روپ میں پیدا ہوئے۔ یعنی پھر سے انسانی جسم ملا۔ ان کی اولاد نہیں تھی۔ براہمن کی بیوی
 سورج دیوتا سے بیٹے کی مانگ کر رہی تھی۔ اتنے میں میں اس کی جھولی میں آ کر گر پڑا۔ اس نے سمجھا کہ

سورج دیوتانے اس کی مراد پوری کر دی اور اُسے بیٹا دے دیا، وہ اسے گھر لے آئی۔

سنت سُدرشن نام پرتاپا، مائش وِیہ وِپر کے چھاپا
دونوں جنم دوئے تب لینہا، پُنی وِدی ملے تاہی کہس دینا
گُلپتی نام وِپر کر کہیا، ناری نام مہیسری رہیا
بہت ادھین پُتر ہِت ہاری، کری انسان سوریہ ورت دھاری
اُنچل لے ونوئے کر جوری، رُدن کرے چت سُن کہہ دوری
تت چھن ہم آُنچل پر آوا، ہم کہس دیکھی ناری ہر شاوا
بال رُوپ دھری بھینُو وِوہی، وِپر ناری گرہ لے گئی موہی
کہے ناری کرپا پر بھو کینا، سوریہ ورت کر پھل یہہ دینا
برہمن گُلپتی اور اس کی بیوی مہیسری کو نام لینے کیلئے میں نے بہت سمجھایا، لیکن بچہ ہونے کے
ناٹے میری بات کا وشواس نہ کرتے ہوئے جب نہیں مانے تو میں مخفی (گپت) ہو گیا۔

پُنی ہم ستیہ شبد گوہرائی، بہو پرکار تے انہیں سمجھائی
تا ہردے نہں شبد سائی، بالک جان پرتیت نہ آئی
تاہی دیہہ چنہسی نہں موہی، بھینُو گپت تہں تن تچ وِوہی

پھران کا دوسرا جنم ہوا، جس میں وہ شاہ-شاہنی ہوئے، خاندان کا نام چندن جبکہ بیوی کا نام اودا ہوا۔

ناری دوج دوئی تن تیاگا، درش پر بھاو منج تن جاگا
اودا نام ناری کہس بھینُو، پُرش نام چندن دھری گینو
پرسومتے ہم چلی آئے، تہہ چندوارا جائی پر گٹائے
بالک روپ کینہہ تہی ٹھاما، کہنُو تال مانی وِشراما
کمل پتر پر آسن لائی، آٹھ پہر ہم تہاں رہائی
پچھے اودا انسانہی آئی، سندر بالک دیکھی لبھائی
دَرش دیوتہی ششوتن دھاری، لے گئی بالک نج گھر ناری

تب میں ان کے گاؤں آیا اور نزدیک کے تالاب میں نمودار ہوا۔ ایک دن وہیں رہا۔ صبح
جب عورت تالاب میں نہانے آئی تو خوبصورت بچہ دیکھ فدا ہوئی اور بچے کو گھر لے آئی۔

کہہ چندن کے مؤرکھ ناری، وِگی جاہو دے بالک ڈاری

جاتی کٹنب ہنی ہیں سب لوگا، ہنسٹ لوگ اُچکے تن سوگا
بیوی کے ہاتھوں میں بچے کو دیکھ چندن نے کہانا سمجھ عورت یہ کسے اٹھالائی ہو، جاؤ واپس چھوڑ کر
آؤ، نہیں تو لوگ ہمارا مذاق اڑائیں گے تب چندن کے ڈر سے اودا مجھے واپس چھوڑنے جا رہی تھی۔

چلی بھئی موہی پوارن جنہیں، اُنتر دھیان بھینُو میں تہیں
بھینُو گپت تہی کر سے بھائی، رُودن کریں دونوں بلکھائی
بکل ہوئے بن بن ڈولیں، مگدھ گیان کچھو مگھ نہں بولیں
تب میں اُس کے ہاتھوں سے مخفی (پوشیدہ) ہو گیا یہ دیکھ کر دونوں رونے لگے، جنگل جنگل گھوم کر مجھے ڈھونڈنے
لگے، لیکن میں نہ ملا۔ پھر دونوں کا اگلا جنم ہوا ان کا نام ہوانیر واورینا تب میں کاشی کے لہرتارا تالاب میں نینا کو ملا اپنے
خاندان کی طرف سے بچے کو اپنانے سے منع کرنے کے بعد نینا مجھے واپس چھوڑنے جا رہی تھی تو میں نے کہا۔

پریت کچھلی کارنے، توہی ملا ہوں آپ
مگتی سندیش سناؤں گا، لے چل، اپنے ساتھ
وہ نیر وینا پُتچ کے ماں باپ تھے، جو تیسرے جنم میں نیر وینا ہوئے لیکن بچہ جان کر تب بھی
بھروسہ نہیں ہوا۔ پھر چوتھے جنم میں متھرا میں جا کر صاحب نے انہیں سمجھایا، تب انہوں نے نام
(کلمہ حق) لے لیا اور پار ہوئے۔

تاہی دیہہ مئی موہی نہ چنہا، جانی پُتر موہی سنگ نہ کینہا
تچی سودیہہ ہوری جو بھائی، دیہہ دھری سو دیہوں چنہائی
جلہا کی تب اودھی سرائی، متھرا دیہہ دھری تن آئی
ہم تہں جائے درشن تن دینہا، شبد ہمار مان سوں لینہا
رتنا بھکتی کرے چت لائی، ناری پُرش پروانہ پائی
تا گہیں دینہو لوک نواسا، انکروی پیٹھے نج داسا
پُرش چرن بھیلے اُر لائی، شوبھا دیہہ ہنس کر پائی
دیکھت ہنس پُرش ہر شانے، سکرٹ اُنش کہی من مانے
بہت دوس لگی لوک رہائے، تب لگی کال جیو سنتائے
تو میں انہیں امر لوک (مقام حق) لے گیا۔ کچھ وقت وہ وہاں رہے، پھر پریم پُرش (ہستی جاوید) نے انہیں
جیو کو راہ نجات کے بارے باہوش کرنے کیلئے دُنیا میں بھیجا لیکن کال نے اُسے اپنے جال میں پھنسا لیا۔

جیون دکھ آتھیہ بھائی، تمہیں پُرش سُکرت ہنکرائی
 آگیا کینہہ جاہو سنسارا، کال اپر بل جیو دُکھارا
 لوک سندیشا تاہی سناؤ، دیتی نام جیون مُکٹاؤ
 آگیا سنت سُکرت ہرثائے، ترہیں لوک پیانا لائے
 سُکرت دیکھ کال ہرثائی، ان کہیں تو ہم لیب پھنسائی
 کری اُپائے بہت تب کالا، سُکرت پھنسائے جال میں ڈالا
 بہت دوس گئیو جب بیتا، اکیہو جیو نہ کالہیں جیتا
 جیو پُکار ست لوک سنائے، تمہیں پُرش مو کہیں ہنکرائے
 تب ہستی جاوید نے مجھ سے کہا کہ اُسے جا کر باہوش کرو، اس لئے ہستی جاوید کے فرمان سے
 میں یہاں آیا ہوں۔

پُرش اواز اٹھی تھی بار، گیانی بگ جاہو سنسارا
 جیون کاج اُنش پٹھوائی، سُکرت اُنش جگ پر گئے جائی
 دینہہ آگیا تیبی کو بھائی، شبد بھید واہی سمجھائی
 لاوہو جیون نام ادھارا، جیون کھینی اُتارو پارا
 سُنٹ آگیا وہی کین پیانا، بھوری نہ آئے دلش امانا
 سُکرت بھو ساگر چلی گئیو، کال جال تے سُدھی بَریو
 تن کہیں جائے چٹا وہو گیانی، جیتے پنتھ چلے زوانی
 بنس بیالیں اُنس ہمارا، سُکرت گرہ لہیں اوتارا
 گیانی نیگی جاہو اُنسا، اب سُکرت اُنش کر میڈو پھنسا
 کہہ رہے ہیں کہ ہستی جاوید کے فرمان سے تمہارے پاس آئے۔ تم نیرو کے اوتار (نیرو کا ہی
 چوتھا جنم) ہو۔

چلیو ہم تب سیس نوائی، دھرماس ہم تم لگ آئی
 دھرماس تم نیرو اوتارا، آمَن نیا پرگٹ وچارا
 تم تو آہو پر یہ مم انشا، جاکارن ہم کینہہ سنسا
 پُرشیں آگیا تمہرے ڈھگ آئے کچھلی ہیت پئی یاد کرائے
 یہی سنیوگ ہم درشن دینہا، دھرم اب کی تم موہے چینہا

پُرش اواز کہوں تم پاسا، چینہو شبد گہو وشواسا
 صاحب نے کہا: ہے دھرماس! تم میرے اُنس ہو، پرَم پُرش (ہستی جاوید) نے تمہیں
 انسانوں کو باہوش کرنے کیلئے دُنیا میں بھیجا تھا۔ لیکن تم کال (موت کے فرشتے) کے پھندے میں
 پھنس گئے اور اپنے فرض کو بھول گئے۔ اسی وجہ سے ہم تمہارے سامنے جلوہ گر ہوئے اب یقین کرو
 اور شبد (کلمہ حق) کی ڈور پکڑو۔

دھائے پرے چرن دھرماسا، نین باری بھر پرگٹ پرگاسا
 دھریں نہ دھیر بھور سنتو کھا، تم صاحب میڈو جو دھوکھا
 دھرے نہ دھیرج بہت پر بودھے، کچھڑی جننی جی ملیو اُبودھے
 یک پگ گہے سیس بھوئی لائے، نپٹ ادھیر نہ اُٹھت اُٹھائے
 بلکھت بدن وچن نہیں بولے، سرتی چرن تے نیک نہ ڈولے
 دھرماس جی کی آنکھوں میں محبت کے آنسو بہہ نکلے، وہ تو ایسی حالت میں ہو گئے مانو کسی
 نادان بچے کو اچانک کچھڑی ہوئی ماں مل گئی ہو۔ مَنہ سے کچھ بول نہ پائے اور زندہ پیر کے پاؤں
 سے لپٹ کر لیٹ گئے، اُٹھائے نہ اُٹھتے تھے۔

بھوری چرن گہی رووہیں بھاری، دھنیہ پر بھو موہی تارن تن دھاری
 دھری دھیرج تب بولی سمہاری، موکھیں پر بھو تارن پگ دھاری
 اب پر بھو دیا کر ہو یہی موہی، اکیوپل نہ بَریو توہی
 نندن رہوں چرن تم سا تھا، یہہ بر دتجے کر ہو سنا تھا
 پھر صبر اور استقلال کی حالت میں آ کر کہنے لگے کہ ہے زندہ پیر! مجھ پر مہربانی کرو اور دعائے
 نیک دو کہ میں ہمیشہ آپ کے مبارک قدموں پر پڑا رہوں اور آپ بھی مجھے ایک پل کیلئے بھی بھلانا
 نہیں۔ آگے کہا:۔

دھن ستگورو دھن تمہری بانی، موہیں اپنائے دینہہ گتی آئی
 موہی آئے تم لینہہ جگائی، دھن بھاگیہ ہم درشن پائی
 کال جال جونی ودھی چھوٹے، یم بندھن جونی ودھی ٹوٹے
 سوئی اُپائے پر بھو اب کچھ، سار شبد بتائے موہی دتجے
 دھرماس نے کہا کہ پر بھو میری بڑی خوش قسمتی ہے کہ آپ نے مجھے دیدار دیئے، اب مجھے
 سار شبد (حقیقی کلمہ) بتا کر موت کے فرشتے کے جال سے چھڑا لو۔ تب زندہ پیر نے اُسے نام (کلمہ

دھرم داس تُم سُکرت اَنشا، لیئی پان اب میٹھو سنشا
دھرم داس آپن کری لیہوں، چوکا کری پروانہ دیئوں
تَنکا تَرائے لیہو پروانہ، کال دَشا چھوٹے ابھیما نا
شا لگرم کو چھاڑو آسا، گہی ست شبد ہو ہو تُم داسا
دَشا اوتار ایشوری مایا، یہہ سب دیکھ کال کی چھایا
تُم جگ جیو چٹاون آئے، کال پھند تم آئی پھنسائے
ایہوں چیت کرو دھرم داسا، پرشہیں شبد کرو پرکاسا
لے پروانہ جیو چٹاؤ، کال جال تے ہنس ملتاؤ
زندہ پیر نے کہا کہ دس اوتار بھی مایا (چھل کپٹ) کا کھیل تھا اس لئے شا لگرم (وشنو کا
مجسمہ) کی امید چھوڑ دو اور کلمہ حق (نام) کی ڈور کو پکڑو، دوسرے جیووں کو بھی باہوش کرو، زندہ پیر
نے کلمہ حق (نام) کا پروانہ دے کر دھرم داس کو سمجھایا۔

کہیں کبیر سُو دھرم داسا، ستیہ بھید میں کیو پرکاسا
اب سُو زہن کی باتا، دِن جانے نہ بھٹکا کھاتا
پہلے کل مریدا کھوے، بھتے تے رہت بھکتی تب ہووے
سیوا کرو چھاڑ مت دُوجا، گورو کی سیوا گورو کی پوجا
گورو سے کرے کپٹ چترائی، سوہنا بھو بھرے آئی
تاتے گورو سے پردہ ناہیں، پردہ کرے رہے بھو ماہیں
گورو کے بچن سدا چت دیجے، مایا موہ سُو کور نہ بھیجے
یہہ زہنی بھو بہو نہ آوے، گورو کے چرن کمل چت لاوے
زندہ پیر نے کہا۔ گورو کی بھکتی (مرشد کی عبادت) کرو۔ اُن سے کسی طرح کا دھوکا۔ فریب مت کرو،
ان کے ساتھ صاف صاف بے لاگ بات کرو، کچھ بھی چھپاؤ نہیں اُن کے جملوں کو دل میں بسا لو اُن
کے قدموں میں دل لگائے رہو، جب تک زندگی قائم ہے تب تک مرشد کے فرمان کو دیکھتے چلو۔

جب لگ تن میں ہنس رہائی، نہ رکھے شبد چلے پتھ بھائی
گورمکھ جیو کتھو نہ باچے، اگن کند مہں جبری ناچے
گورو دیال تو پُرش دیالا، جیہی گورو ورت چھوئے نہں کالا

کوئک یوگ ارادھے پرانی، ستگورو دِن جیو کی ہانی
ستگورو اگم گمیہ بتلاوے، جاکی گمیہ وید نہ پاوے
کوئی ماہیں کوئی سنت وویکی، جو تُم بانی گے پرکھی
زندہ پیر نے دھرم داس کو گورو (مرشد) کی عبادت کی عظمت بتائی۔ کہا کہ جب تک جسم میں
روح رہے، مرشد کے کلام پر دھیان مرکوز رکھو۔ مرشد کے خوش ہونے سے ہی ہستی جاوید مسرور
ہوتے ہیں۔ چاہے کوئی کروڑوں جتن کیوں نہ کر لے، مرشد کی پناہ میں آئے بغیر نقصان ہی ہوگا۔
کروڑوں میں کوئی ایک عاقل سنت (درویش) ہی میرے کلام کو سمجھتا ہے۔ لیکن مرشد وہ جس کے
پاس پوشیدہ کلمہ حق ہو۔ پھر زندہ پیر نے اُسے کلمہ حق (نام) کی فضیلت بتاتے ہوئے کہا:-

کل یہی نام پرتاپ دھرم، ہنس چھوٹے کال سو
ستیہ نام من بچ درڑ گے، سو نس ترے یم جال سو
یم تاسو نکٹ نہ آوئی، جیہی وُش کی پرتیت ہو
کالکا کے سر پانو دے، چلے بھوجل جیتی ہو

زندہ پیر نے کہا کہ ہے دھرم داس متلاشی حق کیلئے موت کے فرشتے کے جال سے چھوٹنے کا
واحد ذریعہ کلمہ حق (نام) ہی ہے۔ صاحب نے یہ بھی سمجھایا کہ مرشد کا گدی نشین کلمہ پُتر (بیٹے)
کو ہی بنانا ہے۔ تُم پتر کو نہیں بنانا ہے یعنی جسم سے پیدا ہوئے بیٹے کو گدی کا جانشین نہیں بنانا بلکہ کلمہ
کے ذریعہ بنائے بیٹے کو بنانا ہے۔

کہں زگن کہں سگن بھائی، ناد پنا نہں پنٹھ چلائی
دھرم ناد پتر تم مورا، تاتے دینہہ مکتی کا ڈورا
زندہ پیر نے کہا کہ زگن، سرگن عبادتوں میں بھی کلمہ پُتر سے ہی پنٹھ (مذہب) چلتا ہے تم
میرے کلمہ پتر ہو، اسی لئے تمہیں جیووں کی نجات دائمی کیلئے نام (کلمہ حق) کی ڈوری سونپی ہے۔

دھرم داس نے پوچھا

اب پرہو دیا کرو تُم گیانی، وچن وُش پرگٹے جگ آنی
آگے جیتے پنٹھ چلائی، تہیتے کروں بیتی پرہو رائی
دھرم داس نے پوچھا کہ اب میرا خاندان کیسے چلے گا:

زندہ پیرنے کہا

کہیں کبیر سُو دھرمدا ساء، دَ شے ماس پرگٹے جو کاسا
 تُم گرہ آئے لیہی اوتارا، ہنس کاج دیہہ جگ دھارا
 دھرمدا سُو شبد سکھاپن، کہوں سندیش جانی ہست آپن
 وِسٹو بھنڈار دین تم پاپیں، سو پھو وِسٹو بتا وھو تاہی
 اب جو ہوئی ہیں پُتر ہمارا، سوتو ہوئی ہیں اَنش ہمارا
 زندہ پیرنے کہا کہ آج سے 10 مہینے بعد تمہارے گھر میں ایک اوتار ہوگا یعنی (کسی ایشوریہ
 بشر کا کسی ذی روح کی شکل میں نازل ہونا) جو چیز میں نے تمہیں دی ہے وہی تم اُسے دینا، وہ جو
 تمہارا بیٹا بن کر آئے گا وہ میرا ہی اَنش ہوگا۔

دھرمدا س اَس پنتی لائی، پر بھو موکھس کہو سمجھائی
 ہے پُرش ہم اندری وِش کینہا، کیسے اَنش جنم جگ لینہا
 دھرمدا س نے کہا اب تو میں نے اندری (حواس خمسہ ظاہری و باطنی جو کل ہیں) کو بس میں کیا
 ہے، اب بیٹا کیسے ہوگا۔ تب زندہ پیرنے اُسے سمجھایا کہ وہ شبد پُتر یعنی کلمہ بیٹا ہوگا۔

تب آئیسو صاحب اَس بھاکھے، سُرقتی زتی کری آگیا راکھے
 پارس نام دھرم لکھی دیہو، جاتے اَنش جنم سو لیہو
 لکھو سین میں دوں لکھائی، دھرمدا س سُو چت لائی
 لکھو پان پُرش سہدانا، آمن دیہو پان پروانہ

زندہ پیرنے کہا کہ اپنی کو بیوی نام دو۔ تب دھرمدا س جی کا شک دور ہوا اور انہوں نے بیوی
 آمن کو بلا کر صاحب کے پاؤں پکڑنے کو کہا، پارس نام دیا اس طرح سُرقتی (دھیان) سے وہ حاملہ
 ہوئی اور چورامنی صاحب نمودار ہوئے۔

تب گیکو دھرمدا س کہہ شنکا، دِشٹی سمپ کینہا پرسنگا
 دھرمدا س آمن ہنکراوا، لائے خصم کے چرن پراوا
 پارس نام پان لکھ دیہنا، گر بھ واس آسا سا لینہا
 رتی سرتی سوگر بھ جو بھییو، چورامنی داس باس تہس لیو

دھرمدا س پروانہ دیہنا، آمن آئے دندوت کینہا
 دسوں ماس جب پوجی آسا، پرگٹے اَنش چورامنی داسا
 تب زندہ پیرا سکے گھر گئے اور کہا کہ اب تمہارے 42 خاندان ہوں گے پھر ان کی شاخائیں
 اور شاخ در شاخائیں ہوں گی۔ ان سب جیوؤں کو وہ پاراتا تاریں گے یعنی نجات دلانیں گے۔

تُم تے وِش بیالیس ہوئی، سکل جیو کہس تاریں سوئی
 ترن سوساٹھ ہوئی ہیں شاخا، ترن شاخن تے ہوئی ہیں پر شاخا
 دس سہس پر شاخ تم ہوئے ہیں، وِش سناٹھ سبے زرنہی ہیں
 ناطہ جان کرے ادھیکا کی، تاکہیں لوک بدوں نہیں بھائی
 جس تمہار ہوئی ہے کڈیہارا، تیسے جانو ساکھ تمہارا

زندہ پیرنے کہا کہ 42 خاندانوں سے آگے 360 شاخائیں ہوں گی۔ پھر اُس کی 10 ہزار
 در شاخائیں ہوں گی۔ جیسے میں نے تمہیں نام (کلمہ حق) پروانہ سونپا ہے ویسے ہی تمہارے
 خاندانوں کو بھی سونپا جائے گا۔ وہ سب ناد (کلمہ) بیٹے ہوں گے یعنی شبد پُتر ہوں گے۔

تاتے تو ہی کہوں سمجھائی، اپنے وِش دیہو چتائی
 ناد پُتر جو پرگٹ ہوئی، تاکو ملے پریم سے سوئی
 تُمہو ناد پُتر مم آہو، یہہ من پرکھو دھرمی ساہو
 کمال پُتر جو مرتز جیاوا، تاکے گھٹ میں دوت سماوا
 پتا جان ترن آہنگ کینہا، تب ہم تھاتی تو ہی کہیں دیہنا
 ہم ہیں پریم بھگتی کے ساتھی، چاہوں نہیں تزی او ہاتھی
 پریم بھگتی سے جو موہے گبی ہیں، سو ہنس مم ہر دے سے ہے
 اہنکار تے ہوتہو راجی، تو میں تھاپت پنڈت قاجی
 ادھین دیکھ تھاتی تہی دینا، دیکھو جب تو ہیوں پریم ادھینا
 تاتے دھرمی مانو سکھائی، ناپ تھاتی سو پھو بھائی
 ناد پُتر کہیں سو پھو سوئی، پنتھ اوجاگر جاسوں ہوئی
 ہنس کری ہیں اہنکار بہوتا، ہم ہیں دھرمدا س کل پوتا

جہاں ہنگ تہواں ہم ناہیں دھرم داس دیکھو پرکھ من ماہیں
جہاں ہنگ تہں کال سروپا، نہیں پاوے ست لوک انوپا

زندہ پیر نے سمجھایا کہ شبد (کلمہ) پتر کو ہی گدی سو پنی ہے یعنی اپنا جانشین بنانا ہے۔ کمال کو میں نے زندہ کیا تھا لیکن اُس نے گھمنڈ کیا۔ مجھے باپ مانا، اِس لئے میں نے نام کا پروانہ تمہیں سوپنا اُسے نہیں۔ ہے دھرم داس! میں پریم کا بھوکا ہوں۔ مجھے ہاتھی گھوڑے نہیں چاہیں، اگر میں گھمنڈ، غرور کے تابع ہوتا تو یہ کام پنڈت، قاضیوں کو سوچ دیتا۔ جہاں گھمنڈ، تکبر ہے، وہاں ہم نہیں، کال (موت کا فرشتہ) ہے اِس لئے گھمنڈی جو مقام حق نہیں پہنچ سکتا۔

دھرم داس کا بیٹا نرائن داس زندہ پیر کا ننک (برائی کرنے والا) تھا، اُس نے نام نہیں لیا۔ صاحب نے کہا کہ یہ کال کا بندہ ہے، اسے چھوڑ دو، لیکن دھرم داس بار بار اُن سے گزارش کرنے لگا کہ اُسے بھی نام دو، تب زندہ پیر نے اُس سے کہا کہ تم بیٹے کے محبت جال میں مت پھنسو اور گورکھ (مُشد کا تابعدار) بنو۔ زندہ پیر نے اُسے سمجھایا:-

گورو آگیا جو زکھت رہئی ، تا کر کھوٹ کال نہیں گہئی
گورو پد رہے سدا کو لینا، جیسے جلی نہ بستر مینا
گورو کے شبد سدا کو لاوے، ستیہ نام نندن گن گاوے
پُرش نام کو اُس پر بھاؤ، ہنسا بہور نہ جگ مہں آؤ
نِشچے جائے پُرش کے پاسا، کورم کلا پرکھو دھرم داسا
اِس لئے:-

جب لگ تن میں ہنس رہائی، نہ رکھے شبد پنتھ چلے بھائی
جیسے سُور کھیت رہ مانڈی ، جو بھاگے تو ہووے بھانڈی
سنت کھیت گورو شبد امولا، یم تیبی گے جیو جو ڈولا
گورو وِکمھ جو کہتوں نہ باچے، اگن گنڈ مہں جری بری ناچے
ساست ہوئے انیکن بھائی، جنم جنم سو نہ رکھی جائی

☆☆☆

☆☆☆

گورو دیال تو پُرش دیا، جیہی گورکھ چھوئے نہ کالا
جیو کہو پر ماتھ جانی، جو گورو بھگت تاہی نہیں ہانی

کونک یوگ ارادھے پرانی، ستگورو بن جیو کی ہانی
ستگورو اگم گمیہ بتلاوے، جاکی گمیہ وید نہیں پاوے
وید جاہی تے تاہی بکھانے، ستیہ پُرش کا مرم نہ جانے
کوئی اک ہنس وویکی ہووے ، ستیہ شبد جو گمی پلووے
کوئی ماہیں کوئی سنت وویکی ، جو مم بانی گے پرکھی
پھندے بے زنجن پھندا، اُلٹی نہ نج گھر چنپے مندا

☆☆☆☆

☆☆☆☆

گورو گورون میں بھید وچارا، گورو - گورو کہے سکل سنسارا
گورو سوئی جن شبد لکھایا، آوا گمن رہت دکھلایا
گورو جیون شبد لکھاوے، جا کے بل ہنسا گھر جاوے
سو گورو سوں کچھو انتر ناہیں، گورو او ششیہ متا ایک آہیں

زندہ پیر نے کہا کہ اگر ایسا گورو مل جائے تو اُس میں اور (ہستی جاوید) میں کوئی فرق نہیں ماننا۔

انوراگ ساگر گرنتھ کتھی توہی اگم گمیہ لکھایا
پُرش لیلا کال کو چھل بے ورنی سُنایا
رہتی گہنی سنت کی، جوہری جن یو جیہی ہیں
پرکھی بانی جو گے، تیبی اگم مارگ سو جیہی ہیں



ہندی کی کتاب

1. پرا رہیہ
2. ماہواری رسالہ ستیہ کیتو
3. پاؤن پرا تھنائیں
4. ستگورو چالیسہ
5. سالانہ ڈائری
6. ستگورو بھگتی
7. کہاں سے تو آیا اور کہاں تجھے جانا رہے
8. ست سنگ سدھا رس
9. نام امرت ساگر
10. امرت بانی
11. ستگورو نام جہاز ہے
12. چل ہنساست لوک
13. کوئی نام سنسار میں
- تن تے ملتی نہ ہوئے
14. مول نام گپت ہے، جانے برا کوئے
15. گورو سمرے سو پار
16. تین لوک سے نیارا
17. صحت کے لئے ضروری
18. سچے سچے پائیے
19. روگوں سے چھٹکارا
20. ستگورو مہما
21. بھگتی کے چور
22. انوراگ ساگر بانی
23. بھگتی ساگر
24. ہری سیوا ایک چار ہے
- ، گورو سیوا پل ایک
25. ستیہ نام کے سمرتے ابرے پنت انیک
26. کاگ پلٹ ہنسا کر دینا
27. کستوری کنڈل بے
- مرگ کھو جے بن ماہے
28. گورو پارس گورو پرس ہے
29. گورو امرت کی کھان
30. شیش دیئے جو گورو ملے
- تو بھی ستا جان
31. مول سرتی
32. بھنگ متا ہوئے جیہہ پاسا
- سوئی گورو ستیہ دھرم داسا
33. میں کہتا ہوں آنکھن دیکھی
34. گورو سنجیون نام بتاوے
35. نام بنا زبھٹک مرے
36. روگوں کی پہچان
37. یہ سنسار کال کو دیشا
38. نیاری بھگتی
39. صاحب تیری صاحبی سب گھٹ رہی سمائے
40. جاپ مرے اجپا مرے انحد بھی مر جائے
41. آیوروید کا کمال روگوں کے ندان میں
42. سُر تسمانی نام میں

مراثی زبان

01. یہ سنسار کال کو دیشا
02. انوراگ ساگر بانی
03. ناما شوائے مانو جیون ویرتھ۔
04. کرو جگت سے نیار۔

تامل زبان

01. یہ سنسار کال کو دیشا
02. انوراگ ساگر بانی۔

کنڑ زبان

01. من پر جو اسوار ہے ایسا ورلا کوئے

پنجابی زبان

01. ستگورو بھگتی
02. نام امرت ساگر

گجراتی زبان

01. انوراگ ساگر بانی
02. نام بنا زبھٹک مرے
03. کروں جگت سے نیار

اردو زبان

01. ست گورو بھگتی
02. انوراگ ساگر بانی

ڈوگری زبان

01. نیاری بھگتی
02. سچے سچ پائیے

انگریزی زبان

01. Meditation on a Real SATGURU Ensures Permanent Salvation.
02. Satguru Bhakti.
03. The Truth.
04. Without Soul Realisation Man Has to Wander
05. The Whole Game is That of Concentration.